e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
# اودھ نامہ
avadhnama

## اب یوپی میں 45 دنوں کے اندر غیر متنازعہ جائیدادوں کی منتقلی

لکھنؤ:(یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے ہدایت دی ہے کہ غیر متنازعہ زمین یا جائیداد کی منتقلی کا عمل 45 دنوں کے اندر مکمل کیا جائے۔ حکم میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر زمین یا جائیداد کی منتقلی میں تاخیر ہوتی ہے تو ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) اور ڈویژنل کمشنر بھی ذمہ دار ہوں گے۔ ریاست کے پرنسپل سکریٹری ریونیو پی گرو پرساد نے حال ہی میں ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا ہے اور تمام ڈویژنل کمشنروں اور ضلع مجسٹریٹ s کو ہدایت بھیجی ہیں۔ حکام کے مطابق ریونیو کوڈ کی دفعات کی بنیاد پر غیر متنازعہ کیسز میں 45 دن کے اندر ٹرانسفر کرنا ہوگا۔ متنازعہ کیسز میں فیصلہ 90 دن میں دینا ہوگا۔ اس سے قبل الہ آباد ہائی کورٹ نے ریاست میں نام کی منتقلی کے معاملات میں تاخیر پر سخت برہمی کا اظہار کیا تھا۔ نئی ہدایت میں کہا گیا ہے کہ ریونیو کوڈ 2006 کے سیکشن 34/35 کے تحت نام کی منتقلی کے معاملات میں غیر متنازعہ نام کی منتقلی کا معاملہ 45 دن کے اندر اور تنازعہ کی صورت میں 90 دن کے اندر نمٹایا جائے گا۔

## ناگپور ایئرپورٹ کو بم سے اڑانے کی دھمکی

ناگپور، (یو این آئی) مہاراشٹر میں ناگپور شہر کے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر بین الاقوامی ہوائی اڈے کو منگل کے روز ایک ای میل کے ذریعے بم سے اڑانے کی دھمکی موصول ہوئی، جس کے بعد سلامتی ادارے اور مقامی پولیس فوراً حرکت میں آ گئیں۔ ذرائع کے مطابق یہ ای میل صبح تقریباً ساڑھے سات بجے موصول ہوئی، جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ہوائی اڈے کے ٹرمینل میں ایک سگریٹ کے پیکٹ کے اندر ایک طاقتور دھماکہ خیز آلہ (آئی ای ڈی) چھپایا گیا ہے۔ ای میل بھیجنے والے نے دھمکی دی کہ یہ آلہ پھٹ سکتا ہے، جس سے شدید جانی و مالی نقصان ہو سکتا ہے۔ الرٹ ملتے ہی ہوائی اڈہ انتظامیہ نے فوری طور پر مقامی پولیس سے رابطہ کیا۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ (بی ڈی ڈی ایس) کو سراغ رساں کتوں کے ساتھ ٹرمینل، بیگیج زون اور پارکنگ زون سمیت پورے ہوائی اڈے کی باریک بینی سے تلاشی کے لیے تعینات کیا گیا۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۸۹) لکھنؤ، بروز بدھ ۲۳-جولائی ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۷/محرم الحرام -۱۴۴۷ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 289 Wednesday , July 23 2025 Pages -8

## ممبئی ٹرین دھماکہ معاملہ: ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ پہنچی مہاراشٹر حکومت

### سماعت 24 جولائی کو

نئی دہلی۔(ایجنسی) ممبئی ٹرین دھماکوں کے معاملے میں 12 ملزمین کو باعزت بری کیے جانے کے بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے خلاف مہاراشٹر حکومت سپریم کورٹ پہنچ گئی ہے۔ انسداد دہشت گردی اسکواڈ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ سے التجا کی ہے۔ اس پر سپریم کورٹ نے سماعت کے لیے 24 جولائی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ دراصل پیر کو بامبے ہائی کورٹ نے 2006 کے ممبئی ٹرین بم دھماکہ کیس میں نچلی عدالت کا فیصلہ پلٹتے ہوئے 19 برسوں سے انصاف کی فریاد کر رہے 12 مسلم نوجوانوں کو باعزت بری کر دیا تھا۔ اس معاملے میں عدالت نے 5 ملزمین کو پہلے موت کی سزا سنائی تھی جبکہ 7 کو عمر قید کی۔ اس کیس کے 12 ملزمین میں سے ایک ملزم کی موت پہلے ہو چکی ہے۔ بامبے ہائی کورٹ نے 12 ملزمین کو بے قصور قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ استغاثہ معاملے کو ثابت کرنے میں پوری طرح سے ناکام رہا۔ اس سے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ ملزمین نے جرم کیا ہے۔ بامبے ہائی کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد پیر کی دیر شام مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا تھا کہ وہ سپریم کورٹ جائیں گے۔ اس معاملے میں حکومت نے آج سپریم کورٹ میں عرضی دائر کر دی جس پر سماعت کے لیے سپریم کورٹ تیار ہو گیا ہے۔ چیف جسٹس بی آر گوائی، جسٹس کے ونود چندرن اور جسٹس این وی انجاریہ کی بنچ نے کیس کو جمعرات کے لیے لسٹیڈ کیا ہے۔ اس سے پہلے مہاراشٹر حکومت کی طرف سے پیش سالیسٹر جنرل تشار مہتہ نے فوری سماعت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کیس کی جلد سماعت ضروری ہے۔ واضح رہے کہ 11 جولائی 2006 کو شام کے وقت جب ممبئی کی لوکل ٹرینیں مسافروں سے کھچا کھچ بھری تھیں، 7 مقامات پر آر ڈی ایکس بم دھماکے ہوئے۔

## نائب صدر جمہوریہ دھنکھڑ کا استعفیٰ منظور، پی ایم مودی نے اچھی صحت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا

### پارلیمنٹ بھی نہیں پہنچے، الوداعی تقریب میں نہیں کریں گے شرکت

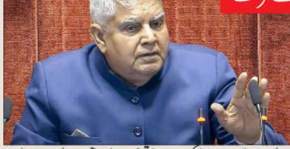

نئی دہلی: نائب صدر جگدیپ دھنکھر کا استعفیٰ صدر دروپدی مرمو نے منگل کو قبول کر لیا ہے۔ یہ سرکاری اطلاع آج راجیہ سبھا میں پریذائیڈنگ آفیسر گھنشیام تیواری نے ایوان کو دی۔ دھنکھر، جنہوں نے صحت کی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے پیر کی رات دیر گئے استعفیٰ دے دیا، آج ایوان کی کارروائی میں بھی شریک نہیں ہوئے۔ اس سے قبل یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ دھنکھر اپنا استعفیٰ واپس لینے یا کسی الوداعی تقریب میں شرکت کے لیے تیار نہیں ہیں۔ دریں اثنا، وزیر اعظم نریندر مودی نے دھنکھر کی اچھی صحت کی خواہش کی ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی پوسٹ میں لکھا، شری جگدیپ دھنکھر جی کو ہندوستان کے نائب صدر سمیت کئی کرداروں میں ملک کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں ان کی اچھی صحت کی خواہش کرتا ہوں۔ دھنکھڑ نے اپنا استعفیٰ 'صحت کو ترجیح دینے' کی بنیاد پر پیش کیا تھا۔ وہ 2022 سے اس عہدے پر فائز تھے اور راجیہ سبھا کے چیئرمین بھی تھے۔ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے پہلے دن ان کا اچانک استعفیٰ حیرت کا سبب بنا۔ دن میں وہ راجیہ سبھا میں موجود تھے، جہاں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے اور بی جے پی کے لیڈر جے پی نڈا کے درمیان 'آپریشن سندور' اور پہلگام حملے پر شدید بحث ہوئی۔ اس دوران دھنکھڑ نے ایوان کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ اس حساس مسئلے پر تفصیلی بحث کو یقینی بنائیں گے۔ اسی روز بعد میں انہوں نے اپوزیشن اور حکومت کے اراکین کی ایک مشترکہ میٹنگ بلائی، جس میں مبینہ طور پر حکومتی اراکین شریک نہیں ہوئے۔ شام کو انہوں نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا، جس پر مختلف سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں۔ استعفیٰ کی منظوری کے بعد وزارتِ داخلہ کو کارروائی کے لیے مراسلہ بھیج دیا گیا ہے اور جلد باضابطہ نوٹیفکیشن جاری ہونے کی توقع ہے۔ اس پیشرفت کے بعد راجیہ سبھا کی صدارت عبوری طور پر ڈپٹی چیئرمین سنبھال سکتے ہیں، جب تک نیا نائب صدر منتخب نہیں ہو جاتا۔

پارلیمنٹ کے مانسون سیشن کا دوسرا دن

# بہار میں ووٹر لسٹ نظرثانی کے خلاف انڈیا اتحاد کا احتجاج

### ایس آئی آر معاملے پر لوک سبھا میں زبردست ہنگامہ، اپوزیشن کا واک آؤٹ اور پارلیمنٹ کے باہر مظاہرہ، حزب اختلاف نے ووٹر فہرست نظرثانی کو 'جمہوریت کا قتل' قرار دیا

نئی دہلی: (ایجنسی) لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن کا ہنگامہ لگاتار جاری ہے، جس کے چلتے راجیہ سبھا اور لوک سبھا کی کارروائی دن بھر کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ بہار میں ووٹر لسٹ کی نظرثانی کے عمل کو لے کر کانگریس سمیت انڈیا اتحاد کی جماعتوں نے منگل کو پارلیمنٹ کے باہر زبردست احتجاج کیا۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے کہا کہ اسپیشل انٹینسیو ریویژن یعنی ایس آئی آر کے نام پر ریاست میں ووٹر لسٹ سے بڑے پیمانے پر نام حذف کیے جا رہے ہیں تاکہ انتخابی نتائج پر اثر ڈالا جا سکے۔ انہوں نے اس عمل کو 'جمہوریت کا قتل' اور 'ووٹ بندی' قرار دیا۔ راہل گاندھی نے احتجاج میں شامل ہونے کے بعد اپنے فیس بک صفحہ پر لکھا، "ایس آئی آر کی آڑ میں بہار میں ہو رہی ووٹ چوری کے خلاف آج پارلیمنٹ کے احاطے میں انڈیا اتحاد کے ساتھیوں کے ساتھ احتجاج میں شامل ہوا۔ ووٹ دینا ہر شہری کا آئینی حق ہے، ہم اسے کسی بھی قیمت پر چھیننے نہیں دیں گے۔ ہم آئین مخالف طاقتوں کے خلاف متحد ہو کر لڑیں گے۔"

اجلاس کے دوسرے دن لوک سبھا میں بہار کی ووٹر لسٹ کی خصوصی گہرائی سے نظرثانی (اسپیشل انٹینسیو ریویژن، ایس آئی آر) کے معاملے پر اپوزیشن نے زبردست ہنگامہ کیا، جس کی وجہ سے ایوان کی کارروائی بار بار ملتوی کرنی پڑی۔ رپورٹ کے مطابق صبح کی کارروائی کے دوران اپوزیشن اراکین نے ایس آئی آر معاملے پر بحث کا مطالبہ کرتے ہوئے ایوان میں نعرے بازی شروع کر دی۔ اسپیکر اوم برلا نے اپوزیشن کو سمجھانے کی کوشش کی، تاہم ہنگامہ کم نہ ہوا تو ایوان کی کارروائی پہلے دوپہر 12 بجے تک اور بعد میں 2 بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ دوپہر کو کارروائی دوبارہ شروع ہوتے ہی ایک بار پھر اپوزیشن کی جانب سے نعرے بازی اور شور شرابہ دیکھنے کو ملا، جس پر اسپیکر کو دوبارہ کارروائی ملتوی کرنا پڑی۔ ایوان میں مسلسل خلل کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے پارلیمنٹ کے مکر دروازے پر بینر اور پوسٹر کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے انتخابی فہرست میں ترمیم کے خلاف زوردار نعرے لگائے اور اسے غریبوں، دلتوں اور پسماندہ طبقات کے ساتھ زیادتی قرار دیا۔

کانگریس کے ایم پی عمران مسعود نے آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے جب ہر چیز کے لیے آدھار کارڈ کو تصدیق کا ذریعہ مانا ہے تو ایس آئی آر میں اسے رد کیوں کیا جا رہا ہے؟ کیا اب یہ فیصلہ الیکشن کمیشن کرے گا کہ کون ہندوستانی شہری ہے؟ سابق مرکزی وزیر اور کانگریس کی سینئر رہنما رینوکا چودھری نے بھی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کا کہنا تھا کہ تین کروڑ ووٹرز کی تصدیق محض چند دنوں میں کیسے ممکن ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ پہلے سے ہی کچھ لوگوں کی فہرست تیار ہے جنہیں ووٹر لسٹ سے ہٹایا جانا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمان راجیو رائے نے الیکشن کمیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ آج کے وقت میں کمیشن ملک کی جمہوریت کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکا ہے۔ ترنمول کانگریس کی ایم پی ساگریکا گھوش نے ایس آئی آر کو پس پردہ این آر سی جیسا منصوبہ قرار دیا اور کہا کہ اس کے ذریعہ لاکھوں لوگوں کے ووٹ کے حق کو چھیننے کی کوشش ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی اس عمل کی سخت مخالفت کرتی ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ ایس آئی آر ایک منظم سازش ہے جس کا مقصد ووٹنگ کے بنیادی حق سے مخصوص طبقات کو محروم کرنا ہے، اور یہ ایک سیاسی چال ہے جسے آنے والے ریاستی انتخابات سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔

پرینکا گاندھی نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں لکھا، "پہلے مہاراشٹر میں ووٹر لسٹ میں ووٹرز بڑھا کر انتخابی چوری کی گئی۔ اب بہار میں ووٹرز کے نام کاٹ کر یہی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایس آئی آر کے نام پر نافذ کی جا رہی 'ووٹ بندی' دراصل آئین میں دیے گئے ووٹ کے حق کو چھیننے کی ایک سازش ہے۔ ہم آئین کو روندنے کی ہر کوشش کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہیں۔" کانگریس کے آفیشل ایکس اکاؤنٹ سے ایک ویڈیو بھی جاری کی گئی ہے جس میں پرینکا گاندھی کہتی ہیں، "ایس آئی آر کی کارروائی جمہوریت کا قتل ہے، اس لیے ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ یہ بالکل غلط ہے۔" احتجاج کے دوران دیگر انڈیا اتحاد کے رہنما بھی موجود تھے، جنہوں نے بہار میں ووٹر لسٹ کے حوالے سے ہو رہی کارروائی کو غیر آئینی اور جمہوری اصولوں کے خلاف قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس عمل کا مقصد خاص طبقات اور علاقوں کے ووٹرز کو انتخابی عمل سے باہر رکھنا ہے تاکہ حکومت کے حق میں سازگار نتائج حاصل کیے جا سکیں۔ کانگریس لیڈران کا کہنا ہے کہ یہ کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے، بلکہ مہاراشٹر میں پہلے سے اسی طرح کی مبینہ چالاکیاں کی جا چکی ہیں اور اب بہار میں اسے دہرایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق ووٹر لسٹ میں جان بوجھ کر ناموں کی چھانٹی کی جا رہی ہے، جس کے خلاف قانونی و عوامی سطح پر لڑائی جاری رہے گی۔

واضح رہے کہ انتخابی کمیشن کی طرف سے جاری ایس آئی آر مہم کا مقصد ووٹر لسٹ کو درست اور اپ ڈیٹ کرنا ہوتا ہے لیکن اپوزیشن اس پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگا رہی ہے کہ اس کا استعمال سیاسی مقاصد کے لیے کیا جا رہا ہے۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں ہوئے احتجاج سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ آئندہ دنوں میں یہ مسئلہ ملک گیر سیاسی بحث کا مرکز بن سکتا ہے۔ انڈیا اتحاد نے اعلان کیا ہے کہ وہ بہار سمیت دیگر ریاستوں میں ووٹ کے حق کے تحفظ کے لیے عوامی مہم بھی شروع کرے گا۔

## پارلیمنٹ ہاؤس میں کانگریس پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ

نئی دہلی، (یو این آئی) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوسرے دن آج ایوان کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے کانگریس پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں پارلیمنٹ میں پارٹی کے گروپ پر تبادلہ خیال کیا گیا پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں منعقدہ اس میٹنگ میں راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی سمیت پارٹی کے سرکردہ لیڈران نے شرکت کی۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے کانگریس ارکان نے میٹنگ میں حصہ لیا اور راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کے استعفیٰ سے پیدا ہونے والی صورتحال جیسے مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سمجھا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ میں مفاد عامہ کے مسائل پر پارٹی کو کیا موقف اختیار کرنا چاہیے اس پر بھی مشاورت کی گئی۔

## منی پور میں صدر راج کی مدت میں توسیع کا امکان

امپھال، (یو این آئی) منی پور میں پاپولر گورنمنٹ کی تشکیل کی کوشش کے درمیان، مرکزی حکومت ریاست میں صدر راج کی مدت میں توسیع کے متبادل پر بھی غور کر سکتی ہے۔ ذرائع کے مطابق، مرکزی قیادت نے پارلیمنٹ کے موجودہ مانسون اجلاس میں صدر راج کی مدت بڑھانے کے لیے ایک تجویز پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 356(1) کے تحت 13 فروری 2025 کو جاری کردہ ایک اعلان کے ذریعے ریاست میں صدر راج نافذ کیا گیا تھا۔ اجلاس کے دوران جن 17 ممکنہ امور پر بحث کی فہرست مرتب کی گئی ہے، ان میں منی پور سے متعلق دو دیگر نکات بھی شامل ہیں۔

## کانوڑ یاترا کے دوران کھانے پینے کی دکانوں پر کیو آر کوڈ لازمی رہے گا

### سپریم کورٹ کا روک لگانے سے انکار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت کے اس حکم پر روک لگانے سے انکار کر دیا ہے جس کے تحت کانوڑ یاترا کے دوران یاترا کے راستوں پر واقع کھانے پینے کی دکانوں، ڈھابوں اور ہوٹلوں پر کیو آر کوڈ لگانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کیو آر کوڈ کے ذریعے دکان یا ریستوراں کے مالک کی شناخت کی جا سکتی ہے۔ اس حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا لیکن عدالت عظمیٰ نے فی الحال اس پر کوئی روک لگانے سے انکار کر دیا ہے۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس این کے سنگھ کی بنچ نے اس معاملے پر منگل کو سماعت کی۔ سماعت کے دوران دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے کہا کہ وہ فی الحال حکومت کے اس حکم پر کوئی پابندی عائد نہیں کر رہی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ وہ صرف قانونی تقاضوں کے تحت لائسنس اور رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کو ظاہر کرنے کے معاملے پر حکم دے رہی ہے۔

سماعت کے دوران جسٹس سندریش نے کہا، "میں ایک سیکولر سوچ رکھنے والا شخص ہوں۔ مجھے اس حکم سے ذاتی طور پر کوئی مسئلہ نہیں لیکن یہ ایک شخصی ترجیح کا معاملہ بھی ہے۔ اگر کوئی ریستوراں شروع سے ہی صرف سبزیوں والا کھانا پیش کر رہا ہو تو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر وہ صرف یاترا کے دوران مینو میں تبدیلی کر رہا ہے تو سوال اٹھ سکتا ہے۔" عرضی گزاروں کی جانب سے سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے پیش ہو کر دلیل دی کہ کیو آر کوڈ کا اصول مذہبی بنیاد پر شناخت سازی اور خاص طور پر مسلم تاجروں کے اقتصادی بائیکاٹ کی طرف قدم ہے۔ انہوں نے عدالت کو یاد دلایا کہ گزشتہ سال سپریم کورٹ نے ریاستی حکومت کے ایسے ہی فیصلے پر پابندی لگائی تھی، اس لیے نئے حکم سے قبل حکومت کو عدالت کی منظوری لینا چاہیے تھی۔

## سپریم کورٹ نے وقف ایکٹ پر دائر عرضی کو منتقل کرنے سے انکار کیا

نئی دہلی، (یو این آئی) سپریم کورٹ نے وقف ایکٹ 1995 کو چیلنج کرنے والی رٹ پٹیشن کو دہلی ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ میں منتقل کرنے سے منگل کے روز انکار کر دیا۔ چیف جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس کے ونود چندرن اور این وی انجاریا کی بنچ نے ایڈوکیٹ اشونی کمار اپادھیائے کی عرضی پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ بنچ نے صرف میڈیا میں سرخیاں پانے کے لیے درخواستیں دائر کرنے کے رجحان پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ ایڈوکیٹ اشونی اپادھیائے نے دہلی ہائی کورٹ میں زیر التواء رٹ پٹیشن کو سپریم کورٹ میں منتقل کرنے کی درخواست کی تھی۔ چیف جسٹس گوائی نے ابتدا میں کہا کہ اسی طرح کے مقدمے پہلے ہی عدالت میں زیر التواء ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے پہلے ہی رٹ پٹیشن کو قبول کرنے کے لیے وقت مقرر کر دیا تھا۔

## صدر جمہوریہ کے 14 سوالوں پر غور و خوض کرے گا سپریم کورٹ

### مرکزی اور ریاستی حکومت کو نوٹس، ایک ہفتہ میں جواب طلب

نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی جانب سے بھیجے گئے سوالات پر مرکزی حکومت اور ملک کی تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو نوٹس جاری کر کے ایک ہفتہ میں جواب طلب کیا ہے۔ آئینی بنچ میں چیف جسٹس آف انڈیا بی آر گوائی، جسٹس سوریہ کانت، جسٹس وکرم ناتھ، جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس ایس چندر کر شامل ہیں۔ آئینی بنچ کی صدارت کر رہے سی جے آئی بی آر گوائی نے کہا کہ "آئندہ سماعت میں ہم مدت کار طے کریں گے۔" عدالت اس معاملہ پر اگلی سماعت 29 جولائی کو کرے گی۔ آج ہوئی سماعت کے دوران کیرالہ حکومت کی جانب سے پیش وکیل کے وینو گوپال نے صدر جمہوریہ کے ذریعہ بھیجے گئے سوالات پر اعتراض کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ قابل سماعت نہیں ہے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ آج اس معاملہ کو اٹھانا قبل از وقت ہوگا۔ اس پر سینئر وکیل کپل سبل نے بھی رضامندی کا اظہار کیا۔ تمل ناڈو حکومت کی جانب سے پیش وکیل نے بھی صدر جمہوریہ کے بھیجے گئے سوالات پر اعتراض ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم براہ راست متاثر ہونے والے فریق ہیں، لہٰذا یہ معاملہ قابل سماعت نہیں ہے۔

واضح ہو کہ سپریم کورٹ نے 8 اپریل کو دیے گئے اپنے ایک فیصلہ میں تمام ریاستوں کے گورنروں کو اسمبلی سے منظور شدہ بل کو منظوری دینے کی مدت کار طے کر دی تھی۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ میں کہا تھا کہ گورنر کو آئین کے آرٹیکل 200 کے تحت کسی بل کے متعلق فیصلہ لینے کا کوئی خصوصی اختیار نہیں ہے، وہ وزارتی کونسل کے صلاح پر کام کرتے ہیں۔ ایسے میں انہیں وزارتی کونسل کے مشورے پر لازمی طور پر عمل کرنا ہوگا۔ ساتھ ہی عدالت نے کہا کہ اگر صدر جمہوریہ اور گورنر حکومت کے ذریعہ بھیجے گئے کسی بل پر اپنی منظوری نہیں دیتے ہیں تو ریاستی حکومتیں براہ راست سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹا سکتی ہیں۔

## اتر پردیش میں نو پی سی ایس افسران کا تبادلہ

لکھنؤ: (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے منگل کو نو سینئر پی سی ایس افسران کا تبادلہ کر دیا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ محکمہ اطلاعات کو نیا ایڈیشنل ڈائریکٹر مل گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ فہرست کے مطابق اروند مشرا کو ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن میں نیا ایڈیشنل ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ الکا ورما کو میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ گورو رنجن سریواستو کو اتر پردیش پبلک سروس کمیشن میں ڈپٹی سکریٹری کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ امیت کمار دوئم کو اے ڈی ایم بہرائچ اور مہندر پال سنگھ کو اے ڈی ایم نگر مشرقی لکھنؤ مقرر کیا گیا ہے۔

## سرکاری ملازمین کو 25 لاکھ روپے کا قرض، خواتین کو اسٹامپ ڈیوٹی میں بڑی رعایت

### پینے کے پانی، سیوریج، نکاسی اور کچرے کے انتظام کے لیے گرام سماج کی زمین مفت دی جائے گی، یوگی کابینہ نے 37 تجاویز کو دی منظوری

لکھنؤ: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں منگل کو کابینہ کی میٹنگ ہوئی جس میں 37 تجاویز کو منظوری دی گئی۔ کابینی وزیر انل راج بھر نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ کل 38 تجاویز موصول ہوئیں جن میں سے 37 کو منظوری دی گئی۔ ایک تجویز آئندہ اجلاس میں دوبارہ پیش کی جائے گی۔ اس موقع پر موجود کابینی وزیر آشیش پٹیل نے کہا کہ ٹاٹا ایکسیلنس سنٹر ٹاٹا ٹیکنالوجی کی طرف سے قائم کیا جائے گا۔ یہ اتر پردیش کے لیے گیم چینجر ثابت ہوگا۔ اس فیصلے سے دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ اتر پردیش میں 121 پولی ٹیکنک کالج بنائے جائیں گے، جن میں سے 45 پہلے مرحلے میں بنائے جائیں گے۔ پریس کانفرنس میں موجود فروغ مویشی کے وزیر دھرم پال سنگھ نے کہا کہ پیراگ ڈیری نوئیڈا کی فروخت کو منظوری دے دی گئی ہے۔ قومی سلامتی سے متعلق اہم تجویز منظور کر لی گئی۔ کابینی وزیر نند گوپال نندی نے کہا کہ بندیل کھنڈ ایکسپریس وے 939 کروڑ سے بنایا جائے گا، جس کی لمبائی 15.87 کلومیٹر ہوگی، جسے چھ لین تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ چترکوٹ جھانسی لنک ایکسپریس وے 548 دنوں میں مکمل ہوگا۔

وزیر انل راج بھر نے کہا کہ حکومت نے اتر پردیش میں خواتین کے لیے اسٹامپ ڈیوٹی میں گرانٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ خواتین کو اپنے نام پر ایک کروڑ روپے کی جائیداد خریدنے پر ایک فیصد رعایت ملے گی۔ پہلے ڈسکاؤنٹ کی حد صرف دس لاکھ روپے تھی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں قانون ساز اسمبلی کا اجلاس 11 اگست سے شروع ہوگا۔ کابینی وزیر نے کہا کہ پیراگ ڈیری نوئیڈا کا 4.62 ہیکٹر زمین کا پلاٹ ایک سیکورٹی سے متعلق کمپنی کو 101 کروڑ روپے میں فروخت کیا جائے گا۔ پیراگ کے لیے ایک نئی فیکٹری بنائی جائے گی۔ ایم ایس رافع کا 800 کروڑ روپے کا پلانٹ سیکٹر 81 میں لگایا جائے گا۔ کابینی وزیر انل راج بھر نے کہا کہ اب سوامی وویکانند یوجنا کے تحت سمارٹ فون کے بجائے صرف ٹیبلیٹ تقسیم کیے جائیں گے۔ یہ پہلے ہی 60 لاکھ بچوں کو دیے جا چکے ہیں۔ اب یہ اگلے دو سالوں میں 140 لاکھ بچوں میں تقسیم کیا جانا ہے۔ وزیر نے کہا کہ حکومت یوپی ایگری کے نام سے ورلڈ بینک کے ساتھ ایک پروجیکٹ کرے گی۔ پروسیسنگ، اسٹوریج اور ایکسپورٹ کی سہولیات نوئیڈا کے جیور ہوائی اڈے کے نزدیک قائم کی جائیں گی۔ اس کے ذریعے ہندوستانی کسانوں کی پیداوار بالخصوص بندیل کھنڈ اور پوروانچل کے کسانوں کو دنیا تک پہنچایا جائے گا۔ وزیر نے کہا کہ جیور ہوائی اڈے پر ایک بہت بڑا کارگو سسٹم بھی تیار کیا جائے گا۔ اسی لیے یہ اسکیم لائی گئی ہے۔ اناؤ میں مچھلی کے بیج یعنی مچھلی کے انڈوں کا انتظام کیا جائے گا۔ جس میں تقریباً 4000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل پنشن سسٹم کے تحت جن کا اشتہار 28 مارچ 2005 سے پہلے دیا گیا تھا وہ این پی ایس کے بجائے او پی ایس لے سکتے ہیں۔

## مدھیہ پردیش کی ووٹر لسٹ میں ہو سکتی ہے مہاراشٹر جیسی بے ضابطگی: راہل گاندھی

بھوپال۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے 2028 کے مدھیہ پردیش اسمبلی انتخاب سے قبل ووٹر لسٹ میں ممکنہ ہیرا پھیری کے متعلق کارکنان کو خبردار کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ سال مہاراشٹر میں بھی ایسا ہی ہوا تھا، جہاں بی جے پی کی قیادت والی 'مہایوتی' نے لوک سبھا انتخاب میں خراب کارکردگی کے کچھ ماہ بعد ہی اسمبلی انتخاب میں بڑی جیت حاصل کر لی تھی۔ راہل گاندھی دھار ضلع کے مانڈو میں پارٹی کے اراکین اسمبلی کے 2 روزہ تربیتی کیمپ کو ویڈیو لنک کے ذریعہ خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ "مہاراشٹر کی طرح ووٹر لسٹ میں ہیرا پھیری مدھیہ پردیش میں بھی ہو سکتی ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس مدھیہ پردیش میں حکومت میں لوٹتی ہے تو وہ ذات پر مبنی مردم شماری کرائے گی اور سرکاری نوکریوں میں دلتوں، پسماندہ طبقوں، قبائلیوں اور خواتین کی نمائندگی میں اضافہ کرے گی۔ کانگریس لیڈر کے مطابق بی جے پی پورے ملک میں نفرت پھیلا رہی ہے۔ راہل گاندھی کے علاوہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) کے مدھیہ پردیش کے جنرل سکریٹری انچارج ہریش چودھری نے بھی تقریب سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ انتخاب مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے ذریعہ کرائے جائیں گے۔ انہوں نے پارٹی کے لیے اپنی ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا موجودگی کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "ہمیں اس ذہنیت سے نکلنا ہوگا کہ تنظیم ہماری ذاتی ترجیحات کی بنیاد پر کام کرے۔ تبدیلی ضروری ہے، ذات پر مبنی مردم شماری راہل گاندھی کا ایک اہم تعاون ہے۔" ریاستی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار نے خطاب کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت گھوٹالوں میں ملوث ہے۔ کسان کھاد کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

## جعلی ووٹرز کو ہٹانا ہماری آئینی ذمہ داری ہے: الیکشن کمیشن کا سپریم کورٹ میں جواب

نئی دہلی۔(ایجنسی) الیکشن کمیشن نے بہار میں ووٹر لسٹ کی چھان بین اور تصحیح سے متعلق اپنے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کا دفاع کیا ہے۔ سپریم کورٹ میں دائر جواب میں کمیشن نے کہا ہے کہ وہ اپنی آئینی ذمہ داری پوری کر رہا ہے۔ جعلی ووٹرز کو ہٹانا اس کی ذمہ داری ہے۔ حقیقی ووٹرز کو اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن نے ایس آئی آر کی کامیابی کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ 1 لاکھ سے زیادہ بی ایل اوز، ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ بوتھ ایجنٹس اور تقریباً ایک لاکھ رضا کار اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ فارم جمع کرانے میں ابھی 4 دن باقی ہیں تاہم تقریباً 96 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ سیاسی پارٹیوں کے بوتھ لیول ایجنٹس خود ایس آئی آر میں حصہ لے رہے ہیں، لیکن پارٹی اس حقیقت کو چھپا کر سپریم کورٹ میں ایس آئی آر کی مخالفت کر رہی ہے۔ میڈیا کا ایک حصہ جان بوجھ کر ایس آئی آر کے بارے میں گمراہ کن خبریں پھیلا رہا ہے۔ حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ کچھ سیاسی جماعتوں اور این جی اوز نے پرانے ڈیٹا اور میڈیا میں شائع ہونے والی چیزوں کی بنیاد پر سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ ایس آئی آر کامیابی سے جاری ہے۔ اسے مکمل ہونے دیں۔ قبل از وقت دائر کی گئی ان درخواستوں کی سماعت نہ کی جائے۔ 28 جولائی کو ہونے والی سماعت سے ایک ہفتہ قبل داخل کیے گئے جواب میں الیکشن کمیشن نے یہ بھی کہا کہ ایس آئی آر کی وجہ سے کوئی بھی شہریت سے محروم نہیں ہوگا۔

# غزہ: دو دنوں میں 21 بچے بھوک سے جاں بحق

## اسرائیل فلسطینیوں کی نسل ختم کرنے کیلئے خواتین اور بچیوں کو شہید کررہا ہے: اقوام متحدہ □ اسرائیلی فوجی غزہ میں عالمی ادارہ صحت کے مراکز میں داخل ہو گئے، عملہ گرفتار □ جنگ بندی نہ ہوئی تو اسرائیل پر مزید پابندیاں، برطانوی تنبیہ □ غزہ جنگ بندی معاہدہ قبول نہ کیا تو اسرائیل پر مزید پابندیاں، برطانیہ

جینوا ( ایجنسی)۔اقوام متحدہ کے فلسطینی مہاجرین کے لیے امدادی ادارے اونروا (UNRWA) کے مطابق غزہ پٹی میں بے گھر اور زخمی فلسطینیوں کی مدد پر مامور عملہ اور ڈاکٹر شدید بھوک سے بے ہوش ہو رہے ہیں۔اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر فولکر ترک نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی فوج کی جانب سے دیر البلح سے فلسطینی نقل مکانی کے احکامات اور ان کے بعد شدید حملے مزید شہری ہلاکتوں کا سبب بنیں گے۔اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق فولکر ترک نے کہا'' ,ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک بھیانک خواب ہے جو اپنی موجودہ حالت سے بدتر نہیں ہو سکتا۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا واقعی ہو رہا ہے۔اس علاقے میں شہریوں کی بڑی تعداد اور اسرائیل کی جانب سے اب تک استعمال کیے گئے جنگی طریقوں کو دیکھتے ہوئے , غیر قانونی ہلاکتوں اور بین الاقوامی انسانی قوانین کی سنگین خلاف ورزیوں کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ چکا ہے۔''اسی دوران غزہ پٹی کے ایک ہسپتال نے اطلاع دی ہے کہ گزشتہ صرف 72 گھنٹوں میں 21 بچے غذائی قلت اور بھوک سے موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔دریں اثنا انروا کے کمشنر جنرل فیلیپ لازارینی نے ایک بیان میں کہا ہے'' ,غزہ پٹی میں دیکھ بھال کرنے والے خود بھی دیکھ بھال کے محتاج ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر, نرسیں, صحافی اور امدادی کارکن سب بھوکے ہیں۔ ''ان کا مزید کہنا تھا'' ,بہت سے لوگ اب اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہوئے, چاہے وہ مظالم کی رپورٹنگ ہو یا مصیبت زدہ لوگوں کی مدد , بھوک اور تھکن کے باعث بے ہوش ہو رہے ہیں۔''لازارینی نے غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن (GHF) کے تحت امدادی سامان کی تقسیم کے امریکی حمایت نظام پر بھی شدید تنقید کی, جو مئی کے آخر سے, جب اسرائیل نے غزہ پٹی کی 11 ہفتوں کی مکمل ناکہ بندی ختم کی تھی, امداد فراہم کر رہا ہے۔ان کا کہنا تھا'' ,جی ایچ ایف کا امدادی نظام ایک ظالمانہ موت کا جال ہے۔اس میں سنائپرز انسانوں کے ہجوموں پر اندھا دھند گولیاں چلاتے ہیں , گویا انہیں قتل کی کھلی اجازت دے دی گئی ہو۔ ''غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن امریکی نجی سکیورٹی اور لاجسٹکس کمپنیوں کے ذریعے کام کرتی ہے اور اقوام متحدہ کے زیر قیادت غزہ پٹی میں امدادی نظام کو بڑی حد تک نظر انداز کرتی ہے۔اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ اقوام متحدہ کے نظام کے تحت بھیجی گئی امداد کو حماس کے جنگجو لوٹ لیتے ہیں , تاہم حماس کی طرف سے اس اسرائیلی الزام کی تردید کی جاتی ہے۔فیلیپ لازارینی کے مطابق مئی کے آخر سے اب تک غزہ پٹی میں 1,000 سے زائد فلسطینی باشندے امدادی خوراک حاصل کرنے کی کوششوں کے دوران ہونے والے حملوں اور فائرنگ کے واقعات میں مارے جا چکے ہیں۔

اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ اسرائیل غزہ میں فلسطینی خواتین کو ان کی 'افزائش نسل' کی صلاحیت کی وجہ سے نشانہ بنا رہا ہے۔قطری نشریاتی الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق خواتین اور بچیوں پر تشدد کے بارے میں اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ، ریم السالم نے الجزیرہ کو بتایا کہ 'تمام فلسطینی بشمول مرد، لڑکے لڑکیاں اور خواتین، اس نسل کشی کے منصوبے کا انتہائی بے رحم اور ظالمانہ طریقے سے شکار ہو رہے ہیں جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔'انہوں نے مزید کہا کہ 'لیکن اس میں خاص طور پر خواتین اور بچیوں کو اسرائیل جان بوجھ کر نشانہ بنا رہا ہے کیونکہ وہ فلسطینی ہیں اور مزید فلسطینی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔'ریم السالم نے مزید کہا کہ 'اسرائیل کو اس بات کا ادراک ہے کہ فلسطینی خواتین اور لڑکیاں فلسطینی زندگی کے تسلسل کی امید ہیں، اسی لیے انہیں جان بوجھ کر قتل کیا جا رہا ہے۔'ریم السالم نے حال ہی میں اس موضوع پر ایک رپورٹ شائع کی ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اسرائیل کے غزہ میں اقدامات' فلسطینی زندگی کے تسلسل کو کمزور کرنے، فلسطینی وجود کو کمزور کرنے......اور فلسطینی زندگی کو ختم کرنے' کے لیے کیے جا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ 'ہم بڑھتے ہوئے اسقاط حمل کے واقعات میں دیکھ رہے ہیں جو شدید غذائی قلت کی وجہ سے فلسطینی خواتین میں ہو رہے ہیں، حتیٰ کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین بھی اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے قابل نہیں رہیں۔'بچوں کا فارمولا دودھ بھی اسرائیل کی طرف سے جان بوجھ کر غزہ میں داخل ہونے سے روکا گیا ہے، جسے ریم السالم نے دوسری جنگ عظیم کے دوران اسٹالن گراڈ کے محاصرے میں نازی جرمنی کی استعمال کی گئی حکمت عملی سے تشبیہ دی ہے۔

برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ لیمی نے خبردار کیا ہے کہ اگر اسرائیل نے غزہ پٹی میں جنگ بندی پر رضامندی ظاہر نہ کی تو برطانیہ اسرائیل پر مزید پابندیاں عائد کر سکتا ہے۔ڈیوڈ لیمی نے غزہ پٹی میں اسرائیلی کارروائیوں کو ''دہشت ناک'' اور ''قابل مذمت'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ جنگ سے تباہ حال اس فلسطینی خطے میں پائے جانے والے شدید انسانی بحران پر انتہائی رنجیدہ ہیں۔برطانیہ، فرانس، کینیڈا اور آسٹریلیا سمیت 25 ممالک نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ پٹی میں امدادی سامان کی ترسیل پر عائد پابندیاں ختم کرے۔ان ممالک نے اس امدادی ماڈل کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا، جس کے تحت اسرائیلی فوج نے کئی بار امدادی خوراک کی تلاش میں نکلے ہوئے فلسطینی شہریوں پر فائرنگ کی۔برطانوی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے ڈیوڈ لیمی نے فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کو ''خوفناک تماشہ'' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسرائیل کا رویہ نہ بدلا، تو مزید اقدامات بھی زیر غور ہیں۔

ڈیوڈ لیمی نے کہا کہ انہیں توقع ہے کہ 28 جولائی کو اسرائیلی پارلیمنٹ (کنیسٹ) کے اجلاس کے بعد جنگ بندی کے امکانات بڑھ جائیں گے۔دریں اثناء اسرائیل نے دو درجن سے زائد مغربی ممالک کے وزرائے خارجہ کے مشترکہ بیان کو ''حقیقت سے دور'' اور ''حماس کو غلط پیغام دینے والا'' قرار دیا ہے۔برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ لیمی نے آج منگل 22 جولائی کی صبح مختلف نشریاتی اداروں سے گفتگو کی۔ اس سے قبل وہ برطانوی پارلیمان کے ایوان زیریں میں فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کو ''خوفناک تماشہ'' قرار دے چکے تھے۔ان ٹی وی انٹرویوز میں لیمی نے کہا کہ وہ فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم پر ''شدید صدمے اور غم'' میں ہیں۔انہوں نے کہا، ''جب معصوم بچے خوراک کے لیے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور انہیں گولی ماردی جاتی ہے، تو برطانیہ خاموش نہیں رہ سکتا۔'' لیمی نے کہا کہ اسرائیل کے رویے میں تبدیلی نہ آئی تو تمام آپشنز زیر غور ہیں اور عالمی شراکت داروں کے ساتھ مل کر دباؤ بڑھایا جائے گا۔

عالمی ادارہ صحت (WHO) کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ایڈہانوم نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں اس ادارے کے گوداموں اور دیگر سہولیات پر دھاوا بول دیا، جس سے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امدادی سرگرمیاں شدید متاثر ہوئیں۔ٹیڈروس کے مطابق دیر البلح میں واقع ڈبلیو ایچ او کے عملے کی رہائش گاہ پر پیر کے روز تین بار حملے کیے گئے، جب کہ مرکزی گودام کو بھی نشانہ بنایا گیا، جس سے وہاں دھماکے ہوئے اور آگ بھڑک اٹھی۔ڈبلیو ایچ او کے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا کہ اسرائیلی فوج نے خواتین اور بچوں کو جنگ زدہ علاقے میں پیدل نکلنے پر مجبور کیا، جب کہ مرد عملے اوران کے اہل خانہ کو ہتھکڑیاں لگا کر مبینہ طور پر برہنہ کیا گیا، اور بندوق کی نوک پر تلاشی لی گئی۔عملے کے دو ارکان اور ان کے دو اہل خانہ کو حراست میں لیا گیا، جن میں سے تین کو بعد ازاں رہا کر دیا گیا جب کہ ایک تاحال اسرائیلی فوج کی حراست میں ہے۔ٹیڈروس نے خبردار کیا کہ مرکزی گودام کے ناکارہ ہونے اور طبی سامان کی شدید قلت کے باعث غزہ پٹی میں ہسپتالوں اور ایمرجنسی ٹیموں کو امداد فراہم کرنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔انہوں نے کہا، ''ڈبلیو ایچ او کی کارروائیوں کو متاثر کرنا، غزہ پٹی میں صحت کے پورے نظام کو مفلوج کرنے کے مترادف ہے۔ جنگ بندی ناگزیر ہی نہیں، بلکہ پہلے ہی بہت تاخیر کا شکار ہو چکی ہے۔''

# بنگلہ دیش: طیارہ حادثہ میں ہلاکتوں کی تعداد 27، ملک گیر سوگ

ڈھاکہ ( ایجنسی)۔ڈھاکہ کے میل اسٹون اسکول اینڈ کالج کی عمارت پر بنگلہ دیشی فضائیہ کا لڑاکا طیارہ گرنے سے ہلاکتوں کی تعداد 27 ہوگئی ہے۔اس سانحہ پر آج منگل کو پورے بنگلہ دیش میں سوگ منایا جا رہا ہے۔پیر کے روز ڈھاکہ میں میل اسٹون اسکول اینڈ کالج کے کیمپس کے اندر فضائیہ کے طیارے کے گرنے کے بعد حکومت آج بنگلہ دیش کی قومی یوم سوگ منا رہی ہے۔اس موقع پر ملک بھر کے تمام سرکاری، نیم سرکاری، خود مختار اداروں اور تعلیمی اداروں میں بنگلہ دیش کا قومی پرچم سرنگوں ہے۔بیرون ملک بنگلہ دیشی مشنز کو بھی ایسی ہی ہدایات دی گئی ہیں۔ جب کہ جاں بحق اور زخمیوں کے لیے عبادت گاہوں میں خصوصی دعائیں کی جا رہی ہیں۔خیال رہے کہ بنگلہ دیش کی فضائیہ کا ایک طیارہ کل دوپہر 1:30 بجے کے قریب فضا سے گرا اور اترا میں اسکول کے دیابازی کیمپس میں ٹکرا گیا۔طیارے میں آگ لگنے سے پائلٹ سمیت کم از کم 27 افراد ہلاک ہو گئے۔ہلاک ہونے والوں میں 25 بچے شامل ہیں۔ ان کے علاوہ 78 افراد مختلف اسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ اب تک 20 لاشیں لواحقین کے حوالے کر دی گئی ہیں۔میل اسٹون اسکول اور کالج کے طلباء نے آج صبح ڈھاکہ کے اترا میں اپنے کیمپس میں مظاہرہ کیا، اور اترا میں طیارے کے حادثے کے متاثرین کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا۔آج صبح مشیر تعلیم پروفیسر سی آر ابرار اور قانون کے مشیر آصف نذر کیمپس کا دورہ کرنے آئے تو طلبہ نے انہیں گھیر لیا، حادثے کے خلاف احتجاج کیا اور حکومت پر لاپرواہی کا الزام لگایا۔دونوں مشیروں نے بعد میں کالج کے اساتذہ اور طلباء کے پانچ سے سات نمائندوں کے ساتھ بند کمرے کی میٹنگ کی۔ اس دوران باہر کھڑے سینکڑوں طلبہ نعرے لگا رہے تھے۔طلباء نے مطالبہ کیا ہے کہ مرنے والوں کے ناموں اور شناختوں کی درست اشاعت ہو، زخمیوں کی مکمل اور تصدیق شدہ فہرست شائع کی جائے، ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے لیے معاوضہ کا اعلان کیا جائے، اور بنگلہ دیشی فضائیہ کے زیر استعمال پرانے اور غیر محفوظ تربیتی طیاروں کو فوری طور پر ترک کیا جائے۔اس دوران کالج کے اردگرد صبح سے ہی لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوتی رہی۔ بہت سے لوگ لاپتہ طلباء یا رشتہ داروں کی تلاش میں آئے تھے۔محمد یونس کی قیادت والی عبوری حکومت نے طیارہ حادثے میں ہلاکتوں کی تعداد چھپانے کے دعوؤں کی مذمت کی ہے۔چیف ایڈوائزر محمد یونس کے پریس ونگ نے آج کہا کہ بعض حلقے یہ دعویٰ کرتے ہوئے پروپیگنڈہ پھیلا رہے ہیں کہ ڈھاکہ کے میل اسٹون اسکول اور کالج میں طیارے کے حادثے میں ہونے والی ہلاکتوں سے متعلق معلومات کو چھپایا جا رہا ہے۔پریس ونگ نے ایک بیان میں کہا کہ ہم سخت الفاظ میں بتانا چاہتے ہیں کہ یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔'' بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں سے ہر ایک کے لیے حکومت کی جانب سے ہر قسم کی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔تمام مرنے والوں کے ناموں اور شناختوں کی تصدیق کی جا رہی ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ جن لاشوں کی شناخت نہیں ہو سکی ان کا ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعے ملاپ کیا جا رہا ہے۔پریس ونگ نے کہا کہ حکومت، فوج، اسکول اور اسپتال کے حکام اس افسوسناک واقعے میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی مکمل اور درست فہرست شائع کرنے کے لیے مشترکہ طور پر کام کر رہے ہیں۔

# برازیل کے سابق صدر کے پاؤں میں الیکٹرانک بیڑی ڈال دی گئی

برازیلیا، 22 جولائی (یو این آئی) برازیل کے سابق صدر جائر بولسونارو کے پاؤں میں الیکٹرانک بیڑی ڈال دی گئی۔غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق برازیل کی سپریم کورٹ کے حکم پر سابق صدر بولسونارو کو الیکٹرانک اینکل ٹیگ لگا دیا گیا، عدالت نے ان پر انٹرویو دینے اور سوشل میڈیا پر آنے پر بھی پابندی لگا دی۔ پولیس نے جمعہ کے روز جائر بولسونارو کے گھر اور سیاسی ہیڈ کوارٹر پر چھاپا مارا تھا، اور جائیدادوں کی تلاش کی اور سابق صدر کو ٹخنوں کا برقی ٹیگ پہننے کا حکم دیا۔بولسونارو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اتحادی ہیں، ان پر غیر ملکی عہدیداروں سے بات کرنے یا سفارت خانوں سے رجوع کرنے پر بھی پابندی عائد کی گئی ہے۔سابق صدر پر پابندیاں اس لیے لگائی گئی ہیں کیوں کہ 2022 کے صدارتی انتخابات کے نتائج کو ختم کرنے کی مبینہ سازش پر ان کے خلاف کیس کی سماعت کے دوران ان کے ملک سے فرار ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ جمعہ کے روز پولیس اسٹیشن کے باہر حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے بولسونارو نے ٹخنوں کے ٹیگ کو ''اعلیٰ ذلت'' قرار دیا اور کہا کہ انھوں نے ''برازیل چھوڑنے کا کبھی سوچا بھی نہیں۔'' انھوں نے کہا میرے ملک چھوڑنے کے شکوک شبہات دراصل مبالغہ آرائی ہے، حد ہوگئی ہے، میں ملک کا سابق صدر ہوں اور 70 سال کا ہوں۔'' سابق صدر نے اپنے خلاف اقدامات کو بزدلی قرار دیا ہے اور کہا کہ ایسا کچھ نہیں کیا جو اس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے۔

# ترکیہ کی دفاعی فرم آئی ڈی ای ایف میں ملائیشیا کے ساتھ حربہ گاڑیوں کے معاہدے پر دستخط کرے گی

انقرہ، 22 جولائی (یو این آئی) ترک زمینی گاڑیوں کے معروف صنعتکار "کاتمیر جیلر" نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس ہفتے استنبول میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی دفاعی صنعتی میلے آئی ڈی ای ایف 2025 کے دوران ہلکی ٹیکٹیکل گاڑی "ایرین" 4×4 کے لیے ملائیشیا کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کریں گے۔کاتمر جیلر، آئی ڈی ای ایف 2025 میں بارودی سرنگوں سے محفوظ رہنے والی، گھات سے بچاؤ کے نظام سے لیس بکتر بند گاڑی "حضر" اور ترکیہ میں اپنی نوعیت کی واحد بغیر انسان کے چلنے والی زمینی گاڑی

O

2 کے ایک خصوصی ورژن کے ساتھ شرکت کرے گی, یہ یو کے اے پی یعنی ریموٹ کنٹرولڈ ہتھیار پلیٹ فارم اور ٹریکنگ سسٹم سے لیس ہوگی۔حضر گاڑی میں مضبوط بکتر، وی ٹائپ مونوکوک ڈھانچہ, اور جھٹکے جذب کرنے والی نشستیں شامل ہیں، جو اسے بارودی سرنگوں اور دیسی ساختہ دھماکہ خیز آلات کے خلاف تحفظ فراہم کرتی ہیں۔ یہ گاڑی 400 ہارس پاور کے انجن سے لیس ہے جو دیہی اور شہری شدید جنگی حالات میں اعلیٰ کارکردگی فراہم کرتا ہے۔گاڑی کا ریموٹ کنٹرولڈ ہتھیار نظام حرکت پذیر اہداف کو لاک کر سکتا ہے۔حضر نو اہلکاروں کو لے جا سکتی ہے، 120 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار تک پہنچ سکتی ہے اور 70 فیصد تک چڑھائی عبور کر سکتی ہے، جو اسے اپنے شعبے میں نمایاں بناتی ہے۔دوسری جانب، کاتمر جیلر کی پہلی بغیر انسان کے چلنے والی زمینی گاڑی یو کے اے پی، کاتمر جیلر اور ترک دفاعی کمپنی اسیلسن کی مشترکہ ٹیکنالوجی کی پیداوار ہے۔ یہ گاڑی اسیلسن کے ایس اے آر پی ریموٹ کنٹرول ہتھیار نظام اور سیٹلائٹ کمیونیکیشن سسٹم سے لیس ہے۔یو کے اے پی 60 فیصد چڑھائی، 40 فیصد سائیڈ جھکاؤ کی صلاحیت رکھتی ہے، 900 ملی میٹر چوڑے گڑھے کو عبور کر سکتی ہے، 400 ملی میٹر اونچی رکاوٹ پر چڑھ سکتی ہے، اور 1 میٹرک ٹن تک وزن اٹھا سکتی ہے۔

## برطانیہ سمیت 27 ممالک نے 'غیر انسانی قتل' پر اسرائیل کی مذمت کی

لندن، 22 جولائی (یو این آئی) برطانیہ اور 27 دیگر ممالک نے غزہ میں فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا ہے، ان ممالک کا کہنا ہے کہ غزہ کے شہریوں کی تکلیفیں ناقابل برداشت ہیں ایک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کا امدادی ترسیل کا ماڈل خطرناک ہے اور وہ اس کی مذمت کرتے ہیں بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق غزہ کی حماس کے زیر انتظام وزارت صحت نے کہا کہ ہفتے کے آخر میں کھانے کا انتظار کرتے ہوئے 100 سے زائد فلسطینی اسرائیلی فائرنگ سے ہلاک ہوئے اور 19 دیگر غذائی قلت کے سبب ہلاک ہو گئے ہیں۔تاہم اسرائیل کی وزارت خارجہ نے ان ممالک کے بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''ان کے بیان حقیقت سے پرے ہیں اور حماس کو غلط پیغام دیتے ہیں''۔وزارت نے مسلح گروپ پر جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی کے نئے معاہدے پر اتفاق کرنے کے بجائے جھوٹ پھیلانے اور امداد کی تقسیم کو کمزور کرنے کا الزام لگایا ہے۔

# ایران یورپی ممالک کے ساتھ جوہری مذاکرات کیلئے تیار، ترکی میں ہوگی بات چیت

تہران (ایجنسی)۔ایران نے پیر کو کہا کہ وہ اس ہفتے ملک کے جوہری پروگرام پر یورپی ممالک کے ساتھ نئے سرے سے مذاکرات کرے گا، جس کی میزبانی ترکی کرے گا۔ جمعہ کو استنبول میں ہونے والی یہ بات چیت، جون میں اسرائیل کی طرف سے ایران کے خلاف 12 روزہ جنگ کے بعد طے پائی جنگ بندی کے بعد پہلی مرتبہ ہوگی، جس میں اسلامی جمہوریہ میں جوہری تنصیبات پر امریکی حملہ بھی شامل تھا۔اسی طرح کا ایک اجلاس مئی میں ترکی کے شہر میں منعقد ہوا تھا۔ایرانی حکام برطانیہ، فرانس اور جرمنی کے حکام کے ساتھ مذاکرات کریں گے۔ان ممالک کو E3 ممالک کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس بات چیت میں یورپی یونین کے خارجہ پالیسی کے سربراہ کجا کالس بھی شامل ہوں گے۔ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل باغی نے اپنی ہفتہ وار بریفنگ میں کہا کہ، مذاکرات کا موضوع واضح ہے، پابندیاں ہٹانا اور ایران کے پرامن جوہری پروگرام سے متعلق مسائل۔انہوں نے کہا کہ اجلاس نائب وزارتی سطح پر ہوگا۔ایران کی جوہری سرگرمیوں کو محدود کرنے کے لیے 2015 کے معاہدے کے تحت، ایران نے پابندیوں میں نرمی کے بدلے اپنے بین الاقوامی پروگرام پر سخت پابندیاں عائد کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ یہ معاہدہ 2018 میں بکھرنا شروع ہوا، جب امریکہ اس سے باہر نکل گیا اور کچھ پابندیاں دوبارہ عائد کرنا شروع کر دیں۔ یورپی ممالک نے حال ہی میں 2015 کے معاہدے کے اسنیپ بیک میکانزم کو متحرک کرنے کی دھمکی دی ہے، جس کے تحت تہران کی جانب سے عدم تعمیل کی صورت میں دوبارہ پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی شامل ہے۔ جرمن وزارت خارجہ کے ترجمان مارٹن گیزے نے پوچھا کہ جرمنی مذاکرات میں کس کو بھیجے گا اور اس کی کیا توقعات ہیں، تو انہوں نے کہا کہ مذاکرات ماہرین کی سطح پر ہو رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ، ایران کو کبھی بھی جوہری ہتھیار بنانے کی اجازت نہیں ہوگی، اس لیے جرمنی، فرانس اور برطانیہ، ایرانی جوہری پروگرام کے پائیدار اور قابل تصدیق سفارتی حل کے لیے اعلیٰ دباؤ پر کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔گیزے نے برلن میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ، یہ بالکل واضح ہے کہ اگست کے آخر تک کوئی حل نہیں نکلتا ہے تو اسنیپ بیک E3 کے لیے ایک آپشن ہے۔ واضح رہے اسنیپ بیک کا مطلب 2015 سے قبل ایران پر عائد کی گئی پابندیاں ہیں۔ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اتوار کے روز اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس کو لکھے گئے خط میں کہا کہ تینوں یورپی ممالک کے پاس اس طرح کے طریقہ کار کو شروع کرنے کے لیے کسی قانونی، سیاسی اور اخلاقی حیثیت کا فقدان ہے، اور برطانیہ، فرانس اور جرمنی پر الزام لگایا کہ وہ معاہدے میں اپنے وعدوں کو برقرار رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔عراقچی نے کہا، ان حالات میں اسنیپ بیک کو متحرک کرنے کی کوشش، ثابت شدہ حقائق اور سابقہ مواصلات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، اس عمل کا غلط استعمال ہے جسے بین الاقوامی برادری کو مسترد کرنا چاہیے۔

### عباس عراقچی کا انٹرویو، ٹرمپ کا سی این این سے معافی کا مطالبہ

واشنگٹن، 22 جولائی (یو این آئی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی کے انٹرویو کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سی این این سے معافی کا مطالبہ کر دیا ہے تفصیلات کے مطابق ایرانی جوہری تنصیبات سے متعلق عباس عراقچی کے انٹرویو کے نشر ہونے کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹروتھ سوشل پر اپنی پوسٹ میں سی این این سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے، جس نے دعویٰ کیا تھا کہ انھیں امریکی فضائی حملوں کے مؤثر ہونے پر شبہ ہے امریکی صدر نے لکھا ''ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جوہری تنصیبات کے حوالے سے بتایا کہ نقصانات بہت شدید ہیں، تنصیبات تباہ ہو چکی ہیں۔ظاہر ہے وہ تباہ ہو چکی ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا، اور اگر ضروری ہوا تو ہم یہ دوبارہ بھی کریں گے۔'' اپنی پوسٹ میں ڈونلڈ ٹرمپ نے نشریاتی ادارے کے لیے ''فیک نیوز سی این این'' کے الفاظ لکھے، اور مطالبہ کیا کہ اسے فوری طور پر اپنا جعلی رپورٹر برطرف کر دینا چاہیے، اور اسے مجھ سے اور ان پائلٹوں سے معافی مانگی چاہیے جنھوں نے ایران کے جوہری تنصیبات کو ختم کر دیا ہے۔یاد رہے کہ آپریشن 'مڈنائٹ ہیمر' کے دوران امریکہ نے 30،000 پاؤنڈ کے 'بنکر بسٹر' بموں سے لیس بی 2 اسٹیلتھ بمبار طیاروں کا استعمال کرتے ہوئے 3 بڑے ایرانی جوہری مقامات کو نشانہ بنایا تھا، اور بعد ازاں امریکی صدر نے بار بار کہا کہ انھوں نے ایرانی جوہری تنصیبات کو مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔

### ایران کا خلاء میں قاصد راکٹ بھیجنے کا کامیاب تجربہ

تہران، 22 جولائی (یو این آئی) ایران نے زمین کے مدار میں خلائی راکٹ بھیجنے کا کامیاب تجربہ کرلیا۔ایرانی خبررساں ادارے تسنیم کے مطابق ایرانی قاصد سیٹلائٹ خلاء میں لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔قاصد راکٹ کی تیاری ایران نے داخلی طور پر کی ہے اور یہ تجربہ اس سارے معاملے کی جانچ کی ایک کڑی ہے۔اس تجربے سے ہونے والی معلومات کو مستقبل خلاء اور سیٹلائیٹس میں مزید بہتری لانے کے لیے استعمال میں لایا جائے گا۔

# 28 ممالک نے یک آواز ہو کر کہا، غزہ جنگ فوری ختم ہونی چاہیے

لندن ( ایجنسی)۔ برطانیہ، جاپان، کینیڈا اور کئی یورپی ممالک سمیت 28 ممالک نے پیر کو ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں جنگ ''فوری طور پر ختم ہونی چاہیے۔'' اس طرح یہ اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کی ایک بڑی کوشش ہے۔آسٹریلیا اور کینیڈا سمیت متعدد ممالک کے وزرائے خارجہ نے کہا کہ ''غزہ میں شہریوں کی تکالیف بہت زیادہ ہو گئی ہیں'' اور ''بچوں سمیت شہریوں کے غیر انسانی قتل کی مذمت کی، کیونکہ وہ اپنی بنیادی ضروریات جیسے پانی اور خوراک کو پورا کرنے سے بھی قاصر ہیں۔اس گروپ نے غزہ کی وزارت صحت اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کے جاری کردہ اعداد و شمار کا بھی حوالہ دیا اور کہا کہ امداد کے خواہاں 800 سے زائد فلسطینیوں کی حالیہ ہلاکتیں ''خوفناک'' تھیں۔دونوں ممالک نے کہا ہے کہ ''اسرائیلی حکومت کا امداد کی تقسیم کا ماڈل انتہائی خطرناک اور خوفناک ہے۔ یہ عدم استحکام کو فروغ دیتا ہے اور غزہ کے لوگوں کو انسانی وقار سے محروم کرتا ہے۔ اسرائیلی حکومت کا شہری آبادی کو ضروری انسانی امداد فراہم کرنے سے انکار ناقابل قبول ہے۔اسرائیل کو بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کی تعمیل کرنی چاہیے۔اسرائیل اور امریکہ نے تنقید کو مسترد کر دیا: اسرائیلی وزارت خارجہ نے اس بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ حقیقت سے ہٹ کر حماس کو غلط پیغام دیتا ہے۔اسرائیل نے حماس پر عارضی جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی اور جنگ کو طول دینے کی پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کرنے کا الزام لگایا۔اسرائیل کی وزارت خارجہ کے ترجمان اورین مارمورسٹین نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ

مصائب کا ذمہ دار ہے۔اسرائیل میں امریکی سفیر مائیک ہکابی نے بھی اس بیان کو مسترد کر دیا، جسے امریکہ کے بہت سے قریبی اتحادیوں نے شیئر کیا، اسے X پر ایک پوسٹ میں ''ناگوار'' قرار دیا اور کہا کہ انہیں

اس بیان سے خود کو الگ کر لیا۔جرمن وزیر خارجہ جوہان وڈے فل نے X پر لکھا کہ انہوں نے پیر کو اپنے اسرائیلی ہم منصب گیڈون سار سے بات کی اور اسرائیل کے بڑھتے ہوئے جارحیت کے درمیان غزہ میں ''تباہ کن انسانی صورتحال پر گہری تشویش'' کا اظہار کیا۔انہوں نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ یورپی یونین کے ساتھ معاہدوں پر عمل درآمد کرے تا کہ مزید انسانی امداد فراہم کی جا سکے۔غزہ کی 20 لاکھ سے زیادہ فلسطینی آبادی ایک سنگین انسانی بحران کا شکار ہے۔

## گرانٹ کیس میں ہارورڈ اور ٹرمپ انتظامیہ کے وکلاء میں بحث

واشنگٹن، 22 جولائی (یو این آئی) بوسٹن کی ایک عدالت میں پیر کو ہارورڈ یونیورسٹی کے وکلاء اور ٹرمپ انتظامیہ کے درمیان ہارورڈ کے تعلیمی پروگراموں کے لیے اربوں ڈالر کی سرکاری گرانٹ روکنے کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے فیصلے پر گرما گرم بحث ہوئی۔بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق کیس کی سماعت کرنے والے جج کو یہود مخالف جنگ کے لیے یونیورسٹی کو دی جانے والی دو بلین امریکی ڈالر سے زیادہ کی وفاقی گرانٹ روکنے کے بارے میں شکوک و شبہات تھے۔جج ایلیسن بروز نے حکومت کے دعووں کو 'عجیب' قرار دیا اور کہا کہ طبی تحقیق کے لیے مختص رقم نہ دینے سے یہود دشمنی کو کیسے روکا جائے گا۔دوسری طرف، مسٹر ٹرمپ کے وکلاء نے دلیل دی کہ یہ کٹوتی جائز اور یہود مخالف تعصب سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے۔ہارورڈ کے وکلاء نے جج سے کہا ہے کہ وہ 3 ستمبر تک حکومتی فنڈنگ کے معاملے پر فیصلہ سنائیں، ٹرمپ انتظامیہ کی طرف سے یونیورسٹی کے لیے وفاقی گرانٹس سے متعلق اپنی مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی متعینہ تاریخ ہے۔یہ معاملہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی انتظامیہ غیر ملکی طلباء کے داخلے کے لیے یونیورسٹی کے ویزا نظام کو بھی اپنے کنٹرول میں لینے کی کوشش کر رہی ہے۔

## جنوبی کوریا کا 2045ء تک چاند پر بیس قائم کرنے کا منصوبہ

سیئول، 22 جولائی (یو این آئی) جنوبی کوریا نے 2045ء تک چاند پر بیس قائم کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا ہے، جو ملک کے خلائی تحقیق کے عزائم میں ایک اہم پیشرفت ہے۔یہ منصوبہ 17 جولائی کو کوریا ایرو اسپیس ایڈمنسٹریشن (کے اے ایس اے) کی طرف سے سامنے آنے والے ایک جامع ایکسپلوریشن روڈ میپ کا حصہ ہے جس میں چند اہم مشن، اسپیس سائنس اور مائیکرو گریوٹی ریسرچ کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔کے اے ایس اے کا اس منصوبے میں چاند پر لینڈنگ کے لیے روورز اور چاند کی سطح سے وسائل نکالنے کے لیے مقامی سطح پر ٹیکنالوجی تیار کرنا شامل ہے۔کورین میڈیا کی رپورٹ کے مطابق کوریا طویل مدتی چاند مشن کی حمایت کے لیے ضروری بنیادی ڈھانچے کی تیاری پر بھی توجہ مرکوز کر رہا ہے۔رپورٹ میں بتایا ہے کہ بلیو پرنٹ کا مقصد 2040ء میں ایک ممکنہ مشن کے لیے مزید جدید لینڈر کی تیاری کے ساتھ ابتدائی طور پر 2032ء تک جنوبی کوریا کا چاند پر ایک روبوٹک مشن کو اترتے دیکھنا ہے۔بعد ازاں، 2045ء تک چاند پر مستقل اقتصادی بنیاد کی تعمیر کا ہدف ملک کے وسیع تر ویژن کا حصہ ہے تاکہ عالمی خلائی تحقیق میں اپنی پوزیشن کو بہتر بنایا جا سکے۔اس سے قبل جنوبی کوریا اگست 2022ء میں کامیابی کے ساتھ اپنے پہلے اسپیس کرافٹ کوریا پاتھ فائنڈر لونر آربیٹر (دانوری) کو لانچ کیا تھا جو چاند کے مدار میں پہنچ گیا ہے اور چاند کا مطالعہ جاری رکھے ہوئے ہے۔علاوہ ازیں، جنوبی کوریا نے ممکنہ خلائی کان کنی کی تیاری کے لیے ایک کوئلے کی کان میں 'پروٹوٹائپ لونر روورز' کا تجربہ بھی کیا گیا ہے۔

# ہر قوم کا مستقبل اس کی نوجوان نسل کے ہاتھ میں ہوتا ہے

## آپ کا ایک قدم بھارت کو مستقبل میں پانی کے بحران سے بچا سکتا ہے: وزیر آبی توانائی سواتنتر دیو سنگھ

لکھنؤ: 22 جولائی۔ گراؤنڈ واٹر ہفتہ صرف ایک پروگرام نہیں ہے بلکہ عوامی بیداری، ہماری زمین کی پیاس بجھانے کا عزم ہے۔ اس مہم کو صرف ایک ہفتے کی آگاہی تک محدود نہ رکھیں، اسے اپنے طرز زندگی کا حصہ بنائیں۔ جس دن آپ کا گھر، آپ کی کالونی، آپ کا شہر- سبھی پانی کی بچت شروع کر دیں گے، اسی دن صاف، محفوظ اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ اتر پردیش کے جل شکتی کے وزیر جناب سواتنتر دیو سنگھ نے آج گومتی نگر کے بھاگیداری بھون میں زیر زمین پانی ہفتہ-2025 کی ریاستی سطح کی اختتامی تقریب کے موقع پر یہ بات کہی۔ گراؤنڈ واٹر ویک کے تحت تمام اضلاع، بلاکس، اداروں اور اسکولوں میں پانی کے تحفظ کے حوالے سے ریاست گیر مہم کے ذریعے بیداری پروگراموں کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔ گراؤنڈ واٹر ویک کی اختتامی تقریب کی صدارت کرتے ہوئے، جل شکتی وزیر نے پانی کے ہر قطرے کی اہمیت کو اجاگر کیا اور بتایا کہ پانی ہمارے سیارے کا حیاتی خون ہے، جو زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔ ریاست کی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت میں پانی کا کردار کثیر جہتی ہے اور اس کی دستیابی مختلف شعبوں کو مختلف طریقوں سے متاثر کرتی ہے۔ اس لیے آج ضرورت اس بات کی ہو گئی ہے کہ ہم پانی کے تحفظ اور فروغ کی رفتار کو تیز کریں اور اسے اولین ترجیح دیں۔ اس سمت میں اہم قدم اٹھاتے ہوئے، ریاستی حکومت نے ریاست کی مقامی ضروریات اور زمینی پانی کی صورتحال کے مطابق اتر پردیش گراؤنڈ واٹر (مینجمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ-2019 کو لاگو کیا ہے۔ ریاست کی سرکاری، نیم سرکاری اور اسکول کالج کی عمارتوں پر چھتوں پر بارش کے پانی کے ذخیرہ کرنے کے نظام کی لازمی تنصیب کو ایکٹ کی دفعات میں شامل کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں مسلسل موثر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اٹل بھوجل یوجنا کے فائدہ مند نتائج سے متاثر ہو کر عزت مآب وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ جی نے اتر پردیش اٹل بھوجل یوجنا کو ریاست کے باقی اضلاع میں نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج پانی کا تحفظ صرف ایک ضرورت نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری بن چکی ہے۔ اس لیے گراؤنڈ واٹر ویک جیسے پروگرام مختلف اسٹیک ہولڈرز کو جوڑنے اور ایک پلیٹ فارم بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ریاست کی آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ پانی کے مستقبل کو یقینی بنانے کے لیے ہم سب کو روایتی علم سے تحریک لے کر جدید تکنیکوں کو اپنانا ہوگا۔ جل شکتی وزیر نے کہا کہ جہاں ایک طرف ریاست میں زیر زمین پانی کی دستیابی مسلسل کم ہو رہی ہے وہیں دوسری طرف اس وسائل پر دباؤ زبردست بڑھ رہا ہے۔ ہر قوم کا مستقبل اس کی نوجوان نسل کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کوئی حکومت، کوئی پالیسی، کوئی ٹیکنالوجی اتنی موثر نہیں ہو سکتی جتنی نوجوانوں کی سوچ، ان کا جذبہ اور ان کا عزم۔ اس لیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ 2047 میں، جب ہندوستان اپنی آزادی کے 100 سال مکمل کرے گا، تو یہ کیسا ہندوستان ہوگا؟ یہ فیصلہ آپ کریں گے اور کوئی نہیں۔ آپ کیا سوچتے ہیں، کیا کرتے ہیں، جو عادات آپ اپناتے ہیں وہ مستقبل کی بنیاد بن جائیں گی۔ آپ کا ایک قدم آنے والے ہندوستان کو پانی کے بحران سے بچا سکتا ہے۔ گراؤنڈ واٹر ویک کی تقریب کے موقع پر، اپنے خطاب میں ایڈیشنل چیف سکریٹری، سماجی بہبود/ڈائریکٹر جنرل UPAM نے پانی کو قدرت کا ایک منفرد تحفہ قرار دیتے ہوئے قدرتی وسائل کے تحفظ، ذخیرہ اندوزی اور انتظام کے لیے عوامی شراکت کے ساتھ بامعنی کوششیں کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے اس موقع پر موجود لوگوں کو آگاہی کا پیغام دیتے ہوئے پانی کے ایک ایک قطرے کو محفوظ کرنے، کھیتی باڑی، صنعت اور روزمرہ استعمال میں پانی کے زیادہ سے زیادہ استعمال پر زور دیا تاکہ ہماری آنے والی نسلیں بھی زیر زمین پانی کی دستیابی حاصل کر سکیں۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف سکریٹری، نمامی گنگے اور دیہی واٹر سپلائی ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش نے بتایا کہ زمینی پانی کا تحفظ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اور اس پر عمل درآمد کرنے والے مختلف محکمے مسلسل کوششیں کر رہے ہیں، جو شاید عام لوگوں کی شراکت سے ہی ممکن ہے۔ اس مقصد کے لیے اسکولوں اور کالجوں کو پانی کے تحفظ کی مختلف سرگرمیوں میں بڑے پیمانے پر جوڑا گیا ہے۔ نہ صرف سرکاری عمارتوں پر بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کے نظام کو لازمی طور پر قائم کرنے کا کام کیا جا رہا ہے بلکہ فصلوں کے تنوع، فارم کے تالابوں کی تعمیر، مائیکرو اریگیشن سسٹم، ملچنگ، دھان کی براہ راست بوائی اور پانی اور مٹی کے تحفظ کے مختلف پروگراموں کی بھی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ ڈائریکٹر، گراؤنڈ واٹر ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش، سنیل کمار ورما نے مہمان خصوصی اور دیگر معززین کا خیر مقدم کرتے ہوئے، گراؤنڈ واٹر ویک کے دوران ریاستی اور ضلعی سطح پر منعقد کیے جانے والے مختلف پروگراموں کے بارے میں بتایا، جیسے کہ مختلف اسکولوں/کالجوں کے طلبہ کی طرف سے انسٹی ٹیوٹ کلائمیٹ ڈسکشن※، پانی کی بوند※، لوکا رام واٹر شاپ میں منعقدہ ایک روزہ ورک شاپ کے ذریعے دکھائی گئی پینٹنگز۔ جہت کلیان سیوا سمیتی، بارہ بنکی میں بیداری پروگرام کا انعقاد، آغا خان فاؤنڈیشن کے ساتھ سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والے افراد سے ملاقات، جی ڈی گوئنکا پبلک اسکول، سوشانت گالف سٹی، لکھنؤ کے زیر اہتمام اسکول آؤٹ ریچ پروگرام اور دیگر پروگرام۔

## گڑھ مکتیشور عقیدے، ثقافت، دیہی سیاحت کا نیا مرکز بنے گا: جیویر سنگھ

### محکمہ سیاحت نے گڑھ مکتیشور کی ترقی کے لیے 19.50 کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کو منظوری دی

لکھنؤ: 22 جولائی۔ ہاپوڑ ضلع میں گڑھ مکتیشور اور اس کے آس پاس کے علاقوں کے مذہبی، ثقافتی اور قدرتی ورثے کو جدید بنانے کے لیے، اتر پردیش کے محکمہ سیاحت نے 50.19 کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے۔ ان منصوبوں سے نہ صرف زیارت گاہوں کو خوبصورت بنایا جائے گا بلکہ جدید سیاحتی سہولیات بھی تیار ہوں گی۔ اس کا مقصد زیادہ سے زیادہ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو راغب کر کے مقامی سطح پر روزگار وضع کرنا ہے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ گڑھ مکتیشور ایک قدیم اور مذہبی مقام ہے۔ گنگا کے کنارے واقع اس مقام پر دور دور سے عقیدت مند درشن اور پوجا کے لیے آتے ہیں۔ ان پروجیکٹوں میں برج گھاٹ کی دوبارہ ترقی شامل ہے، جہاں واٹر لیزر شو، وینڈنگ زون، فوڈ پلازہ اور بنیادی کمیونٹی سہولیات قائم کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ شہر کے مشہور مذہبی مقامات جیسے نکہ کوان (گرو تیگ بہادر گرودوارہ کے قریب)، کلیانیشور مہادیو مندر، اور پنچایت مندر (بڑا بازار) پر بھی سیاحت کی ترقی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاپوڑ ضلع کا گڑھ مکتیشور ایک بڑا مذہبی اور ثقافتی شہر ہے، جو اب سیاحت کی ترقی کے معاملے میں اتر پردیش کے نقشے پر تیزی سے ابھر رہا ہے۔ دریائے گنگا کے کنارے واقع مکتیشور مہادیو مندر، جو بھگوان شیو کے لیے وقف ہے، عقیدت مندوں کے عقیدے کا مرکز ہے۔ یہاں ہر سال کارتک پورنیما پر تاریخی میلہ لگتا ہے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اتر پردیش کے محکمہ سیاحت نے یہاں کے سیاحتی تجربے کو مزید تقویت دینے کے لیے گڑھ مکتیشور کے آس پاس کے دیہاتوں میں دیہی ہوم اسٹے تیار کیے ہیں۔ دریائے گنگا کے کنارے واقع پوت پشپاوتی گاؤں میں 10 ہوم اسٹے بنائے گئے ہیں، تاکہ سیاح گاؤں کے طرز زندگی، روایات اور مہمان نوازی کا تجربہ کر سکیں۔ یہ قدیم گاؤں مہابھارت دور سے مذہبی عقائد سے وابستہ ہے۔ شیو مندر، پرسکون گھاٹ، اور یہاں کا تاریخی شنکر ٹیلا اس جگہ کی روحانی چمک کو مزید بڑھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی کمیونٹی کی شرکت سے سیاحت کی بھی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ گاؤں والوں کو مہمان نوازی، کہانی سنانے، کھانے کی حفاظت اور رہنمائی جیسے شعبوں میں تربیت دی گئی ہے۔ حال ہی میں 15 خواتین اور نوجوانوں کے لیے اگربتی اور دھوپ بتی بنانے پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں انہیں قدرتی عناصر جیسے گائے کے گوبر، پھولوں اور جڑی بوٹیوں سے ماحول دوست مصنوعات بنانا سکھایا گیا۔ اس ٹریننگ میں برانڈنگ، پیکیجنگ اور مارکیٹ لنکیج پر بھی توجہ مرکوز کی گئی، تاکہ مقامی کمیونٹیز کو خود انحصار بنایا جا سکے۔ وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ قومی راجدھانی کے علاقے سے قربت کی وجہ سے، گڑھ مکتیشور اور ہاپوڑ کا یہ علاقہ اب ویک اینڈ کی ایک مثالی منزل کے طور پر ابھر رہا ہے۔ دہلی اور مغربی اتر پردیش کے لاکھوں شہری اب آسانی سے ان مقامات سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، خاص طور پر ان سیاحوں کے لیے جو روحانی سکون کے ساتھ ساتھ مقامی ثقافت، دستکاری اور دیہی زندگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

## کنٹریکٹ کنڈیکٹر پون کمار شکلا کی بغیر ٹکٹ سفر کرانے پر سروس ختم

لکھنؤ: 22 جولائی۔ سلطان پور ڈپو کے کنٹریکٹ کنڈیکٹر جناب پون کمار شکلا بدعنوانی میں ملوث پائے گئے اور ان کا کنٹریکٹ فوری اثر سے ختم کر دیا گیا ہے۔ پون کمار شکلا نے بدعنوانی میں ملوث ہوتے ہوئے 09 مسافروں کو ٹکٹ جاری نہیں کیے جن میں سے 07 مسافر موتیہاری پور سے سلطان پور اور 02 مسافر کادی پور سے سلطان پور کے تھے۔ ٹکٹ کا کرایہ لینے کے باوجود ان کی طرف سے معائنہ کی جگہ تک ٹکٹ جاری نہیں کیے گئے۔ معلوم ہو کہ مسٹر پنکج کمار امیش اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر اور جناب رام جگت اسسٹنٹ ٹریفک انسپکٹر، اسٹیٹ فلائنگ چیکنگ اسکواڈ، سلطان پور ڈپو کی گاڑی نمبر یو پی 42 بی ٹی 5388 نے 16 جولائی 2025 کو حکومت کو تحقیقاتی رپورٹ بھیجی تھی جس میں کنڈیکٹر پون کمار شکلا کو بغیر ٹکٹ کے مسافر لے جانے والے کنڈیکٹر کے خلاف درج کیا گیا تھا۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے انفورسمنٹ مینیجر مسٹر گورو ورما نے بتایا کہ جب سے انہوں نے چارج سنبھالا ہے، اب تک کی گئی کارروائی میں اس طرح کے 100 سے زیادہ واقعات پائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر ڈبلیو ٹی گینگ چلایا جا رہا ہے جس میں وہ اہم کردار ادا کرتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت اور وزیر ٹرانسپورٹ نے واضح ہدایات دی ہیں کہ بدعنوانی میں ملوث پائے جانے پر کسی افسر/ملازم کو بخشا نہیں جائے گا۔ سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔

## غلہ بازار حسین آباد میں انجمن ناصر الاسلام کی دو روزہ شب بیداری کا آغاز، مولانا کلب احمد سرپرست مقرر

لکھنؤ (اودھنامہ نمائندہ) لکھنؤ کے غلہ بازار حسین آباد میں واقع انجمن ناصر الاسلام کی دو روزہ شب بیداری کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ پروگرام کے پہلے روز قرعہ اندازی سے قبل معروف عالم دین مولانا کلبِ جواد کے فرزند مولانا کلبِ احمد کو انجمن کا نیا سرپرست مقرر کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا کلبِ احمد نے انجمن کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ اپنی مذہبی ذمہ داریاں بخوبی نبھا رہا ہے اور اس کا سرپرست بننا میرے لیے باعثِ مسرت ہے۔ شب بیداری کے پہلے دن مجلسِ عزا سے مولانا حسنین باقری نے خطاب کیا۔ اس موقع پر انجمنِ رونقِ دینِ اسلام، انجمنِ ریاض المومنین، انجمنِ شہیدانِ کربلا، انجمنِ قمرِ بنی ہاشم، دستہ حسینی، اور جلول الایمان کے نوحہ خوانوں نے نوحہ خوانی اور سینہ※ زنی میں بھرپور شرکت کی۔

## اتر پردیش کی ندیوں کی ہو رہی بحالی، لوٹ رہی ہریالی

لکھنؤ: 22 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش میں بھولی بسری ندیوں کو زندہ کیا جا رہا ہے۔ جو دریا برسوں سے خشک، گاد سے بھرے اور تجاوزات کا شکار تھے اب پھر سے بہنے لگے ہیں۔ یہ تبدیلی صرف ندیوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس سے ہریالی، ماحولیات اور دیہی باشندوں کی خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ ریاست کے 82 ندیوں کے کناروں پر اب تک 2 کروڑ 14 لاکھ سے زیادہ پودے لگائے جا چکے ہیں۔ اسے ماحولیات، صفائی اور پانی کے تحفظ کی سمت میں ایک تاریخی اقدام قرار دیا جا رہا ہے۔ سرکاری ذرائع نے منگل کو بتایا کہ ضلع جالون دریا کے کناروں پر شجرکاری میں پہلے نمبر پر ہے، جہاں 31 لاکھ سے زیادہ پودے لگائے گئے ہیں۔ جھانسی ضلع دریا کے کناروں پر 24 لاکھ سے زیادہ پودے لگا کر دوسرے نمبر پر ہے، جب کہ ہمیر پور دریا کے کناروں پر پودے لگانے میں تیسرے نمبر پر ہے، جہاں 16 لاکھ سے زیادہ پودے لگائے گئے۔ شجرکاری کی یہ عظیم مہم تیزی سے جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر ہر ضلع میں چھوٹی ندیوں کی بحالی کا کام جنگی بنیادوں پر کیا جا رہا ہے۔ یہ کام ریاستی کلین گنگا مشن، نمامی گنگے اور دیہی واٹر سپلائی ڈپارٹمنٹ کی سرگرمی سے ممکن ہوا ہے۔ منریگا اسکیم کے تحت ندیوں سے جڑے تالابوں کی بھی کھدائی کی جا رہی ہے۔ محکمہ جنگلات کے تعاون سے ضلع گنگا کمیٹیوں کے ذریعہ ندیوں کے دونوں کناروں پر بڑے پیمانے پر شجرکاری کی جا رہی ہے۔ ندیوں کی بحالی میں یہ تبدیلی نہ صرف حکومتی کوششوں سے بلکہ عوامی تعاون، سیاسی عزم اور انتظامی تیاری کے اجتماعی تعاون سے ممکن ہوا ہے۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی دور اندیشی اور عوامی جذبات کے مطابق اسکیمیں اب زمین پر نافذ کی جا رہی ہیں۔ ندیوں کی بحالی سے جہاں ہریالی میں اضافہ ہوا ہے وہیں کسانوں کے کھیتوں کو بھی آبپاشی کے لیے وافر پانی ملنا شروع ہو گیا ہے۔ اس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور دیہی معیشت میں بہتری آئی ہے۔ اس کے ساتھ دریاؤں کی بحالی سے زیر زمین پانی کی سطح میں بھی بہتری آئی ہے۔ یہ مہم نہ صرف دریاؤں کو زندہ کرنے کا کام ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک سرسبز مستقبل کی بنیاد رکھنے کی طرح ہے۔ اس طرح، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں دریا کے احیاء کی یہ عظیم مہم ایک بار پھر اتر پردیش کو گرین اسٹیٹ※ بننے کی طرف لے جا رہی ہے۔ یہ ماحولیاتی بیداری کے ساتھ ساتھ سماجی اور معاشی بحالی کی ایک مثال بن رہا ہے۔ گنگا، جمنا، گومتی، سریو، تمسا، منداکنی، راپتی، بیتوا، گھاگھرا اور دیگر چھوٹی اور بڑی ندیوں سمیت کل 82 ندیوں کے کناروں پر شجرکاری کی جا رہی ہے۔

### ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کو میمورنڈم دیا گیا

لکھنؤ: ہریانہ کے حصار میں نوجوان کے بہیمانہ قتل سے دلت برادری میں کافی غصہ ہے۔ ہریانہ کے حصار کے بعد اب اتر پردیش میں بھی احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش کے مختلف اضلاع میں والمیکی برادری کے لوگوں نے اپنے اپنے اضلاع میں احتجاج کیا اور ضلع انتظامیہ کے افسران کو میمورنڈم سونپا۔ آل انڈیا والمیکی مہاسبھا نے اتر پردیش کے مختلف اضلاع میں تعلیم کے واقعات کے بارے میں ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک میمورنڈم بھی بھیجا ہے۔

## حضرت قاسم شہید بابا کا سالانہ عرس 6، 7، 8 اگست کو

لکھنؤ، دلکشا گارڈن درگاہ حضرت قاسم شہیدؒ، ولایتی باغ، کینٹ، لکھنؤ میں سالانہ عرس مبارک کی تیاریاں تیزی سے جاری ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت شہید قاسم بابا خدمت کمیٹی کی ایک اہم میٹنگ درگاہ شریف کے سجادہ نشین الحاج جناب زبیر احمد خان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں موجود عہدیداروں اور کمیٹی اراکین نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ حسب روایت 6، 7 اور 8 اگست 2025 کو تین روزہ عرس مبارک پورے عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جائے گا۔ عرس کے متعلق زائرین کی رہنمائی کے لیے درگاہ کمیٹی کی جانب سے ہیلپ لائن نمبر 9335242288 جاری کیا گیا ہے، جس پر کال یا واٹس ایپ کے ذریعے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ عرس شریف کا پروگرام: 6 اگست 2025، بروز بدھ، بعد نماز مغرب: محفل میلاد شریف، بعد نماز عشاء: سرکاری چادر پوشی، ملک و قوم کی سلامتی، امن، اور زائرین کے لیے اجتماعی دعائیں اس کے بعد نعتیہ مشاعرہ 7 اگست 2025، بروز جمعرات شام میں محفلِ شمع اور خصوصی قوالی پروگرام 8 اگست 2025، بروز جمعہ شام میں نعتیہ قوالی و محفلِ شمع۔ عرس میں شرکت کے لیے ریاستی کابینی وزراء، اعلیٰ افسران، مشہور قوال پارٹیاں اور معزز مہمانوں کو مدعو کیا جا چکا ہے۔ سجادہ نشین نے تمام خدام و عہدیداران سے عرس کی تاریخوں میں شام 6 بجے سے 10 بجے تک حاضری لازمی قرار دی ہے۔ عرس کے موقع پر ہزاروں زائرین کی آمد متوقع ہے۔ ان کے قیام، وضو خانہ، غسل خانہ، لنگر و طہارت کے مکمل انتظامات کے لیے مشترکہ طور پر اقدامات کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

## سکرا گاؤں میں دو گھروں میں چوری

### لاکھوں کے زیورات و نقدی غائب، پولیس سرگرم

کاکوری، لکھنؤ۔ دار الحکومت لکھنؤ سے متصل کاکوری تھانہ حلقے کے سکرا گاؤں میں پیر اور منگل کی درمیانی شب چوروں نے دو مختلف گھروں کو نشانہ بنایا۔ واردات کے دوران لاکھوں روپے مالیت کے زیورات، نقدی اور قیمتی سامان سے بھرے بکس چوری کر لیے گئے۔ متاثرہ اہل خانہ نے کاکوری تھانے میں تحریری شکایت درج کرائی ہے، جس کے بعد پولیس نے مقدمات قائم کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ جلد ہی واردات کا انکشاف کر لیا جائے گا۔

سکرا گاؤں کی رہائشی سوشما راوت، جن کے شوہر کا انتقال پندرہ سال قبل ہو چکا ہے اور وہ اپنے پندرہ سالہ بیٹے کے ساتھ مزدوری کر کے گزر بسر کرتی ہیں، نے بتایا کہ پیر کی شب تقریباً ایک بجے کچھ نامعلوم چوروں نے ان کے گھر میں نقب لگائی۔ چوروں نے دروازے کو دھکیل کر زنجیر اور کنڈی توڑ ڈالی اور گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ سوشما کے مطابق صبح آنکھ کھلنے پر معلوم ہوا کہ گھر کا سارا سامان بکھرا پڑا ہے اور ایک بکس گھر سے کچھ فاصلے پر باہر پڑا ملا۔ چور تقریباً دو لاکھ روپے مالیت کا سامان لے گئے، جس میں ایک جوڑی سونے کی جھمکی، پائل، چاندی کی ہاف پٹی، ایک سونے کی انگوٹھی، بچھوے اور کچھ نقدی شامل تھی۔ سوشما نے کاکوری تھانے میں تحریری شکایت درج کرائی ہے۔

اسی شب گاؤں کی ایک اور رہائشی تقدیرن نشا، جو محرم علی کی اہلیہ ہیں، کے گھر میں بھی چوری کی واردات پیش آئی۔ محرم علی نے بتایا کہ پیر کی شب تقریباً دو بجے چور ان کے گھر میں داخل ہوئے اور ایک بکس لے کر فرار ہو گئے۔ بعد میں وہ بکس گھر سے کچھ فاصلے پر ملا، لیکن اس میں موجود سونے کی جھمکی، پائل، دیگر زیورات اور ایک موبائل فون غائب تھا۔ چوروں نے گھر میں رکھا کچھ کھانے پینے کا سامان بھی چرا لیا۔ متاثرہ خاندان نے اس واقعہ کی بھی شکایت کاکوری تھانے میں جمع کرائی ہے۔ دونوں واقعات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے کاکوری پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے مقدمات درج کر لیے ہیں اور چوروں کی تلاش کے لیے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ وہ جلد ہی ملزمان کو گرفتار کر کے مسروقہ سامان برآمد کر لیں گے۔

## ہائی کورٹ میں پرائمری اسکولوں کے انضمام کے معاملے میں خصوصی اپیلوں پر سماعت جاری

لکھنؤ: 22 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے پرائمری اسکولوں کے انضمام کے معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ میں چیف جسٹس کی قیادت میں والی ڈویژن بنچ میں خصوصی اپیلوں پر سماعت جاری ہے۔ چیف جسٹس ارون بھنسالی اور جسٹس جسپریت سنگھ کی ڈویژن بنچ کے سامنے منگل کو خصوصی اپیلوں پر عرضی گزاروں کے وکلاء نے بحث کی۔ اس کے جواب میں ریاستی حکومت کے وکلاء کی بحث چل رہی ہے۔ دونوں فریقین کے وکیلوں نے اپنے دلائل کے حمایت میں نظیریں بھی پیش کی ہیں۔ عدالت نے معاملے کی اگلی سماعت 23 جولائی کو طے کی ہے۔ پہلی خصوصی اپیل پانچ بچوں نے اور دوسری 17 بچوں نے اپنے والدین کے ذریعے دائر کی ہے۔ جس میں اسکولوں کے انضمام سے متعلق سنگل بنچ کی جانب سے 7 جولائی کو دیئے گئے فیصلے کو منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ سینئر وکیل ڈاکٹر ایل پی مشرا اور ایڈوکیٹ گورو مہروترا نے درخواست گزاروں کی طرف سے دلائل پیش کئے۔ جبکہ ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل انوج کڈیسیا چیف اسٹینڈنگ کونسل شیلیندر کمار سنگھ کے ساتھ ریاستی حکومت کی طرف سے بحث کر رہے ہیں۔ گذشتہ 7 جولائی کو ریاستی حکومت کو اسکولوں کے انضمام کے معاملے میں بڑی راحت ملی۔ سنگل بنچ نے پرائمری اسکولوں کے انضمام کے حکم کو چیلنج کرنے والی دونوں درخواستوں کو خارج کر دیا تھا۔ جسٹس پنکج بھاٹیہ کی سنگل بنچ نے سیتاپور کے پرائمری اور اپر پرائمری اسکولوں میں زیر تعلیم 51 بچوں سمیت ایک اور درخواست پر یہ فیصلہ دیا تھا۔ ان میں بیسک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے 16 جون کو جاری کردہ اس حکم کو چیلنج کرنے اور منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی تھی، جس کے تحت پرائمری اسکولوں میں بچوں کی تعداد کی بنیاد پر ریاست کے پرائمری اسکولوں کو اپر پرائمری یا کمپوزٹ اسکولوں میں ضم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں نے کہا تھا کہ یہ مفت اور لازمی تعلیم ایکٹ کی دفعات کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے انضمام کے بعد اسکول کے دور ہونے کی وجہ سے چھوٹے بچوں کو درپیش مسائل کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ درخواست گزاروں نے خصوصی طور پر دلیل دی کہ حکومت کا اسکولوں کو ضم کرنے کا حکم 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے مفت اور لازمی تعلیم کے حق کی خلاف ورزی ہے۔ دوسری طرف ریاستی حکومت کی طرف سے درخواستوں کی مخالفت میں پیش کی گئی اہم دلیل یہ تھی کہ انضمام کا عمل وسائل کے بہتر استعمال کے لیے بچوں کے مفاد میں کیا جا رہا ہے۔ حکومت نے ایسے 18 پرائمری اسکولوں کا حوالہ دیا تھا جن میں ایک بھی طالب علم نہیں ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایسے اسکولوں کو قریبی اسکولوں میں ضم کرنے سے اساتذہ اور دیگر سہولیات کا بہتر استعمال کیا جائے گا۔ بتایا گیا کہ حکومت نے مجموعی طور پر تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے ایسے اسکولوں کو ضم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

### اتر پردیش میں نو پی سی ایس افسران کا تبادلہ

لکھنؤ: 22 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے منگل کو نو سینئر پی سی ایس افسران کا تبادلہ کر دیا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ محکمہ اطلاعات کو نیا ایڈیشنل ڈائریکٹر مل گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ فہرست کے مطابق اروند مشرا کو ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن میں نیا ایڈیشنل ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ الکا ورما کو میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ گورو رنجن سریواستو کو اتر پردیش پبلک سروس کمیشن میں ڈپٹی سکریٹری کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ امیت کمار دوئم کو اے ڈی ایم بہرائچ اور مہندر پال سنگھ کو اے ڈی ایم نگر مشرقی لکھنؤ مقرر کیا گیا ہے۔ اویناش چندر موریہ کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اوریا اور نریندر سنگھ کو ڈپٹی ڈائریکٹر منڈی پریشد اتر پردیش مقرر کیا گیا ہے۔ گریما سوروپ کو اسپیشل آفیسر، چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر، اتر پردیش، لکھنؤ بنایا گیا ہے۔

## پریاگ راج میں نرسنگ طالبہ کی لاش کمرے کے اندر لٹکی ہوئی ملی

پریاگراج: 22 جولائی (پی این ایس) نینی تھانہ علاقے کے تحت اے ڈی اے کالونی کے جانہوی اپارٹمنٹ میں ایک نرسنگ طالبہ کی لاش کمرے کے اندر پھندے سے لٹکی ہوئی ملی۔ کمرے سے بدبو آنے پر کالونی کے لوگوں نے واقعے کی اطلاع پولیس کو دی۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے کمرے کا دروازہ توڑ کر اندر جا کر لاش کو باہر نکالا۔ جو مکمل طور پر سڑ چکی تھی۔ طالبہ گزشتہ چار ماہ سے اپارٹمنٹ میں کرائے کے کمرے میں رہ رہی تھی۔ کمرہ ایک نوجوان نے کرائے پر لیا تھا۔ پولیس نے طالبہ کے اہل خانہ کو واقعے کی اطلاع دے دی ہے۔ معلومات کے مطابق دلیپ کمار کی بیٹی نوپور (22) جو اونچادیہ، میجا کی رہنے والی ہے، نینی کے ایک پرائیویٹ کالج میں نرسنگ کے فائنل ایئر کی طالبہ تھی۔ وہ گزشتہ چار ماہ سے اے ڈی اے کالونی میں جانہوی اپارٹمنٹ کی چوتھی منزل پر رکمنی کے مکان میں کرائے پر رہ رہی تھی۔ بتایا گیا کہ یہ مکان سنیل سنگھ نامی شخص کو کرائے پر دیا گیا تھا۔ اس نے کمرہ نوپور کو دے دیا تھا۔

## چندر شیکھر آزاد نے سی ایم یوگی کو لکھا خط، این ایچ-27 فور لین پروجیکٹ میں معاوضے میں گھپلے کا الزام، جانچ کا مطالبہ

لکھنؤ: 22 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کی نگینہ لوک سبھا سیٹ سے ایم پی اور آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے قومی صدر چندر شیکھر آزاد نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک خط لکھ کر ایک بڑے گھوٹالے کی جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کہا جاتا ہے کہ جالون ضلع کے کالپی ٹاؤن میں NH-27 فور لین پروجیکٹ کے تحت معاوضے کی تقسیم میں کروڑوں روپے کا گھپلہ ہوا ہے، جس میں لینڈ مافیا اور کچھ ریونیو افسران ملوث ہیں۔ چندر شیکھر آزاد نے وزیر اعلیٰ کو بھیجے گئے خط میں لکھا ہے کہ سال 2019 میں، حکومت نے موضع عالم پور، کالپی سے منڈی کمیٹی میں واقع یمنا ندی کے پل سے بنائے گئے چار لین بائی پاس پروجیکٹ کے لیے متاثرہ زمینداروں کو معاوضہ دینے کے لیے 78 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم جاری کی تھی۔ لیکن آج تک اصل زمینداروں کو معاوضہ نہیں ملا۔ نگینہ ایم پی نے کہا کہ یہ ایک منصوبہ بند گھوٹالہ ہے، جس میں لیکھ پال، ریونیو انسپکٹر اور میونسپل کارپوریشن کے اہلکار ملوث ہیں۔ یہاں تک کہ ماسٹر مائنڈ نے غیر قانونی طور پر چیک بانٹ کر اپنے سسرال اور قریبی لوگوں کو معاوضہ بھی حاصل کیا ہے۔ چندر شیکھر آزاد نے خط میں یہ بھی بتایا ہے کہ کالپی خاص، دمدمہ اور پرانی بستی جیسے علاقوں کے اصل زمیندار گزشتہ 17 سالوں سے انصاف کے لیے بھٹک رہے ہیں۔ ان خاندانوں کے بچوں کی روزی روٹی، سماجی نظام حتیٰ کہ تعلیم اور شادی بھی متاثر ہوئی ہے۔ ساتھ ہی نگینہ کے ایم پی چندر شیکھر آزاد نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو لکھے گئے خط کے ذریعے 4 مطالبات کیے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سی بی آئی یا ایس ٹی ایف سے معاوضے کی تقسیم کے اسکام کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرائی جائیں۔ اس کے علاوہ اس اسکینڈل میں ملوث لینڈ مافیا اور افسران کو حراست میں لے کر سخت پوچھ گچھ کی جائے۔ نگینہ ایم پی نے یہ بھی کہا کہ اصل متاثرہ لوگوں کو جلد از جلد معاوضہ دیا جانا چاہئے اور فزیکل ویری فکیشن اور پبلک آڈٹ کے ذریعے پورے معاملے کو بے نقاب کیا جانا چاہئے۔ ساتھ ہی رکن پارلیمنٹ نے اسے صرف مالی بے ضابطگی نہیں بلکہ عوامی مفاد کا سنگین معاملہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہئے اور سخت کارروائی کرنی چاہئے تاکہ سماج کے سب سے زیادہ متاثرہ طبقے کو انصاف مل سکے۔

## رفتار کا قہر؛ نجی بس اور ٹریکٹر ٹرالی میں ٹکر

### ایک جاں بحق، دو درجن زخمی

شراوستی: 22 جولائی (پی این ایس) ضلع میں سڑک حادثہ میں ایک کانوڑیے کی موت ہو گئی ہے اور چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ نندو (20)، وشال ورما (22) اور اجے گپتا (21)، سمری چکیپنی گاؤں کے رہنے والے، جل ابھیشیک کرنے کے لیے موٹر سائیکل پر گھر سے نکلے تھے۔ اسی دوران بیچائی پوروا کے قریب تیز رفتار ٹریکٹر ٹرالی نے انہیں ٹکر مار دی جس کی وجہ سے نندو کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مکیش چندر اتم نے بتایا کہ دونوں گاڑیوں کی تلاش کی جا رہی ہے۔ نوجوان کی لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ حادثہ کے بعد سڑک پر کہرام مچ گیا۔ متعدد زخمیوں کو مقامی لوگوں کی مدد سے باہر نکالا گیا۔ پولیس نے حادثے سے متعلق تمام ضروری قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اہل علاقہ نے واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس راستے پر بھاری گاڑیوں کے لیے ٹریفک کا مناسب انتظام اور اسپیڈ کنٹرول سسٹم بنایا جائے، تاکہ دوبارہ ایسے حادثات رونما نہ ہوں۔

# بہار میں حقیقی رائے دہندوں سے شرارت

## پی چدمبرم

آج کل الیکشن کمیشن کی کارکردگی اُس کی غیر جانبداری پر سنگین سوالات اُٹھائے جارہے ہیں۔ اُس پر یہ بھی الزامات عائد کئے جارہے ہیں کہ وہ حکومت اور حکمراں جماعت کے قائدین کے اشاروں پر ناچ رہا ہے۔ اگر ہم 1991ء اور 1996ء کے درمیان ہوئی رائے دہی کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ اُس وقت کے الیکشن کمیشن آف انڈیا اور چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنران کو اس کا کریڈٹ جائے گا جنھوں نے غیر معمولی انداز میں انتہائی شفاف طریقہ سے اور بالکل غیر جانبدارانہ طور پر رائے دہی کا کامیاب انعقاد عمل میں لایا۔ چنانچہ مذکورہ مدت کے دوران ملک میں ہوئی آزادانہ و منصفانہ رائے دہی کیلئے الیکشن کمیشن آف انڈیا کو ملک کا سب سے بہترین اور سب سے زیادہ موثر ادارہ کہا جاسکتا تھا۔ یہاں تک کہ دستوری عدالتوں سے بھی بہتر و اعلیٰ۔ چیف الیکشن کمشنر ٹی این سیشن کی قیادت میں الیکشن کمیشن کی آزادانہ کارکردگی اس کی دیانتداری اور غیر جانبداری کو عالمی سطح پر بہت سراہا گیا۔ بالالفاظ دیگر ٹی این سیشن کے دور میں تین "آ" یعنی انڈی پنڈنٹس (آزادانہ کارکردگی)، انٹگریٹی (سالمیت) اور امپارشیلٹی (غیر جانبداری) کو بین الاقوامی سطح پر نہ صرف تسلیم کیا گیا بلکہ اس کی ستائش کی گئی۔ ٹی این سیشن کے بعد جن چیف الیکشن کمشنران نے بڑی دلیری کے ساتھ مضبوطی سے اُن کے اُصولوں کو تھامے رکھا اور تین "آ" کے فارمولے کو اپنایا وہ مسٹر ایم ایس گل، مسٹر جے ایم لنگڈوہ اور مسٹر ٹی ایس کرشنا مورتی، نوین چاولہ اور مسٹر ایس وائی قریشی شامل ہیں جبکہ دیگر چیف الیکشن کمشنران نے ہچکچاتے ہوئے اقدامات کئے یعنی اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران اس طرح کے اقدامات نہیں کئے جس طرح ٹی این سیشن اور اُن کے بعد دو تین چیف الیکشن کمشنران نے کئے تھے۔ یہاں ایک اور بات بہت اہم ہے، پچھلے 12 برسوں میں مقرر کئے گئے چیف الیکشن کمشنران کے اقدامات کو آئینی حقوق کی تباہی و بربادی کی روشنی میں دیکھا گیا۔

آزادانہ ادارہ: جہاں تک الیکشن کمیشن آف انڈیا کا سوال ہے یہ ایک آزادانہ اور خود مختار ادارہ ہے۔ اس کے ابتدائی برسوں میں انتخابات کا انعقاد کوئی بڑا چیلنج نہیں تھا لوگ اکثر مقامی بااثر شخصیتوں یا لیڈروں کی مرضی و منشا کے عین مطابق ووٹ دیا کرتے تھے۔ عوام کے کچھ ایسے گوشہ بھی تھے جنھیں ووٹ دینے کی اجازت نہیں تھی وہ اس قدر غریب اور کمزور تھے کہ شکایت بھی نہیں کرسکتے۔ اس کے علاوہ ملک کی سب سے قدیم جماعت کانگریس کیلئے کوئی سیاسی چیلنج نہیں تھا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انتخابات اور انتخابات کا انعقاد 1967ء کے بعد چیلنج بنے۔ آپ کو بتادیں کہ 1965ء اور 2014ء کے درمیان کی حکومتوں نے الیکشن کمیشن آف انڈیا کے کام کاج میں مداخلت نہیں کی اور نہ ہی مجھے الیکشن کمیشن کے اُمور میں حکومتوں کی جانب سے مداخلت کئے جانے کے الزامات عائد کیا جانا یاد نہیں۔ ریاستی اسمبلیوں کے چند انتخابات کے بارے میں یہ الزامات عائد کئے گئے کہ اُن میں دھاندلیوں کا ارتکاب کیا گیا لیکن یہ الزامات مرکز کی حکمراں سیاسی جماعت کے خلاف نہیں تھے بلکہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی نااہلی کے خلاف تھے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ 2014ء کے لوک سبھا انتخابات آزادانہ اور منصفانہ انتخابات رہے لیکن 2014ء کے بعد سے جو بھی اسمبلی اور لوک سبھا انتخابات ہوئے اُن میں بڑے پیمانہ پر دھاندلیوں، ہیرا پھیری، نااہلی، دھوکہ دہی اور بد سے بدتر ہونے کے الزامات عائد کئے گئے۔

مثال کے طور پر نومبر 2024ء میں مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں فہرست رائے دہندگان تنازع کا باعث بن گئی۔

> الیکشن کمیشن آف انڈیا کے تخمینہ کے مطابق 17.5 لاکھ رائے دہندوں نے ریاست سے نقل مکانی کی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بہار واپس نہیں آئیں گے۔ SIR کا عمل دراصل لاکھوں غریبوں، کمزوروں یا نقل مکانی کرنے والے شہریوں کو حق رائے دہی سے محروم کرنے کا گندہ منصوبہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ 28 جولائی کو سپریم کورٹ کیا فیصلہ دیتی ہے۔

الیکشن کمیشن اور مرکزی حکومت کے خلاف مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات کو لیکر جو الزامات عائد کئے گئے اُن میں پہلا الزام یہ تھا کہ فہرست رائے دہندگان میں ایک بڑی تعداد میں نئے اور حقیقت میں فرضی رائے دہندوں کے نام شامل کئے گئے۔ دوسرا الزام یہ عائد کیا گیا کہ رائے دہی کا وقت ختم ہونے کے باوجود کافی گھنٹوں تک لوگوں کو ووٹ ڈالنے کی اجازت دی گئی اور یہ اقدام معمول سے ہٹ کر تھا۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے مذکورہ دونوں الزامات پر اپنا دفاع کرنے کی کوشش تو کی لیکن اُس کی کوشش ناکام رہی۔

سالمیت: ایک اور انتہائی متنازعہ ریاستی اسمبلی انتخابات بہار میں ہونے والا ہے اور آئندہ سال مزید انتخابات ہونے والے ہیں۔ بہار ایک تجربہ ہے، اس ریاست میں اسمبلی انتخابات کو بمشکل چار ماہ رہ گئے ہیں ایسے میں الیکشن کمیشن آف انڈیا نے (SIRSpecial Intensive Rsvision) یعنی فہرست رائے دہندگان پر خصوصی نظر ثانی کا کام شروع کیا ہے جو یقیناً معمول سے ہٹ کر ہے جس کی ماضی میں نظیر نہیں ملتی کیونکہ عام طور پر فہرست رائے دہندگان سال کے پہلے دن یکم جنوری کو اپ ڈیٹ کی جاتی ہے اور انتخابات کے موقع پر سمری ریویژن یا سمری نظر ثانی ہوتی ہے۔ سمری ریویژن میں نئے اور ایسے ووٹروں کے نام شامل کئے جاتے ہیں جن کے نام درج ہونے سے رہ گئے، ساتھ ہی ایسے ووٹروں کے نام حذف کئے جاتے ہیں جو فوت ہوچکے ہوں یا جنھوں نے دوسرے مقامات نقل مکانی کی ہو۔ جہاں تک SIR کا سوال ہے یہ مختلف ہے۔ یہ موثر طور پر موجودہ فہرست رائے دہندگان کو ختم کردیتا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا یہ دعویٰ کررہی ہے کہ SIR، سال 2003 کی فہرست رائے دہندگان کی بنیاد پر ہے اس کے باوجود یہ صفر کی بنیاد سے شروع ہوتا ہے اور ہر حلقہ اسمبلی کیلئے نئی فہرست رائے دہندگان کی تیاری کا باعث بنتا ہے اور رائے دہندہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوگی کہ یہ ثبوت فراہم کرے کہ وہ پہلے بھی ایک رائے دہندہ تھا اور اگر اُس نے 2020ء یا 2024ء کے لوک سبھا انتخابات میں اپنے ووٹ کا استعمال کیا تو بہار اسمبلی انتخابات 2025ء میں اپنے حق رائے دہی کیلئے اسے اپنی شہریت کا ثبوت فراہم کرنا ہوگا اور اس عمل کے جو 25 جون سے شروع کیا گیا جو 26 جولائی تک جاری رہنے کی توقع ہے۔

غیر جانبداری: SIR کی اس مشق یا عمل کا اصل مقصد فہرست رائے دہندگان میں رائے دہندوں کے ناموں کا اندراج نہیں بلکہ نئے ووٹروں کے ناموں کی شمولیت اور اُن کے حق رائے دہی کے استعمال کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے فہرست رائے دہندگان میں ناموں کے اندراج کے خواہاں مرد و خواتین کیلئے شہریت کا ثبوت فراہم کرنے کی شرط عائد کی ہے۔

پاسپورٹ، برتھ سرٹیفکیٹ یا سرکاری ملازم ہونے آئی ڈی (شناختی کارڈ) کی بات کرتے ہیں تو یہ دستاویزات بہار کی جملہ آبادی کے صرف 2.4 تا 5 فیصد حصہ کو ہی دستیاب ہیں۔ سپریم کورٹ نے تاریخی ریمارک میں یہ کہا کہ آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی اور راشن کارڈ ایسی دستاویزات ہیں جن کی بنیاد پر فہرست رائے دہندگان میں نام درج کروائے جاسکتے ہیں۔ جب سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن آف انڈیا سے سوال کیا کہ ان تینوں دستاویزات کو SIR مقاصد کیلئے کیوں شامل نہیں کیا جاسکتا تو اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ حیرت اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ ریسیڈنسی اور کاسٹ سرٹیفکیٹ آدھار کی بنیاد پر ریونیو آفیسر جاری کرتا ہے جبکہ ریسیڈنسی یا ذات پات کے سرٹیفکیٹس SIR کیلئے جائز ہے اور آدھار ناجائز۔ SIR کا جو واحد معقول حصہ ہے وہ یہ ہے کہ متوفی افراد اور فہرست رائے دہندگان میں دو دو مرتبہ درج ناموں کو حذف کرنا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے تخمینہ کے مطابق 17.5 لاکھ رائے دہندوں نے ریاست سے نقل مکانی کی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بہار واپس نہیں آئیں گے۔ SIR کا عمل دراصل لاکھوں غریبوں، کمزوروں یا نقل مکانی کرنے والے شہریوں کو حق رائے دہی سے محروم کرنے کا گندہ منصوبہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ 28 جولائی کو سپریم کورٹ کیا فیصلہ دیتی ہے۔

(سابق مرکزی وزیر داخلہ و فینانس)

---

# سوال تو یہ بھی ہے۔۔۔

11 جولائی 2006۔ جب شام کے رش کے اوقات میں ممبئی کے مضافاتی ریلوے نیٹ ورک پر ویسٹرن ریلوے ٹرینوں کے فرسٹ کلاس ڈبوں کو بم دھماکوں کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا۔ سلسلہ وار دھماکوں میں سانتا کروز، باندرہ کھار روڈ، جوگیشوری ماہم جنکشن، میرا روڈ بھائیدر ماٹونگا ماہم جنکشن اور بوریولی سمیت کئی مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔ ان دھماکوں میں سرکاری اطلاعات کے مطابق 189 / افراد ہلاک اور 700 / سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے۔ اس معاملہ کو تحقیقات کے لیے مہاراشٹرا کی اے ٹی ایس کے حوالے کیا گیا تھا۔ جس کے مطابق ابتدائی تحقیقات میں دہشت گرد تنظیموں، لشکر طیبہ اور سیمی کے ملوث ہونے کی نشاندہی ہوئی، جس کے بعد 12 افراد کے خلاف الزامات عائد کیے گئے۔ اے ٹی ایس کی تحقیقات کی بنیاد پر خصوصی مکوکا عدالت نے ستمبر 2015 میں تمام بارہ ملزمین کو مجرم قرار دیا۔ ان میں سے پانچ کو ٹرائل کورٹ نے سزائے موت اور سات کو عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ ملزمان نے بعد میں اس فیصلے کو بمبئی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ بامبے ہائیکورٹ کی دو رکنی بینچ نے 7/11 ممبئی لوکل ٹرین بم دھماکے مقدمہ کا کل 22 جولائی کو تاریخی فیصلہ سنایا اور سبھی 12 ملزمین جنھیں مجرم قرار دیا جاچکا تھا باعزت بری کردیا۔ یہ سبھی مسلم نوجوان تھے۔

جسٹس انیل کلور اور جسٹس شیام چانڈک کی خصوصی بینچ نے اپنے فیصلے میں ان نوجوانوں کو باعزت بری ہی نہیں کیا تفتیشی ٹیم کے طریقہ تفتیش پر تنقید بھی کی۔ بنچ نے کہا کہ عدالت کے سامنے پیش کیے گئے ثبوت ملزمین کے جرم کو ثابت کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ عدالت نے کہا کہ یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ ملزمین نے جرم کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے پایا کہ استغاثہ کے دعوے میں کئی بنیادی خامیاں ہیں۔ بنچ نے تفتیشی ٹیم کو ناقابل اعتماد گواہوں، مشکوک شناختی پریڈ اور تشدد کے ذریعے اعترافی بیانات لینے پر بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ عدالت نے پایا کہ اے ٹی ایس استعمال شدہ بم کی تفصیلات سمیت دیگر بنیادی حقائق کو قائم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ہائی کورٹ نے نچلی عدالت کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اب تمام ملزمان کو اس بنیاد پر بری کردیا ہے کہ تفتیشی ایجنسیوں کے پاس حملوں میں ان کے ملوث ہونے کو ثابت کرنے کے لیے کافی ثبوت نہیں تھے۔ یہ فیصلہ بم دھماکوں کے واقعے کے 19 سال بعد آیا ہے۔ نچلی عدالت نے جن ملزمان کو سزائے موت سنائی ان میں کمال انصاری، محمد فیصل، عطاء الرحمان شیخ، احتشام صدیقی، نوید حسین خان اور آصف خان شامل ہیں۔ ان میں سے کمل انصاری کی موت کووڈ-19 کی وجہ سے ہوئی جب وہ ناگپور سنٹرل جیل میں بند تھے۔ جن سات دیگر افراد کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ان میں تنویر احمد انصاری، محمد ماجد شفیع، شیخ محمد علی عالم، محمد ساجد انصاری، مزمل عطاء الرحمان شیخ، سہیل محمود شیخ اور ضمیر لطیف الرحمان شیخ شامل ہیں۔ عدالت نے سبھی ملزمین کو فوری رہا کرنے کا حکم دیا اگر وہ کسی اور فوجداری مقدمہ میں ملوث نہیں ہیں۔

اس پورے معاملہ پر ممتاز قانون داں اور اڑیسہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مرلی دھر کا تبصرہ ہے کہ اس کیس میں جان بوجھ کر جانبدارانہ تفتیش کی گئی انکا یہ بھی کہنا ہے کہ ایسے معاملات میں جہاں عوامی جذبات مشتعل ہوتے ہیں، میڈیا ٹرائل کے ذریعہ کسی کو بھی مجرم بنادیا جاتا ہے۔ پریس کانفرنس پہلے کی جاتی ہے ثبوت بعد میں تلاش کئے جاتے ہیں۔ جسٹس مرلی دھر کا یہ تبصرہ ملک کے قانونی سسٹم کی اندر کی ساری کہانی بیان کردیتا ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ کسی طرح کی جوابدہی کے فقدان کے نتیجہ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اس بات کی مکمل چھوٹ مل جاتی ہے کہ وہ جس کو چاہے مجرم بنادے، نہ تو ان کا کوئی محاسبہ ہوگا اور نہ ہی اس کے لئے ان سے کسی طرح کا کوئی سوال ہی ہوگا۔ ان کو ملی اسی چھوٹ نے انہیں بے لگام کردیا ہے، جس کی بدترین مثال یہ معاملہ ہے کہ جب انصاف کے حصول میں 19 برس کا طویل عرصہ لگ گیا بے گناہ باعزت بری بھی ہوگئے، مگر ان لوگوں سے کوئی باز پرس نہیں ہوئی جنھوں نے بارہ زندگیاں برباد کیں۔ کیا قانون کی نگاہ میں انسانی زندگیوں کے 19 برسوں کی کوئی قیمت نہیں ہے، کیا اس کی تلافی کے لئے متاثرین کو کوئی معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ بلاشبہ ہم اس فیصلہ کا تہ دل سے استقبال کرتے ہیں مگر یہ انصاف ادھورا ہے، جب تک جواب دہی طے نہیں کی جائے گی اور بے گناہوں کی زندگیاں تباہ کرنے والوں کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ اس افسوس ناک سلسلہ کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ قانون کی آڑ میں اسی طرح بے گناہوں کی زندگیوں سے کھلواڑ ہوتا رہے گا اور ملک کا میڈیا ایک مخصوص فرقہ کے خلاف پروپیگنڈہ مہم چلا کر اسے بدنام کرتا رہے گا۔

سوال یہ بھی ہے کہ جن بم دھماکوں میں 189 افراد کی قیمتی جانیں تلف ہو گئیں اور ایک بڑی تعداد زخمی ہوئی ان کے اصل مجرم کہاں ہیں، کیا اتنے بڑے سیریل دھماکے میں صرف یہی 12 افراد ملوث تھے۔ اور انھیں افراد نے سارے انتظام کرلئے۔ آخر وہ دھماکہ خیز مواد کہاں سے آیا، اور کن راستوں سے آیا۔ دھماکے ہوئے لوگ مارے گئے اور جھٹ سے کچھ مسلم افراد کو ہمیشہ کی طرح پکڑ کر آدھی ادھوری تفتیش کر جیل میں ٹھونس دیا گیا اور ایک طویل قانونی لڑائی کے بعد انھیں رہا کردیا گیا۔ جب یہ مجرم نہیں تھے تو اصل مجرم کہاں ہیں کیا اس بارے میں از سر نو تفتیش کی جائے گی اور اصل مجرمون کو کیفر کردار تک پہونچایا جائے گا اور کیا ان سے کبھی باز پرس کی جائے گی جنھوں نے بے قصور مسلمانوں کی زندگیوں سے کھلواڑ کیا۔

---

# ووٹ بندی کے خلاف اپوزیشن کی محاذ بندی

### ووٹرس کی خصوصی گھری نظر ثانی کو لے کر پورے بہار میں گمراہی اور انارکی کا ماحول ہے۔
### اقلیت، مہاجر اور محروم و غریب طبقات کے لوگوں کی حق رائے دہی پر خطرہ منڈلا رہا ہے

## وشودیپک

راشد کہتے ہیں "میں نے نہ درخواست دی اور نہ فارم بھرا، پھر بھی درخواست الیکشن کمیشن کے پورٹہ پر اپلوڈ ملا۔" اقلیتی طبقہ کے ووٹرس کو حق رائے دہی سے محروم کیے جانے کی دہشت کے درمیان انھوں نے چین کی سانس ضرور لی ہے، لیکن انھیں دوسرا خوف یہ ہے کہ اگر ان کا فارم 'خود بخود' اپلوڈ ہوگیا ہے، تو اسی طرح ہٹ بھی تو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں "میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ میں نے فارم جمع کیا تھا۔ جب میں ڈپلی کیٹ فارم مانگتا ہوں تو مجھے ٹرکا دیا جاتا ہے۔" راشد کی ملاقات

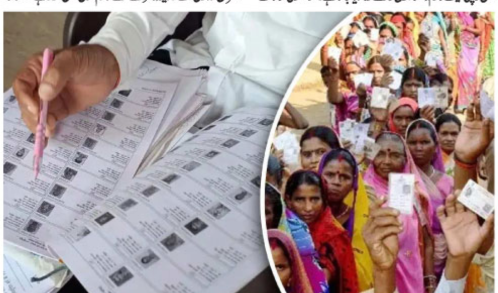

پٹنہ کے سلطان گنج علاقہ میں ایک درگاہ کے پاس نیم کے درخت کے نیچے اکٹھا کچھ مسلم نوجوانوں سے ہوئی۔ انھوں نے خود کو سماجی کارکن بتایا جو لوگوں کو فارم بھرنے اور جمع کرنے میں مدد کررہے ہیں۔ ان میں سے ایک نوجوان، جو کمپیوٹر ایپلی کیشن میں ماسٹر کا طالب علم ہے، راشد کی حمایت کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے "ہم آن لائن فارم جمع کرنا پسند کرتے ہیں، کیونکہ ہمارا ماننا ہے کہ یہ بی ایل او کو فارم سونپنے سے کہیں زیادہ محفوظ ہے۔ اکثر فارم اپنے آپ بھر دیے جاتے ہیں یا ان سے چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے۔ ہمیں نہیں پتہ ڈاٹا کون درج کررہا ہے۔" کیا یہ تنہا واقعہ ہے یا کوئی تکنیکی خامی ہے؟ یا پھر کوئی بڑی سازش؟ کوئی نہیں جانتا۔

یوٹیوبر اجیت انجن نے کئی ویڈیو میں بوتھ سطح کے افسران (بی ایل او) کو جنوری 2025 میں شائع ترمیم شدہ ووٹر لسٹ کی بنیاد پر خالی فارم بھرتے دکھایا ہے۔ انھیں نہ صرف فارم بھرتے بلکہ ان ووٹرس کی طرف سے دستخط کرتے بھی دیکھا جاسکتا ہے جو اس سے بالکل انجان ہیں۔ راشد جیسے بیدار ووٹرس تو خطرہ سمجھ گئے ہیں، لیکن بیشتر ووٹرس انجان ہیں۔ راشد کے کنبہ کے 3 اراکین کے اپڈیٹیڈ فارم ان کی جانکاری کے بغیر اپلوڈ کردیے گئے، جبکہ 2 دیگر فارم جمع کرنے کے لیے جدوجہد کررہے ہیں۔ اپوزیشن اس معاملے میں سخت ٹکرا دیتا نظر آرہا ہے۔ منمانے طریقے سے لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے کے خلاف انڈیا بلاک تحریک چلا رہا ہے۔ ریاست میں اہم اپوزیشن پارٹی آر جے ڈی نے "ووٹر بچاؤ مہم" چلائی ہے۔ آر جے ڈی ذرائع کا کہنا ہے کہ کوآرڈینیٹرس، کنوینرس اور سماجی کارکنان کو ایک ایک اسمبلی حلقہ سونپا گیا ہے تاکہ وہ لوگوں کی مدد کریں اور ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کی نگرانی کرسکیں۔ ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کا یہ کام 25 جولائی تک مکمل ہونا ہے۔

پٹنہ میں آر جے ڈی دفتر کے باہر بڑے بینر پر لکھا ہے "آر ایس ایس کے سروے میں تیجسوی کی حکومت بن رہی، اس لیے بی جے پی الیکشن کمیشن سے دھاندلی کروا رہی۔" پٹنہ میں آر جے ڈی دفتر میں سماجی خدمت گار مقامی یونٹس اور ضلع سربراہان کو فون کرنے میں مصروف ہیں؛ ان سے لوگوں کو متحد کرنے کو کہا جارہا ہے۔ ایک سماجی خدمت گار کہتا ہے "ہدف ہر بوتھ سطح کے ووٹرس تک پہنچنا ہے، تاکہ ووٹ بندی کو روکا جاسکے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ پورے بہار سے ایسی خبریں آرہی ہیں کہ افسران ووٹرس کے ذریعہ بھرے گئے فارم قبول نہیں کررہے ہے، خصوصاً جہاں انڈیا بلاک کی پارٹیاں فعال ہیں۔ آر جے ڈی ٹیم کا دعویٰ ہے کہ ایس آئی آر میں شیطانی ارادوں کے بہت ثبوت موجود ہیں۔ دربھنگہ میں بی جے پی ضلع خاتون سیل کی صدر ایک سرکاری دفتر میں بی ایل او کے بغل میں بیٹھ کر ایس آئی آر فارم دیکھتے کیمرے میں قید ہوئیں۔ گوپال گنج میں ضلع مجسٹریٹ نے مبینہ طور پر سماجی خدمات کو بتایا کہ 17 جولائی کے بعد فارم نہیں لیے جائیں گے، جبکہ ایسی کوئی مدت کار کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ ایسی ہی شکایت مغربی چمپارن کے بگہا سے بھی ملی ہے۔ دلت عیسائی لیڈر اور آر جے ڈی ہیڈ کوارٹر کے انچارج مکند سنگھ کہتے ہیں کہ "یہ لوگوں کو حق رائے دہی سے محروم کرنے کی سوچی سمجھی حکمت عملی ہے۔" کانگریس اور سی پی آئی (ایم ایل) نے بھی لوگوں کو ووٹرس کی شکل میں نامزد کرنے میں مدد کے لیے مساوی مہم چلا رکھی ہے۔

پٹنہ سے 400 کلومیٹر دور کشن گنج میں کانگریس ترجمان تجمید احمد کہتے ہیں "ہندوستانیوں سے شادی اور دہائیوں سے کشن گنج اور آس پاس رہ رہیں کئی نیپالی نژاد خواتین کو ہندوستانی شہریت ثابت نہ کر پانے کی صورت میں ووٹر لسٹ سے باہر کیا جارہا ہے۔" انھوں نے نمائندہ کو بتایا کہ حالانکہ کمیشن نے کہا ہے کہ نیپالی اور بنگلہ دیشی نژاد کے شہریوں کے لیے الگ طریقہ کار اختیار کیا جائے گا، لیکن زمینی سطح پر ایسا کچھ نہیں۔ سی پی آئی (ایم ایل) نے بھی عوامی مہم شروع کی ہے۔ پارٹی کی اسٹوڈنٹس اور یوتھ ونگ لوگوں کی مدد کررہی ہیں۔ پارٹی ذرائع کے مطابق پارٹی نے 2020 میں ریاست کی 19 نشستوں پر امیدوار اتار کر اسمبلی میں 16 سیٹیں جیتی تھیں۔ پارٹی رکن پارلیمنٹ سداما پرساد کی قیادت میں چلائی جارہی مہم میں سی پی آئی (ایم ایل) کارکن ایس آئی آر فارم قبول کرنے سے انکار کرنے کو ریکارڈ کررہے ہیں۔ بکسر سے آر جے ڈی رکن پارلیمنٹ سدھاکر سنگھ اس معاملے میں کہتے ہیں کہ "یہ سیاسی لڑائی ہی نہیں، آئین بچانے کی بھی لڑائی ہے۔ ہم نے سپریم کورٹ میں عرضی ڈالی، الیکشن کمیشن سے رابطہ کیا اور اب سڑکوں پر ہیں، تاکہ ووٹرس حق رائے دہی سے محروم نہ ہوں۔" اگر ایس آئی آر میں گڑبڑی ہوتی ہے تو کیا انڈیا بلاک الیکشن کا بائیکاٹ کرے گا؟ اس سوال کے جواب میں سدھاکر سنگھ کہتے ہیں "ہم بھگوڑے نہیں ہیں، ہم لڑیں گے۔ بہار کے لوگ اپنا ووٹ چھننے نہیں دیں گے۔" ایس آئی آر نے گمراہی، انارکی اور ٹکراؤ کو جنم دیا ہے۔ 25 جولائی میں چند دن بچے ہیں۔ ووٹرس اب بھی گمراہ ہیں اور افسران بے خبر ہیں۔

کئی سوالات ہیں، لیکن کوئی جواب نہیں۔ یہ سب اب کیوں ہورہا ہے، خاص کر جب ووٹر لسٹ جنوری میں ہی اپڈیٹ ہوئی ہے؟ جنوری سے اب تک کیا بدلا ہے؟ اس کا فائدہ کسے ہوگا اور نقصان کسے؟ اس عمل کا مینجمنٹ کون کررہا ہے؟ کوئی جوابدہی کیوں نہیں ہے؟ کیا یہ ووٹر لسٹ کی تجدید ہے یا پچھلے دروازے سے این آر سی اور شہریت کو جانچ کرنا؟ سرکاری افسران بھی اس معاملے میں غیر یقینی کا شکار ہیں۔ جس وقت بڑے پیمانے پر اور غیر معمولی جلد بازی کے ساتھ یہ عمل انجام دیا جارہا ہے، اس نے بی جے پی حامیوں کو بھی حیران کردیا ہے۔ بی جے پی کی بنیاد تصور کیے جانے والے معاشی طور سے پسماندہ طبقہ (ای بی سی) کے کئی لوگوں کے پاس زمین کے ریکارڈ یا دسویں کے سرٹیفکیٹ نہیں ہیں جس سے وہ ثابت کرسکیں کہ وہ متعلقہ انتخابی حلقہ کے شہری اور باشندہ ہیں۔

"اگر نام آخری لسٹ میں نہیں آیا تو کیا ہوگا؟" یہ سوال نہ صرف ٹیکسی ڈرائیور دولت رام، بلکہ آبادی کے ایک بڑے حصہ کو خوفزدہ کررہا ہے۔ بکسر واقع آر جے ڈی دفتر میں ایک راجپوت کسان کہتا ہے "میں یہاں پیدا ہوا اور ہر انتخاب میں ووٹ ڈالتا رہا، اب وہ مجھے شہریت ثابت کرنے کو کہہ رہے ہیں۔" طرح طرح کے فارم چلن میں ہیں۔ کچھ انگریزی میں، تو کچھ ہندی میں۔ انھیں بی ایل او، میونسپل کارپوریشن کے ملازم اور یہاں تک کہ صفائی ملازم بھی تقسیم کررہے ہیں۔ تقریباً ایک جیسے فارم، لیکن اکثر ایک یا دوسرے میں کچھ نہ کچھ جانکاری غائب ہونے کی وجہ سے گمراہی بڑھ گئی ہے۔ پٹنہ میں ہی کئی رہائشی علاقوں میں لوگوں کو 2 فارم ملے ہیں۔ ایک تو بی ایل او نے بھر کرلے لیا تھا۔ کیا انھیں دوسرا بھی بھرنا چاہیے؟ اور اگر نہیں بھرا تو کیا ہوگا؟ یہ اندیشے لوگوں کی فکر بڑھا رہے ہیں۔

گاؤں کے گاؤں ایسے ہیں جہاں سے 40 فیصد بالغ مرد ہجرت کر گئے ہیں۔ حاجی پور کے ایکہارا گاؤں میں اجیت انجن کو کئی خواتین نے بتایا کہ مرد روزی روٹی کی تلاش میں چنئی چلے گئے ہیں۔ وہ سال میں ایک بار تہواروں میں شامل ہونے یا ووٹ ڈالنے آتے ہیں۔ بیشتر کے پاس معمولی موبائل فون ہے، جبکہ الیکشن کمیشن چاہتا ہے کہ وہ درخواست ڈاؤنلوڈ کریں اور انھیں جائز دستاویزات کے ساتھ آن لائن اپلوڈ کریں۔ اپوزیشن پارٹیوں کا ماننا ہے کہ الیکشن کمیشن برسر اقتدار طبقہ کے ایک سیاسی ایجنڈے کو فروغ دے رہا ہے جو بہار کے ووٹرس کی بنیاد تبدیل کردے گا۔ انڈیا بلاک پہلے ہی اسے غیر آئینی بتاتے ہوئے سڑکوں پر اتر چکا ہے۔ لوگوں میں غصہ اور بے چینی ہے۔ لوگوں کے موڈ کو سمجھتے ہوئے ریاستی حکومت ایس آئی آر، بڑھتی انارکی، بے روزگاری اور عدم اطمینان سے توجہ ہٹانے کے لیے مفت بجلی، اساتذہ کی بھرتی جیسے اعلانات کررہی ہے۔ اس غیر یقینی والے وقت میں زمینی حالات دھماکہ خیز ہیں۔ آگ بھڑکنے کے لیے بس چنگاری کا انتظار ہے۔

---

# بہار ووٹر لسٹ رویژن
# 71 فیصد دلت رائے دہندگان کو ہے ووٹ کے حق سے محروم ہونے کا خدشہ

## شراوستی داس گپتا

بہار میں اسمبلی انتخابات سے قبل جاری کیے گئے ایک نئے سروے میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ ریاست کے 71 فیصد سے زیادہ دلت رائے دہندگان کو اسپیشل انٹینسو ریویژن (ایس آئی آر) کے عمل کی وجہ سے اپنے ووٹ کے حق سے محروم ہوجانے کا خدشہ ہے۔ تاہم، حق رائے دہی سے محروم ہونے کے اس خوف کے باوجود، 51.22 فیصد دلت ووٹروں نے الیکشن کمیشن پر اعتماد ظاہر کیا ہے، جبکہ 27.42 فیصد کو کمیشن پر بھروسہ نہیں ہے۔ یہ سروے 10 جون اور 4 جولائی کے درمیان نیشنل کنفیڈریشن آف دلت اینڈ آدی واسی آرگنائزیشن (این اے سی ڈی اے او آر) نے کیا تھا، جو ملک کی سرکردہ دلت تنظیموں کی ایک آرگنائزیشن ہے۔

معلوم ہو کہ سال 2023 کی بہار کاسٹ سروے رپورٹ کے مطابق، ریاست کی کل آبادی میں درج فہرست ذاتوں کا حصہ تقریباً 19 فیصد ہے۔ سروے میں بہار کی درج فہرست ذات (ایس سی) کے کل 18,581 لوگوں کی رائے لی گئی۔ ایس آئی آر کی وجہ سے ووٹ کے حق سے محروم ہوجانے کے خوف سے متعلق 8500 لوگوں سے سوال پوچھے گئے۔

نتائج کے مطابق، ان 8,500 افراد میں سے 5,983 (71.55 فیصد) نے کہا کہ انہیں اپنے ووٹ کے حق سے محروم ہونے کا خدشہ ہے، 959,1 (23.43 فیصد) نے کہا کہ انہیں ایسا کوئی خوف نہیں ہے اور 419 (5.01 فیصد) نے اس پر کوئی رائے نہیں دی۔ ریاست میں 71 فیصد سے زیادہ دلت رائے دہندگان کو اسپیشل انٹینسو ریویژن (ایس آئی آر) کے عمل کی وجہ سے اپنے ووٹ کے حق سے محروم ہونے کا خدشہ ہے۔

سروے میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ 15,403 (82.89 فیصد) دلت ووٹر چاہتے ہیں کہ بہار میں پسماندہ اور انتہائی پسماندہ ذاتوں کے لیے ریزرویشن کی حد کو بڑھایا جائے۔ جبکہ 9.76 فیصد نے کہا کہ یہ غیر ضروری ہے اور 7.34 فیصد نے اس پر کوئی رائے نہیں دی۔ سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات سے پہلے حزب اختلاف کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے درمیان مرکزی حکومت نے اپریل میں اعلان کیا تھا کہ آنے والی مردم شماری میں ذات پر مبنی ڈیٹا بھی شامل کیا جائے گا۔ مرکزی حکومت نے بتایا ہے کہ ذات پات پر مبنی یہ مردم شماری 1 اکتوبر 2026 سے دو مرحلوں میں شروع ہوگی۔

سروے کے دوران جب پوچھا گیا کہ ذات پر مبنی مردم شماری کا کریڈٹ کس کو دیا جانا چاہیے، تو 33.15 فیصد نے وزیر اعظم نریندر مودی، 30.81 فیصد نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور 27.57 فیصد نے سابق نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو کو اس کا کریڈٹ دیا۔ سروے میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ آنے والے انتخابات میں دلت ووٹروں کے لیے بے روزگاری سب سے اہم ایشو ہے۔ 58.85 فیصد نے کہا کہ بے روزگاری سب سے بڑا مسئلہ ہے، جبکہ 14.68 فیصد نے کہا کہ صحت اور تعلیم، 11.21 فیصد نے کہا کہ بدعنوانی، 9.45 فیصد نے کہا کہ امن و امان اور 5.81 فیصد نے کہا کہ نقل مکانی بنیادی مسئلہ ہے۔

قومی سطح پر 47.51 فیصد لوگوں نے نریندر مودی کو لیڈر کے طور پر ترجیح دی جبکہ 40.30 فیصد لوگوں نے راہل گاندھی کو ترجیح دی۔ ریاستی سطح پر، تیجسوی یادو کو سب سے زیادہ مقبول لیڈر پایا گیا، 28.14 فیصد ووٹروں نے انہیں ترجیح دی، 25.88 فیصد نے لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے رہنما اور مرکزی وزیر چراغ پاسوان کو منتخب کیا اور 22.8 فیصد نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی حمایت کی۔ تیجسوی یادو کو ریاستی سطح پر دلتوں کے درمیان سب سے زیادہ مقبول لیڈر پایا گیا، 28.14 فیصد ووٹروں نے انہیں پسند کیا ہے۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ نتیش کمار حکومت نے ریاست میں کیسی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، تو 45.46 فیصد نے 'اچھا' اور 48.44 فیصد نے 'خراب' کہا۔ تاہم، 6.1 فیصد نے کوئی رائے نہیں دی۔ دی وائر سے بات کرتے ہوئے این اے سی ڈی اے او آر کے صدر اشوک بھارتی نے کہا، 'یہ دلتوں کا پہلا سروے ہے، جو خود دلتوں نے ہی کیا ہے۔ یہ سروے دی کنورجنٹ میڈیا کے ساتھ مل کر کیا گیا ہے۔ بھارتی نے بتایا کہ سروے کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے پتہ چلا کہ دوسرے سروے اکثر دلتوں تک نہیں پہنچتے یا وہ سچ بتانے سے ڈرتے ہیں۔ بھارتی نے کہا، 'یہ ایک منفرد سروے ہے، جس میں دلتوں نے دلتوں سے بات کی ہے۔ ہم نے دلت کارکنوں کی شناخت کی اور انہیں تربیت دی ہے تاکہ وہ کمیونٹی کی صحیح رائے سامنے لاسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ایک مستند سروے ہے۔'

(بشکریہ: دی وائر)

---

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

# مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کی علمی خدمات

مفتی محمد شمس تبریز علیمی

سلسلۂ اشرفیہ کے بانی وسرخیل حضرت قطب الاقطاب، غوث العالم، محبوب یزدانی ،مخدوم سید مولانا اوحد الدین سلطان اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی ولادت صحیح قول کے اعتبار سے ۷۱۲ھ مطابق ۱۳۱۳ء میں ہوئی۔آپ نے ۱۲۰/سال عمر پائی اور ۲۸/محرم الحرام،۸۳۲ھ /۱۴۲۹ء کو بمقام روح آباد،کچھوچھہ مقدسہ میں وصال فرمایا۔مزاراقدس اسی مقدس سرزمین پرعام وخاص کی زیارت گاہ اور بیماروں کے لئے شفاخانہ ہے۔حضرت محبوب یزدانی کے والدگرامی سید محمد ابراہیم نور بخشی ابن سلطان سید عمادالدین شاہ نور بخشی سمنانی،سلطنت سمنانیہ نور بخشیہ ایران کے سلطان تھے۔والدہ ماجدہ حضرت بی بی خدیجہ،اولاد شیخ احمد یسوی علیہ الرحمہ سے تھیں۔حضرت غوث العالم علیہ الرحمہ کا سلسلۂ نسب ۲۰،واسطوں سے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک اور ۲۳، واسطوں سے امام حسین رضی اللہ عنہ تک اور ۲۵، واسطوں سے رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔نسب مادری بی بی نصیبہ ہمشیرہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔جو حضرت شیخ احمد یسوی (۴۸۶ ۔۵۶۲ھ/ ۱۰۹۳۔۱۱۶۶ء) کے خاندان سے تھیں۔(حیات مخدوم العالم،ص:۱۰۳/۱۰۶،) مخدوم سمنانی علیہ الرحمہ جب چار سال، چار ماہ اور چار دن کے ہوئے تو خاندانی روایات کے مطابق آپ کی تعلیم کا آغاز کیا گیا۔اس روز دربارِ شاہی میں جلسۂ شادی وشادمانی منعقد ہوا۔تمام شہر اور چارباغ سلطانی میں آئینہ بندی کی گئی ۔طرح طرح کے عمدہ فرش اور قالین بچھائے گئے اور مسندِ شاہانہ بچھائی گئی۔حضرت مولانا عمادالدین تبریزی نے بسم اللہ کرائی اور ابجد پڑھائی۔سات سال کی نہایت کم عمری یعنی ۷۱۵ھ/ ۱۳۱۵ء میں حفظ قرآن وقرات عشرہ کی تکمیل کی ۔چودہ سال کی عمر یعنی ۷۲۲ھ/ ۱۳۲۲ء میں جملہ مروجہ علوم معقول ومنقول سے فراغت حاصل کر لی لیکن تصوف وعرفان سے انہیں قلبی وروحانی ارتباط تھا،یہی ذوق انہیں کشاں کشاں حضرت خواجہ علاؤالدولہ سمنانی کی خدمت میں لے گیا جو اپنے دور کے معروف صوفی تھے،آپ اکثر ان کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔حضور مخدوم پاک علیہ الرحمہ کے والد محترم سید محمد ابراہیم کے اس دارفانی سے رحلت فرمانے کے بعد ۱۵/سال کی عمر یعنی ۷۲۳ھ/ ۱۳۲۳ء میں ریاست سمنان کے وارث بنے اور تختِ حکومت پر متمکن ہوئے مگر چونکہ ان کا طبعی میلان فقر ودرویشی کی طرف تھا اس لئے تھوڑے ہی عرصے کے بعد حضرت خضر علیہ السلام کی ترغیب سے اپنے بھائی اعرف محمد کو تخت حکومت سپرد کر کے ۲۵/سال کی عمر میں سلطنت سے دستبردار ہو گئے۔مدت خلافت ۱۰/سال رہی۔آپ کی روحانی تربیت ابتدا سے ہی حضرت خضر علیہ السلام نے کی اور اس کے ساتھ ہی روحانی طور پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اذکار اویسیہ سے مشرف فرمایا۔تختِ شاہی سے دستبرداری کے بعد آپ ہندوستان کی طرف چل پڑے۔گھرسوار اور پیادہ فوج کچھ دور تک آپ کے ہمرکاب تھی لیکن آپ نے انہیں بالآخر واپس لوٹا دیا اور تنہا سفر اختیار کیا، یہاں تک کہ ایک موقع پر اپنا گھوڑا بھی کسی ضرورت مند کو دے دیا اور پیدل سفر جاری رکھا۔ملتان کے راستے اُچ شریف پہنچے۔حضرت سید جلال الدین بخاری المعروف مخدوم جہانیان جہاں گشت علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا کہ: ایک مدت کے بعد خوشبوئے طالب صادق میرے دماغ میں پہنچی ہے اور ایک زمانہ کے بعد گلزارِ سیادت سے نسیم تازہ چلی ہے۔ اے سلطان سید اشرف ! نہایت مردانہ راہ میں نکلے ہو،مبارک ہو۔حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نے آپ کو مقامات فقر سے بہت کچھ عطا کیا اور فرمایا کہ جلد پورب ملک ہند، ریاست بنگال کی طرف جایئے کہ میرے بھائی علاؤالحق والدین گنج نبات قدس سرہ آپ کے منتظر ہیں۔ خبردار! خبردار! کہیں راستہ میں زیادہ نہ ٹھہریے۔آپ وہاں سے اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے اور سفر کرتے ہوئے دہلی پہونچے۔ یہاں ایک بزرگ ملے اور فرمایا کہ اے اشرف ! دیکھو بڑی جلدی کرو ،راستہ میں کہیں نہ ٹھہرو، میرے برادر حضرت شیخ علاؤالحق والدین علیہ الرحمہ تمہارے بے حد منتظر ہیں۔آپ وہاں سے بھی نکل پڑے اور تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرنے لگے۔ جب آپ بہار شریف پہنچے تو وہاں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا۔ان کی وصیت کے مطابق آپ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہوں نے جو تبرکات آپ کے لئے چھوڑے تھے وہ لے لئے۔اور وہاں سے اپنے سفر پر نکل پڑے، چلتے چلتے بالآخر آپ اپنی منزل مقصود مرشدِ لاثانی کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔سرکار مخدوم العالم شیخ علاؤالحق والدین چشتی گنج نبات کے دست مقدس پر بیعت کی اور اسی وقت پیرومرشد نے خلافت واجازت سے مشرف فرمایا۔ملک سمنان سے سرزمین پنڈوہ شریف مغربی بنگال کا یہ سفر دو سال میں مکمل ہوا۔(لطائف اشرفی مترجم وحیات غوث العالم)

تارک السلطنت حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے صرف چودہ سال کی عمر میں جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت تامہ حاصل کرلی ،پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے عرب وعجم میں آپ کے علوم وفنون کا شہرہ عام ہوگیا۔دوردراز سے اکابر علماء وفضلاء استفادہ اور شاگردی کی غرض سے حاضر ہونے لگے اور فارس کی تعلیم گاہوں میں آپ کا طوطی بولنے لگا۔سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے زمانہ کے جید اور مقتدر عالم ،عظیم المرتبت ولی کامل ،صوفی باصفا تھے، ساتھ ہی بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔آپ کے تبحر علمی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دس سال تک تخت شاہی پر متمکن رہے اس دوران کثیر تعداد میں علماء وفضلاء آپ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہہ کرتے اور اپنی علمی تشنگی بجھاتے رہے۔

علمی خدمات: تارک السلطنت حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف چودہ سال کی عمر میں جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت تامہ حاصل کرلی ،پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے عرب وعجم میں آپ کے علوم وفنون کا شہرہ عام ہوگیا۔دوردراز سے اکابر علماء وفضلاء استفادہ اور شاگردی کی غرض سے حاضر ہونے لگے اور فارس کی تعلیم گاہوں میں آپ کا طوطی بولنے لگا۔سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے زمانہ کے جید اور مقتدر عالم، عظیم المرتبت ولی کامل ،صوفی باصفا تھے، ساتھ ہی بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔آپ کے تبحر علمی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دس سال تک تختِ شاہی پر متمکن رہے اس دوران کثیر تعداد میں علماء وفضلاء آپ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہہ کرتے اور اپنی علمی تشنگی بجھاتے رہے۔ حکومت کے امور انجام دینے کے علاوہ علمی مسائل کی پیچیدہ گتھیاں بھی سلجھاتے رہے۔بادشاہِ وقت ہونے کے ساتھ آپ محقق ،مفکر، مصنف،مؤلف، مترجم،مفسر، مجدد، مصلح، محدث،فقیہ عصر،محشی ،مؤرخ، نعت گو شاعر،اردو زبان کے اولین ادیب اور ایک عظیم شارح بھی تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا عجیب علم عطا فرمایا تھا کہ جس ملک و علاقہ میں تشریف لے جاتے وہاں کی زبان بولتے اور اسی زبان میں وعظ ونصیحت کرتے اور کتاب تصنیف کر کے وہاں کے لوگوں کے لئے چھوڑ آتے ۔بہت سی کتابیں آپ نے عربی ،فارسی، ترکی ،زنگی اور سوری وغیرہ مختلف ملک کی زبانوں میں تصنیف فرمائیں ہیں ۔جلیل القدر علماء کا یہ قول تھا کہ جس قدر تصانیف حضرت محبوب یزدانی نے تحریر فرمائیں ہیں بہت کم علماء اس قدر تصانیف کثیرہ کے مصنف ہوئے ہوں گے۔ آپ جس وقت فرمانروائے تخت سمناں تھے اس وقت آپ کے نام کا سکہ جاری تھا۔آپ کے زمانے میں عدل وانصاف اپنی معراج کو پہونچ گیا اور سمنان ایک علمی مرکز بن گیا۔ دینی وملی خدمات جلیلہ کو دیکھ کر شاہانِ وقت تخت سمنان سے رشک کرنے لگے اور عام وخاص دینی کارناموں کو دیکھ کر سلطان سید اشرف علیہ الرحمہ کو اوحد الدین کہہ کر یاد کرنے لگے۔آپ نے مختلف عناوین پر کتابیں تصنیف فرمائیں ہیں جن میں سے چند کے اسما ملاحظہ کریں: ترجمۂ قرآن (فارسی ) رسالہ مناقب اصحاب کاملین ومراتب خلفائے راشدین، رسالہ غوثیہ، بشارۃ الاخوان، ارشادالاخوان، فوائد الاشراف، اشرف الفوائد، رسالہ بحث وحدۃ الوجود،تحقیقات عشق،مکتوبات اشرفی،شرف الانساب،مناقب السادات، فتاوائے اشرفی (عربی) دیوان اشرف، رسالہ تصوف واخلاق (اردو) رسالہ حجۃ الذاکرین، بشارۃ المریدین، کنزالاسرار، لطائف اشرفی (ملفوظات سید اشرف سمنانی) شرح سکندر نامہ، سرالاسرار، شرح عوارف المعارف، شرح فصول الحکم، قواعد العقائد،تنبیہ الاخوان، رسالہ مصطلحات تصوف، تفسیر نور بخشیہ، رسالہ در تجویز طعنہ یزید، بحرالحقائق نحو اشرفیہ، کنزالدقائق ،ذکر اسمائے الٰہی، مرقومات اشرفی، بحرالاذکار، بشارۃ الذاکرین، ربح سامانی، رسالہ قبریہ، رقعات اشرفی، تسخیر اشرفی، تسخیر کواکب، فصول اشرفی، شرح ہدایہ (فقہ) حاشیہ بر حواشی مبارک وغیرہ۔ ( ماخوذ: سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے ملفوظات کے آئینے میں ) مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ علوم وفنون کے بحر نا پیدا کنار تھے۔آپ کی بارگاہِ علم وفضل اور روحانی تصرفات کا عالم یہ تھا کہ آپ اپنی خاص توجہ اور نگاہِ ولایت سے ان پڑھ اور گنوار کو بھی ایسا عالم بنا دیتے کہ اس پر علم لدنی کے بھید کھلنے لگتے اور وہ علماء کے بہت ہی پیچیدہ سوالات کے تشفی بخش جوابات دینے لگتے تھے۔مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کی تصانیف، تصوف ،طریقت اور مختلف علوم وفنون پر محیط ہیں۔ زیادہ تر کتابیں آپ نے سفر میں تحریر فرمائیں،اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہیں کہ حالت سفر میں بھی کتابیں ساتھ ہوتیں اور آپ کا مطالعہ نہایت وسیع تھا جس بنیاد پر دلائل وبراہین کے ساتھ اپنی باتیں ضبط تحریر میں لائے ہیں۔تصنیف وتالیف کا کام کس قدر دشوار اور مشکل ترین ہے اس منزل کے مسافر ہی صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں۔ سفر کی پریشانیوں اور زادِ راہ کی قلت کے باوجود انمول تصنیفات کا گراں قدر سرمایہ دعوت فکر دے رہا ہے۔اور ان تصانیف کی لمبی فہرست آپ کی علمی وقلمی اور دینی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اور اس سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ آپ علم وفضل کے بہت ہی اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔آپ کی تصانیف میں کتاب لطائف اشرفی (ملفوظات کا مجموعہ) علم وعرفان کا وہ انمول خزینہ ہے جسے کتب صوفیہ میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔اس ضخیم کتاب میں آپ کے ارشادات کو ساٹھ لطائف میں منضبط کیا گیا ہے۔مخدوم پاک کے ملفوظات میں توحید اور اس کے مراتب، ولی اور ولایت کی معرفت، معجزہ وکرامت، شیخ طریقت کے شرائط، اصطلاحات تصوف، فکر ومراقبہ، معانی زلف وخال، سماع واستماع مزامیر، مسائل قضا وقدر، ارکان اسلام کے رموز و اسرار، امت کے فرقوں کا بیان اور مذاہب کی تفصیل، دنیا کے عجائب وغرائب، اخلاق وآداب، تصوف ومعرفت، شطحیات صوفیہ وغیرہ کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب تصوف کے سمندر میں غوطہ لگانے والوں کے لئے ساحل فوز وفلاح کی ضامن ہے۔ ہزاروں تشنگانِ معرفت اس سرچشمۂ فیضان سے سیراب ہوئے ہیں۔ اس کتاب کو تصوف کی ایک قاموس کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔یہ اس زمانہ کی علمی، دینی اور عرفانی تاریخ بھی اور بزرگان دین کا تذکرہ بھی ہے۔تحریر کردہ فہرست کتب کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آپ علوم وفنون کے مقام علیا پر فائز تھے اور آپ نے امت مسلمہ کی اصلاح، اور ان کی رہنمائی کے لئے اپنے زمانہ میں مختلف عناوین پر ایسی ایسی نادر ونایاب کتابیں تحریر کیں جس سے قیامت تک اہل علم استفادہ کرتے رہیں گے۔مخدوم پاک کی دینی، علمی اور قلمی خدمات کا مکمل احاطہ کرنا یہاں مشکل ہے، لہٰذا اسی پر قلم بند کیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے علمی سمندر سے چند جرعے ہمیں بھی عطا فرمائے۔آمین۔

(حوالہ: سید اشرف جہانگیر سمنانی اپنے ملفوظات کے آئینے میں، مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی، جہان علوم معارف)

Stabrazalimi786@gmail.com

# تاریخ کا مطالعہ

احتشام کٹونوی، پٹنہ

Audrey Truschke اپنی کتاب میں اس بات کا اشارہ کرتی ہیں کہ شاندار مغل سلطنت صرف طاقت کے ذریعہ بھارت پر حکومت نہیں کر رہی تھی۔ وہ ایک واقعہ کا تذکرہ کرتی ہیں، جس کا بیان خود جہانگیر نے اپنی خود نوشت سوانح حیات میں کیا ہے۔ جہانگیر ایک ہندو سادھو جدروپ سے ملنے جاتا ہے۔ جدروپ دنیا سے الگ رہتے تھے۔اکبر بھی ان سے ملنے جا چکا تھا۔ جہانگیر نے پہلے تو سادھو کو اپنے دربار میں بلانا چاہا لیکن پھر وہ خود گیا۔ آدھا کلومیٹر پیدل چل کر وہ آگرہ کے قریب سادھو کے یہاں پہنچا اور 3 گھنٹہ ان سے گفتگو کی۔ جہانگیر بتاتا ہے کہ جدروپ نے ویدانت کا اچھا مطالعہ کیا تھا جو اصل میں صوفیوں کا سائنس ہے۔

جہانگیر کی بیوی نور جہاں نے کشمیر میں خوبصورت باغات لگائے جیسے شالیمار۔ جہانگیر اپنی بیماری، جو اس کی شراب اور افیون کی عادت کی وجہ کر تھی، سے نجات پانے کے لئے کشمیر جایا کرتا تھا۔لیکن کشمیریوں کی زندگی بڑی سخت تھی اور ان سے زبردست مزدوری کروائی جاتی تھی۔

مغلوں کے وقت میں دولت کی فراوانی تھی۔لال قلعہ میں بڑی رونق تھی۔تخت وطاؤس سونے کا تھا۔اس میں ہیرے اور جواہرات جڑے ہوئے تھے۔کوہ نور اس کی رونق بڑھا رہا تھا۔اس پر اس وقت ایک کروڑ خرچ ہوا تھا جب کہ تاج محل پر صرف 50 لاکھ ہوا تھا۔نادر شا 1739 میں تخت وطاؤس کو لوٹ کر لے گیا۔شاہ جہاں نے اپنی بیوی ممتاز محل کے مرنے پر تاج محل بنوایا جہاں وہ ابھی دفن ہے۔ ممتاز چودھویں بچے کی پیدائش میں 38 سال کی عمر میں مر گئی۔

تاج محل بنانے میں فتح پور سیکری کی طرح ہندو مزدور زیادہ تھے۔ اسے بنانے میں 10 سال لگے۔شاہ جہاں کے ہٹنے کے بعد چندر بھان برہمن نے تاج محل کی دیکھ بھال کی اور انہیں اس کے قیمتی ہونے کا احساس تھا۔ٹرشک لکھتی ہیں کہ تاج محل کو دو خطرات ہیں۔ایک فضا کی آلودگی اور دوسرے وہ لوگ جو اسے توڑنا یا شیو مندر بنانا چاہتے ہیں۔

ٹرشک نے اورنگزیب پر ایک کتاب لکھی ہے۔ وہ اس کتاب میں بتاتی ہیں کہ اورنگزیب کو طاقت سے بہت محبت تھی۔انہوں نے عالمگیر کا لقب حاصل کیا تھا۔اسے جب پرہیزگاری اور حکومت میں انتخاب کرنا ہوتا تو وہ حکومت کا انتخاب کرتا۔اس نے مسلم حکمرانوں کو ختم کیا اور دلی چھوڑ کر دکن میں جا بسا۔1659 میں جب وہ تخت طاؤس پر بیٹھا،اسے سونے سے تولا گیا اور سونے کو غریبوں میں تقسیم کیا گیا۔ موسیقاروں اور شاعروں نے اس کے قصیدے پڑھے۔وہ 32 لاکھ اسکوائر کیلومیٹر اور 15 کروڑ کا حکمراں تھا۔اس نے فتاویٰ عالمگیری لکھوائی۔صوفیائے کرام کی وہ بہت قدر کرتا تھا۔اس کی وصیت کے مطابق اسے خلد آباد کے ایک صوفی خانقاہ میں دفن کیا گیا۔وہ 1681 میں دکن چلا گیا اور قریب 26 سال دلی چھوڑ کر وہاں رہ گیا۔دکن کیفر نے مغل حکومت کی چولیں ہلا دیں۔

اورنگزیب کے دربار میں ہندو بھی کام کرتے تھے۔1653 میں وہ ہیرابائی زین آبادی کے حسن کا شکار ہو گیا۔زین آبادی اس کی خالہ کی کنیز تھی اور وہ ایک موسیقار اور ڈانسر تھی۔زین آبادی جوانی ہی میں مر گئی۔اس واقعہ کا تذکرہ مولانا آزاد نے اپنی کتاب غبار خاطر میں تفصیل سے کیا ہے۔

پچاس سال بعد عمر کے آخری دنوں میں وہ اپنی بیوی اُدئے پوری جو اس کے بیٹے کام بخش کی ماں تھی، کے ساتھ رہتا تھا۔اودے پوری ہندو تھی اور رقاصہ تھی۔

سنیل سنگھ چوہان اپنی مہابھارت میں اورنگزیب کا نام عزت سے لیتے ہیں اسے 'شاہ اورنگ' کہتے ہیں۔

آخری دنوں میں بغاوتیں ہونے لگیں اور اورنگزیب شیواجی اور سکھوں سے معاملے طے نہیں کر پایا۔گرو گوبند سنگھ کا بادشاہ کو لکھا خط ظفرنامہ قابل مطالعہ ہے۔شیواجی بھی ایک سیکولر حکمراں تھے۔ان کی فوج میں مسلمان بھی کام کرتے تھے۔

اورنگزیب کی موت 1707 میں ہوئی۔اس کے 3 بیٹے آپس میں لڑے۔ معظم اپنے دو بھائیوں کو مار کر بہادر شاہ کے نام سے تخت پر بیٹھا۔

1707 میں اورنگزیب کی موت کے بعد مغل سلطنت کے بُرے دن آ گئے۔ 1707 سے 1720 تک کے 13 سالوں میں تخت طاؤس پر بیٹھنے والے 5 ویں مغل بادشاہ ہوئے۔جب کہ پہلے کے 150 سال میں چار ہوئے تھے۔فرخ سیر کے عضو تناسل کو کاٹ کر اسے نامرد بنا دیا گیا جہاندار شاہ شراب کے نشے میں سڑک پر سو گیا ۔محمد شاہ رنگیلا 29 سال تخت پر بیٹھا۔ان کی عیش پرستی کی کہانیاں مشہور ہیں۔اسے دربار سے زیادہ عورتوں اور طاؤس ورباب کی محفلیں پسند تھیں۔

نادر شاہ نے 1739 میں دلی پر حملہ کیا۔اسے لوٹا اور عوام کا قتل عام کیا اور بے انتہا دولت کے ساتھ واپس گیا۔ ہندستان کی شان تخت طاؤس اور کوہِ نور بھی وہ اپنے ساتھ لیتے گیا۔محمد شاہ رنگیلا کہتے دلی دور ہے۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر وسناں اول طاؤس ورباب آخر

ریختہ کا آغاز ہوتا ہے۔ولی دکنی کا دیوان دکن سے دلی آتا ہے۔ سودا کی شاعری ہوتی ہے۔ بلّے شاہ اور وارث شاہ پنجاب میں صوفیانہ کلام لکھتے ہیں۔شاہ عبد اللطیف اپنی شاعری میں ہندو یوگیوں کی تعریف کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں، یوگیوں نے انا سے نجات پائی ہے۔ ننگے جسموں کے پاس محبت کا سارا خزانہ ہے۔وہ صندل کی لکڑی کی طرح خوشبو مہکتے ہیں۔میں ان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

ٹرشک کہتی ہیں کہ انڈیا ایک متحد سیاسی ملک نہیں تھا۔صرف اشوک اور اورنگزیب نے ہندستان کے ایک بڑے حصے پر حکومت کی۔ایسٹ انڈیا کمپنی کا دبدبہ تھا۔بنگال کی چوتھائی آبادی قحط کا شکار ہو گئی۔ 1943 میں بنگال میں 20 لاکھ لوگ بھوک سے مر گئے۔ چرچل نے پوچھا کہ گاندھی مرے یا نہیں۔

1757 میں پلاسی کی جنگ میں لارڈ کلایو نے نواب سراج الدولہ کو شکست دی اور پال ول نے بلیک ہول کی کہانی مبالغہ آمیزی کے ساتھ پھیلائی۔

حیدر علی اور اس کے بیٹے ٹیپو سلطان نے انگریزوں سے ٹکر لی اور چوتھی میسور جنگ میں 1799 میں ٹیپو انگریزوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ باقی لوگوں نے جس میں حیدر آباد بھی تھا،انگریزوں سے صلح کر لی۔ انگریزوں نے عقلمندی سے ہندستانی لوگوں کو ملا کر ہندستان پر 200 سال تک حکومت کی۔

ٹرشک نے موہن لال زُتشی ،ایک کشمیری برہمن کی کہانی لکھی ہے۔انہوں نے انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور انگلینڈ گئے۔ان کی ذات کے لوگوں نے اپنے سماج سے باہر نکال دیا، کیوں کہ انہوں نے سمندر کا سفر کیا تھا اور انگریزوں کی صحبت اختیار کی تھی۔موہن لال نے اس بے عزتی کی وجہ کر اسلام قبول کر لیا۔

1857 کی کہانی سے ہم واقف ہیں۔ منگل پانڈے نے انگریزوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ بیرک پور میں وہ ایک برہمن سپاہی تھے۔فوری وجہ تھی گائے اور سور کی چربی کا واقعہ۔ میرٹھ کے مسلمان سپاہیوں نے بھی بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا۔انہوں نے 82 سال کے ضعیف بہادر شاہ کو مجبور کیا کہ وہ اس بغاوت کی رہنمائی کریں۔ بہادر شاہ ایک شاہ سے زیادہ ایک شاعر تھے۔ اس وقت کا لال قلعہ اپنے مشاعروں کے لئے زیادہ جانا جاتا ہے۔ذوقؔ، غالبؔ، مومنؔ، داغؔ ان مشاعروں میں شامل ہوتے۔

بہادر شاہ کو بڑی قیمت چکانی پڑی ان کے بیٹوں کو گولی مار دی گئی۔ان پر مقدمہ چلا اور رنگون جلاوطن کر دیا گیا، جہاں کسمپرسی کے عالم میں 87 سال کی عمر میں مغل خاندانوں کا آخری تاجدار مر گیا اور اس نے لکھا۔

کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کے لئے
دوگز زمیں بھی نہ ملی کوئے یار میں

ٹرشک کی کتاب میں تخت طاؤس پر بیٹھنے والے بادشاہوں کے وارث بہادر شاہ کی ایک تصویر ہے۔ یہ تصویر 1858 کی ہے۔ جب وہ اپنی سزا کا انتظار کر رہے تھے۔ صرف ایک حقہ ان کا سہارا ہے۔

انگریزوں نے بھی اپنے دورِ حکومت میں کچھ اچھے کام کئے گرچہ انہوں نے ہندستان کو لوٹا بھی۔ان کی حکومت بھی ہندستانیوں کی مدد سے چلتی تھی۔ جلیان والا باغ میں گولی چلانے والے ہندستانی ہی تھے۔ راجوں اور نظام حیدر آباد کی فرمانبرداری ان کے لئے تھی۔ کتاب میں بیگم بھوپال کی تصویر ہے اور یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ نظام حیدر آباد جارج پنجم اور ملکہ کو سلامی دے رہے ہیں۔ کئی سروے کرائے گئے۔ میکالے نے 1830 میں فوجداری قوانین بنائے۔ افیون چین بھیجا گیا۔ 6 تعلیم یافتہ برہمن لڑکوں نے 1878 میں ہندو اخبار کی بنیاد ڈالی۔ سرسید نے 1875 میں اپنے کالج کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں میں موجودہ تعلیم کو فروغ دیا۔ ولیم ہنٹر نے 1871 میں دی انڈین مسلمان شائع کرائی۔ سرسید کو سر کا خطاب انگریزوں نے 1888 میں دیا۔

دیانند سرسوتی نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ شُدھی کی تحریک چلائی۔ گائے کی حفاظت پر انہوں نے زور دیا۔ کہا گیا کہ اگر مسلمان کے ہاتھ میں گائے دیکھو تو تمہارا دھرم ہے کہ اس سے لے لو۔ اگر تم نے یہ کیا تو پانچ گایوں کا دان تم نے کیا۔

1813 میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے تاج محل اور اکبر کے مقبرہ کی مرمت کا حکم دیا۔ 1861 میں آثار قدیمہ کی کھوج کے لئے ASI بنایا گیا۔ لارڈ کرزن نے قاہرہ سے لاکر تاج محل میں کیمپ لگایا جو ابھی بھی وہاں ہے۔ انگریزوں نے میوزیم بنائیں جس کا نام عجائب گھر رکھا۔ 1873 میں سندھو گھاٹی کا پتہ لگایا گیا۔

اپریل 1853 میں پہلی ریلوے لائن بچھائی گئی جو بمبئی اور تھانے کے بیچ میں 21 کیلومیٹر لمبی تھی۔

رقیہ سخاوت حسین نے ناول اور کہانی لکھی جس میں آزادیٔ نسواں کی بات کی۔ 1834 اور 1937 کے بیچ 3 کروڑ ہندستانی سمندر سفر کے ذریعہ دوسرے ملکوں میں گئے۔ 1918 اور 1919 میں دو کروڑ ہندستانی انفلوائنزا سے مر گئے جسے اسپینش فلو کہتے ہیں۔

ملک کے اخبار کیسری نے لکھا کہ عورتیں جائداد اور جانور کی طرح ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ انہیں کھانا اور کپڑا ملنا چاہئے۔ پنڈتا رامابائی نے عورتوں کی تعلیم کی بات کی۔ ان کے والدین قحط میں مر گئے۔ وہ ایک برہمن تھیں لیکن ایک بنگالی شودر سے شادی کر لی۔ وہ 23 سال کی عمر میں بیوہ ہو گئیں۔ وہ امریکہ گئیں اور عورتوں کے متعلق مضامین لکھے۔

سوامی وویکا نند نے کہا کہ ایشیا میں روحانی گرو پیدا ہوئے اور مغرب نے سیاست اور سائنس میں قد آور انسان پیدا کئے۔ انہوں نے 1893 میں شکاگو کی مذہبوں کی پارلیمنٹ میں ہندو دھرم کی عظمت کا تذکرہ کیا۔

وویکا نند نے مٹھ قائم کیا اور رام کرشن مشن کی بنیاد ڈالی۔ رامابائی بھی ہندستان واپس لوٹیں۔ جیوتی راؤ پھولے نے لکھا کہ برہمن ناخوش ہیں کہ رامابائی نے مصنوعی مذہب کی بنیاد ڈھا دی۔ جیوتی با اور ساوتری بائی نے دلتوں کی ترقی کے لئے اسکول قائم کئے۔

بیسویں صدی کے ہندستان میں ہم دیکھتے ہیں کہ انگریزوں سے آزادی کے لئے مہم زور پکڑتی ہے۔ 1915 میں گاندھی جی جنوبی افریقہ سے ہندستان آتے ہیں۔ آزادی کی لڑائی سبھی مغربی تعلیم یافتہ لیڈران کے ذریعہ لڑی جاتی ہے۔ جواہر لال نہرو، پٹیل، راجندر پرساد، آصف علی وغیرہ زیادہ تر بیرسٹر تھے۔ صرف مولانا آزاد نے مغربی تعلیم نہیں حاصل کی تھی۔

1947ء میں ہندستان آزاد ہوتا ہے اور تقسیم ہو جاتا ہے۔ ہندو، مسلمان اور سکھوں میں گھمسان کی خونریزی ہوتی ہے۔ اس سانحہ پر بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لاکھوں مرے، عورتوں پر ظلم ڈھائے گئے۔ لوگ بے گھر ہوئے۔ یہ ایک دردناک کہانی ہے۔ غور کریں کہ اس کے لئے کون ذمہ دار ہے۔

آزاد ہندستان نے ایک اچھا آئین بنایا اور سیکولر رہنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن صورت حال یہ ہوئی کہ ایم ایف حسین کو ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ منڈل اور کمنڈل کی جنگ شروع ہو گئی۔ بابری مسجد ڈھا دی گئی۔ فہمیدہ ریاض ایک پاکستانی شاعرہ نے ایک نظم لکھی کہ ہندستانی بھی پاکستانی جیسے نکلے۔

ٹرشک لکھتیں کہ 20 فیصد اقلیت کا مستقبل اندھیرا نظر آتا ہے۔ لیکن وہ لکھتی ہیں:

I am clear on one thing namely that India's Hindutva fever will break as fascists fever always do"

# چھوٹی الائچی کے فوائد

محمد عباس دھالیوال

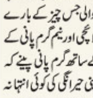

الائچی و گرم پانی فوائد جان کر حیران رہ جائیں گے...آپ

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کوئی بھی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی.

ہمارے کچن میں بہت سی ایسی اشیاء موجود ہوتی ہیں جن کو ہم بھلے معمولی مسالوں میں شمار کریں لیکن جب ہمیں ان کے فوائد بارے میں پتہ چلتا ہے تو یقیناً ہماری عقل حیران رہ جاتی ہے. آج ہم کچن پائی جانے والی جس چیز کے بارے میں آپ کو معلومات فراہم کروانے جا رہے ہیں وہ ہے چھوٹی الائچی اور نیم گرم پانی کے فوائد.. ہرے سے رنگ کی دکھنے والی اس الائچی اور اس کے ساتھ گرم پانی پینے کہ جب میں نے فوائد کے بارے میں پڑھا تو یقیناً میری اپنی حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی. ماہرین کے مطابق اگر ہم الائچی اور گرم پانی کو روزانہ استعمال میں لاتے ہیں تو اس چھوٹے سے ٹوٹکے جو حیران کن فوائد سامنے آئیں گے وہ یقیناً لاثانی ہیں.

عام سی دکھنے والی الائچی، جو تقریباً ہر کچن میں پائی جاتی ہے، صرف کھانوں کی خوشبو یا ذائقے کے لیے نہیں بلکہ صحت کے بے شمار فوائد کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔

الائچی چبانے کے بعد گرم پانی پینا بھلے ہی یہ ایک چھوٹا سا عمل لگتا ہے، لیکن اس کے اثرات حیران کن ہو سکتے ہیں۔

جن کو افراد قبض کی شکایت رہتے ہے وہ ہر کھانے کے بعد ایک الائچی چبا کر آدھا گلاس گرم پانی پی لیں انشاء اللہ چند دنوں میں ہاضمے کا نظام بہتر اور قبض ختم! ہو جائے گی.

اس کے ساتھ ہی یہ عمل آنتوں کی سوزش میں کمی بھی لاتا ہے. دراصل الائچی کے اجزاء آنتوں کو سکون دیتے ہیں، جب کہ گرم پانی اس اثر کو بڑھاتا ہے، یوں گیس، سوزش اور اپھارہ دور ہوتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ الائچی اور گرم پانی کا استعمال تیزابیت پر کنٹرول پانے نہایت کارآمد نسخہ ہے. یہ امتزاج معدے کے تیزاب کو متوازن کرتا ہے اور سینے کی جلن یا بدہضمی میں فوری آرام دیتا ہے۔

اس کے بہت سے لوگوں بالوں کے گرنے کی شکایت رہتی ہے تو اس مذکورہ عمل سے بالوں کا گرنا بھی کم ہو جائے گا. دراصل الائچی میں موجود اینٹی آکسیڈنٹس اور گرم پانی کی افادیت بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتی ہے، اور وقت کے ساتھ بال گرنا کم ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سانس کی بدبو ختم کرنے میں بھی مذکورہ عمل بے حد مفید ہے. جیسے کہ ہم سبھی جانتے ہیں کہ الائچی قدرتی ماؤتھ فریشنر ہے، اور اس کے بعد گرم پانی پینا منہ سے آنے والی بدبو کو مکمل طور پر ختم کر دیتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مذکورہ عمل سے خون کی روانی بہتر بنائے میں بھی مدد ملتی ہے.

یہ امتزاج خون کے بہاؤ کو بہتر بناتا ہے، جس سے سر درد، تھکن، اور ذہنی تناؤ میں واضح کمی آتی ہے۔ جہاں تک اس کے استعمال کا طریقہ کی بات ہے تو یہ روزانہ کھانے کے بعد 1 عدد الائچی چبائیں اس کے بعد نیم گرم پانی کا آدھا گلاس پی لیں.

دن میں ایک بار استعمال کافی ہے. یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر اس کو مرد حضرات گرم دودھ کے ساتھ لیتے ہیں تو یہ قوت باہ میں بھی اضافہ کرتا ہے.

آخر میں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ایک قدرتی اور محفوظ گھریلو نسخہ ہے، جو روزمرہ مسائل جیسے قبض، تیزابیت، بدہضمی، سانس کی بو اور بالوں کے مسائل میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ تسلسل کے ساتھ استعمال کریں اور نتائج دیکھ کر خود حیران ہو جائیں!.

مالیر کوٹلہ، پنجاب

☆☆☆☆☆☆

## نمیشا پریا کی رہائی اب جلد ہوگی، عیسائی مذہبی پیشوا کا دعویٰ

بنگلور۔یمن کی جیل میں بند ہندوستانی نرس نمیشا پریا کی رہائی اب تک یقینی نہیں ہو پائی ہے۔ خوں بہا قبول کرنے سے مقتول کے خاندان والوں نے صاف انکار کردیا ہے۔اس کے باوجود نمیشا کے گھر والے یہ اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ نمیشا کو سنائی گئی پھانسی کی سزا منسوخ ہو جائے گی۔ فی الحال پھانسی کی سزا موخر کی گئی ہے اور معاملہ عدالت میں ہے۔ اس درمیان عیسائی مذہبی پیشوا ڈاکٹر کے۔ اے۔ پال نے دعویٰ کیا ہے کہ نمیشا پریا کی رہائی جلد عمل میں آئے گی۔عیسائی مذہبی پیشوا اور گلوبل پیس انیشیٹیو کے بانی ڈاکٹر کے اے پال نے گزشتہ شب ایک ویڈیو پیغام میں دعویٰ کیا کہ یمن کی راجدھانی ثنا کی جیل میں بند ہندوستانی نرس نمیشا کی موت کی سزا رد کردی گئی ہے۔ڈاکٹر کے۔اے۔ پال نے ویڈیو پیغام میں یمن کے لیڈران کا شکریہ بھی ادا کیا ہے اور ان کی کوششوں کی تعریف کی ہے۔ ڈاکٹر پال کا کہنا ہے کہ یمن کے لیڈران نے گزشتہ 10 دنوں تک دن رات کام کیا۔ میں ان سبھی لیڈران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے نمیشا کی موت کی سزا کو رد کرانے میں مدد کی۔اوپر والے کے کرم سے نمیشا کو جلد ہی رہا کیا جائے گا اور پھر وہ ہندوستان لوٹے گی۔ڈاکٹر پال نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کا بھی شکریہ ادا کیا ہے، کیونکہ حکومت ہند کی طرف سے نمیشا کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔گزشتہ ہندوستانی وزارت خارجہ نے بھی اپنے ایک بیان میں بتایا تھا کہ حکومت نمیشا کو بچانے کے لیے کیا کیا اقدام کر رہی ہے۔

# نائب صدر جمہوریہ کا استعفیٰ کسی اور وجہ سے ہے

## استعفیٰ ایک چونکا دینے والا واقعہ ہے، پی ایم مودی اور آر ایس ایس کو پتہ چلے گا کہ انہوں نے استعفیٰ کیوں دیا: کانگریس

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ کے استعفیٰ کی وجہ ان کی صحت کم اور کوئی اور دوسری وجہ زیادہ لگتی ہے کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے کہا ہے کہ مسٹر دھنکھڑ کے استعفیٰ کی حقیقت کچھ اور ہو سکتی ہے اور اس کی بنیادی وجہ مسٹر دھنکھڑ کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا لگتا ہے پارلیمنٹ کے مانسون سیشن کے پہلے دن واقعہ کی تفصیلات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کل دوپہر 12.30 بجے مسٹر دھنکھڑ نے راجیہ سبھا کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی صدارت کی۔ اس میٹنگ میں ایوان کے لیڈر جے پی نڈا اور پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو سمیت زیادہ تر ممبران موجود تھے۔تھوڑی دیر کی بحث کے بعد طے ہوا کہ کمیٹی کی اگلی میٹنگ شام 4:30 بجے دوبارہ ہوگی۔ مسٹر دھنکھڑ کی صدارت میں کمیٹی کے ارکان میٹنگ کے لئے دوبارہ جمع ہوئے۔ تمام لوگ مسٹر نڈا اور مسٹر رجیجو کا انتظار کرتے رہے، لیکن وہ نہیں آئے۔ سب سے حیران کن بات یہ تھی کہ مسٹر دھنکھڑ کو ذاتی طور پر یہ نہیں بتایا گیا کہ دونوں وزراء میٹنگ میں نہیں آئیں گے۔ فطری طور پر انہیں اس بات کا برا لگا اور انہوں نے اگلی میٹنگ آج دوپہر ایک بجے تک ملتوی کر دی۔ اس سے واضح ہے کہ کل دوپہر 1 بجے سے شام 4.30 بجے کے درمیان کچھ سنگین ضرور ہوا ہے، جس کی وجہ سے مسٹر نڈا اور مسٹر رجیجو نے جان بوجھ کر شام کی میٹنگ میں شرکت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ اب انتہائی چونکا دینے والا قدم اٹھاتے ہوئے مسٹر دھنکھڑ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے اس کی وجہ اپنی صحت بتائی ہے۔ ہمیں اس کا احترام کرنا چاہیے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ اس کے پیچھے کچھ گہری وجوہات ہیں۔ انہوں نے 2014 کے بعد ہمیشہ ہندوستان کی تعریف کی لیکن ساتھ ہی انہوں نے کسانوں کے مفادات کے لئے کھل کر آواز اٹھائی۔ انہوں نے عوامی زندگی میں بڑھتے ہوئے تکبر پر تنقید کی اور عدلیہ کے احتساب اور تحمل کی ضرورت پر زور دیا۔ موجودہ جی ٹو حکومت کے دوران بھی انہوں نے اپوزیشن کو ممکنہ حد تک جگہ دینے کی کوشش کی۔ وہ اصولوں اور طریقہ کار کے پکے تھے۔ لیکن اس نے محسوس کیا کہ ان کے کردار میں ان چیزوں کو مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا، مسٹر دھنکھڑ کا استعفیٰ ان کے بارے میں بہت کچھ کہتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ ان لوگوں کے ارادوں پر بھی سنگین سوال اٹھاتا ہے، جنہوں نے انہیں نائب صدر کے عہدے تک پہنچایا تھا۔

راجستھان کے سابق وزیر اعلی اشوک گہلوت نے نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ کے اچانک استعفیٰ کو چونکا دینے والا واقعہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کو پتہ چلے گا کہ انہوں نے استعفیٰ کیوں دیا۔ مسٹر گہلوت نے منگل کو یہاں مسٹر دھنکھڑ کے استعفیٰ پر اپنے ردعمل میں میڈیا سے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ استعفیٰ کے واقعہ نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ آزادی کے بعد کبھی بھی نائب صدر کے عہدے سے استعفیٰ نہیں دیا گیا ہے اور یہ پہلا موقع ہے کہ استعفیٰ دیا گیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ صحت کی وجوہات بتائی جا رہی ہیں لیکن عام لوگ اور کوئی بھی اسے درست نہیں پا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب وزیر اعظم غیر ملکی دورے پر ہیں اور اچانک نائب صدر استعفیٰ دے دیتے ہیں تو یہ ملک اور دنیا میں موضوع بحث بن گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ استعفیٰ شام کو اچانک ہوا اور یہ دل دہلا دینے والا واقعہ ہے، حقیقت کیا ہے، آنے والے وقت میں پتہ چلے گا، کیا ان کے پاس واقعات کو سیاسی طور پر چلانے کا کوئی بڑا منصوبہ ہے، یہ سب باتیں ابھی تک سامنے نہیں آئیں۔ مسٹر گہلوت نے کہا کہ ”میں نے پہلے جودھپور میں کہا تھا کہ لوک سبھا اسپیکر اور راجیہ سبھا کے چیئرمین دونوں راجستھان سے ہیں اور دونوں دباؤ میں کام کر رہے ہیں، میں محسوس کر رہا تھا، پتہ نہیں کیوں مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ دونوں دباؤ میں کام کر رہے ہیں اور یہ سچ سامنے آ گیا ہے۔ کیونکہ دباؤ میں کام کرنے والا ہی اس طرح استعفیٰ دے سکتا ہے، یہ میرا یقین ہے۔ تاہم نائب صدر نے اس کی تردید کی ہے۔ مسٹر گہلوت نے کہا کہ مسٹر دھنکھڑ راجستھان کے رہنے والے تھے، اس لیے راجستھان کو اس سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔

## خواتین کے خلاف بڑھتے جرائم پر سپریم کورٹ شرمندہ، ٹھوس کارروائی پر زور دیا

نئی دہلی، (یواین آئی) خواتین کے خلاف وحشیانہ تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے آج کہا کہ خواتین کو زندہ جلائے جانے کے حالیہ واقعات سمیت حملوں کے اکثر واقعات سن کر ”شرمندگی ہوتی ہے“۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیہ باگچی پر مشتمل بنچ سپریم کورٹ ویمن لائرز ایسوسی ایشن کی جانب سے دائر رٹ پٹیشن کی سماعت کر رہی تھی۔ درخواست میں جنسی جرائم کے مرتکب افراد کی قومی رجسٹری قائم کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے جو تمام خواتین کے لیے قابل رسائی ہو۔ سماعت کے دوران سینئر ایڈوکیٹ مہالکشمی پوانی نے اس بات کو اجاگر کیا کہ صرف دو دن پہلے ایک لڑکی کو زندہ جلا دیا گیا تھا۔ جسٹس کانت نے جواب دیا، ”ہمیں بھی اتنی ہی تشویش ہے..... دور دراز کے علاقوں میں بہت سے مجبور لوگ اس کا شکار ہیں۔ شاید ان کے لیے وسیع تشہیر کام نہ آئے۔ ان زمینی حقائق کو قبول لینا چاہیے۔“ جسٹس کانت نے ایڈیشنل سولیسٹر جنرل ایشوریہ بھارتی سے زور دے کر کہا کہ ”ممکنہ حل کا جائزہ لیں... ایسی جامع ہدایات جاری کریں کہ جن کا حقیقت میں اثر ہو۔ جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تب ہم بیدار ہوتے ہیں۔ یہی غلطی نظام میں چلی آرہی ہے۔“

انہوں نے تجویز دی کہ گاؤں کے تعلیم یافتہ افراد کو قانونی مددگار کارکنان کے طور پر مقرر کیا جائے تاکہ انصاف کے حصول میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے۔ جسٹس کانت نے تجویز پیش کی کہ پنچایت ریزرویشن کے تحت سرپنچ کے طور پر منتخب ہونے والی خواتین کو قانونی مددگار ورکرز کے طور پر کام کرنے کا اختیار دیا جا سکتا ہے۔ عرضی میں عدالت سے اس طرح کے جرائم کی روک تھام کے لیے سخت اور مقررہ وقت پر رہنما خطوط جاری کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ نے سخت قوانین منظور کیے ہیں لیکن اُن کو اثر دار طریقے سے اور بروقت نافذ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے جرائم پیشہ افراد کو کوئی خوف نہیں ہے۔

## بہار میں سرکاری رہائش پر قبضہ، سابق ایم ایل اے کو سپریم کورٹ کی پھٹکار

نئی دہلی، (یواین آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز بہار کے سابق ایم ایل اے کو سرکاری رہائش پر مبینہ غیر قانونی قبضہ کرنے کے الزام میں پھٹکار لگائی اور کوئی راحت دینے سے انکار کر دیا۔ چیف جسٹس بی آر گوائی، جسٹس کے ونود چندرن اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے پٹنہ ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرنے والے سابق ایم ایل اے اویناش کمار سنگھ کی درخواست پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا۔ بنچ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کسی کو ہمیشہ کے لیے سرکاری رہائش پر قبضہ نہیں کرنا چاہیے۔ عدالت عظمی نے بہار کے سابق ایم ایل اے کو قانون ساز اسمبلی کے رکن کی مدت ختم ہونے کے بعد بھی سرکاری رہائش پر قبضہ کرنے پر تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس طرح کا طرز عمل ناقابل قبول ہے۔ سابق ایم ایل اے نے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا تھا، جس میں مقررہ مدت سے زیادہ وقت تک اپنی سرکاری رہائش میں رہنے کے لیے بہار حکومت کی طرف سے تقریباً 21 لاکھ روپے کے کرایہ کی مانگ کو برقرار رکھا گیا تھا۔ بنچ نے درخواست گزار کو قانون کے تحت دستیاب کسی دوسرے مداوا سے فائدہ اٹھانے کی آزادی دیتے ہوئے اپنی درخواست واپس لینے کی اجازت دی۔ اس سے قبل، سابق ایم ایل اے اویناش کمار سنگھ نے پٹنہ ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کر کے سرکاری حکم نامے کو منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی تھی جس میں 2006 سے 2015 تک ایم ایل اے کے طور پر اپنی مدت کار میں ان کو الاٹ کیے گئے مکان میں مقررہ مدت سے زیادہ مدت تک رہنے کے لیے 757,98,20 روپے کے مکان کے کرایہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ان کی عرضی کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا تھا کہ وہ اپنی مدت ختم ہونے کے بعد بھی اسی گھر میں رہ رہے ہیں۔

## مہاراشٹر حکومت کو سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کے بجائے بری ہونے والوں کو معاوضہ دینے اور اصلی مجرموں کو پکڑنے پر توجہ دینی چاہیے: مولانا الیاس خان فلاحی

ممبئی: جماعت اسلامی ہند، مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے بمبئی ہائی کورٹ کے 2006 کے 7/11 ممبئی ٹرین دھماکوں کے تمام ۱۲ ملزمان کو بری کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے، اور مہاراشٹر حکومت کی جانب سے سپریم کورٹ میں فیصلے کو چیلنج کرنے کے فیصلے کی مذمت کی ہے۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ، جو 21/جولائی 2025 کو سنایا گیا، نے 2015 کی سزاؤں کو کالعدم قرار دے دیا، جس میں سنگین تحقیقاتی کوتاہیوں اور حتمی ثبوتوں کی کمی کو اجاگر کیا گیا، جس سے فوجداری نظام انصاف کے بارے میں اہم سوالات اٹھتے ہیں۔ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے میڈیا کو دیئے ایک بیان میں کہا، ”ہم بمبئی ہائی کورٹ کے 12 افراد کو بری کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں جنہوں نے تقریباً دو دہائیوں تک ناحق قید برداشت کی۔ عدالت کے استغاثہ کی جانب سے معقول شک سے بالاتر ہو کر کیس کو ثابت کرنے میں ناکامی اور دباؤ کے تحت حاصل کیے گئے اعترافات سمیت ثبوتوں کے ناقابل اعتبار ہونے کے بارے میں سخت تبصرے، ہمارے تحقیقاتی عمل میں موجود نظامی خامیوں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ مہاراشٹر اینٹی ٹیررزم اسکواڈ (اے ٹی ایس) بنیادی تفصیلات، جیسے کہ استعمال ہونے والے بموں کی قسم، کو بھی ثابت کرنے میں ناکام رہی اور مشکوک گواہوں کی گواہیوں اور غلط طریقے سے حاصل کئے گئے ثبوتوں پر انحصار کیا۔ یہ صرف اے ٹی ایس کی ناکامی نہیں ہے بلکہ ہمارے فوجداری نظام انصاف کی اجتماعی ناکامی ہے، جس نے ملزمان اور ان کے اہل خانہ کو بے پناہ تکلیف پہنچائی ہے“۔ مولانا الیاس خان نے بری ہونے والوں کے ساتھ ہونے والی سنگین ناانصافی پر زور دیتے ہوئے کہا، ”یہ افراد، جنہوں نے 19 سال جیل میں گزارے، ہائی کورٹ کے مشاہدے کے مطابق ہراسانی اور تشدد کا نشانہ بنے۔ ان کے خاندانوں کو بدنام کیا گیا ہے، اور ان کی زندگیاں ناقابل تلافی حد تک تباہ ہو چکی ہیں۔ ان سنگین غلطیوں کا اعتراف کرنے اور بری ہونے والوں کو ان کی مصیبت کا معاوضہ دینے کے بجائے، مہاراشٹر حکومت سپریم کورٹ میں اپیل کر رہی ہے۔

## کشتواڑ کے دچھن میں جے سی بی گہری کھائی میں جا گرا، تین افراد جاں بحق

جموں (یواین آئی) ضلع کشتواڑ کے دور افتادہ علاقہ سوندر دچھن میں منگل کے روز ایک دلخراش سڑک حادثے میں تین نوجوان جاں بحق ہو گئے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک جے سی بی گاڑی پہاڑی راستے سے گزر رہی تھی اور نامعلوم وجوہات کی بنا پر گہری کھائی میں جا گری۔ ذرائع کے مطابق، حادثہ اچانک پیش آیا اور جے سی بی میں سوار تینوں افراد کی موت موقع پر ہی واقع ہوئی۔ مہلوکین کی شناخت نذیر حسین ولد سیئے، ساکن ختاسوں بھلیسہ، اسحاق ولد فروز الدین، ساکن ختاسوں بھلیسہ اور مجید ولد نامعلوم، ساکن بھلیسہ کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے تحقیقات شروع کر دی ہیں تاکہ حادثے کی وجوہات کا تعین کیا جا سکے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق حادثہ کسی فنی خرابی یا انسانی غلطی کا نتیجہ ہو سکتا ہے، تاہم مکمل حقائق تفتیش کے بعد ہی سامنے آئیں گے۔

## ذیشان احمد خان این ایس یو آئی سوشل میڈیا کے قومی صدر مقرر

نئی دہلی (پریس ریلیز) دہلی انڈین نیشنل کانگریس کے طلبہ ونگ این ایس یو آئی (نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا) نے حال ہی میں اپنی قومی ایگزیکٹو میں اہم تبدیلیاں کی ہیں اور اتر پردیش کے سدھارتھ نگر کے رہنے والے ذیشان احمد خان کو این ایس یو آئی کے سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ کا قومی صدر مقرر کیا ہے۔

ذیشان احمد خان کافی عرصے سے این ایس یو آئی میں مختلف عہدوں پر سرگرم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس سے قبل وہ سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ میں قومی نائب صدر اور کنوینر کے ساتھ ساتھ ریاستی سکریٹری بھی رہ چکے ہیں۔ ان کے پاس طلبہ کی سیاست کا 10 سال سے زیادہ کا تجربہ ہے، جس میں انہوں نے نہ صرف تنظیم کو مضبوط کیا بلکہ نوجوانوں کی آواز کو موثر طریقے سے پروان چڑھایا۔ فی الحال ذیشان جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کا طالب علم ہے اور طلبہ کے مسائل کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہا ہے۔ وہ کئی سماجی تنظیموں سے بھی وابستہ رہے ہیں اور سماجی انصاف، تعلیم، روزگار اور آئینی حقوق کی تحریکوں میں فعال کردار ادا کیا ہے۔

انہوں نے سوشل میڈیا کی حکمت عملی سے لے کر اتر پردیش، بہار، ہریانہ، راجستھان، مہاراشٹرا، مدھیہ پردیش سمیت کئی ریاستوں کے اسمبلی اور لوک سبھا انتخابات میں زمینی مہم کے کام تک کانگریس پارٹی میں فعال تعاون کیا ہے۔ نیز، این ایس یو آئی کی کئی قومی مہمات اور تحریکوں میں ان کی قیادت قابل ستائش رہی ہے۔ اپنی تقرری پر ذیشان احمد خان نے کانگریس کی اعلیٰ قیادت اور این ایس یو آئی کے قومی صدر شری ورون چودھری کا شکریہ ادا کیا اور کہا، میں کانگریس پارٹی اور این ایس یو آئی کی قیادت کی طرف سے مجھے سونپی گئی اس ذمہ داری کے لیے شکر گزار ہوں۔ یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے اور میں تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ کام کروں گا۔ میں ڈیجیٹل اسپیس میں تنظیم کے نظریے کو مزید مضبوط کرنے کے لیے پوری طرح پر عزم ہوں۔

## ورک آرگنائزیشن نے نبیٔ رحمت کوئز 2025 کا آغاز

نئی دہلی۔ورک آرگنائزیشن نے نبیٔ رحمت کوئز 2025 کا آغاز کیا ہے، جو ایک آل انڈیا آن لائن کوئز ہے اور 15 جولائی سے 15 اگست تک منعقد کی جائے گی۔ اس کوئز کا مقصد حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مبارکہ کو اجاگر کرنا ہے، جو سراپا رحمت للعالمین ہیں۔ اس مقابلے کے شاندار انعامات میں اوّل پوزیشن کے لیے** عمرہ (ساتھی کے ساتھ) **، دوم پوزیشن کے لیے** آئی فون 15 **، سوم پوزیشن کے لیے** لیپ ٹاپ **، چوتھی پوزیشن کے لیے** ڈیجیٹل قلم قرآن** اور اگلی** 25 پوزیشنز کے لیے ایئر بڈز** شامل ہیں۔ یہ ایک سنہری موقع ہے، اس لیے ابھی رجسٹر کریں اور حضور ﷺ کی سیرت سے وابستہ علم کو عام کرنے کا حصہ بنیں۔

## دهلی هائی کورٹ میں تین نئے ججوں کی تقرری

نئی دہلی، (یواین آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے دہلی ہائی کورٹ میں تین ججوں کی تقرری کو منظوری دی ہے۔ مرکزی وزارت قانون و انصاف کی طرف سے منگل کے روز جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق عدالتی افسران ونود کمار، محترمہ شیل جین اور محترمہ مدھو جین کو ترقی دے کر جج بنایا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے، صدر جمہوریہ نے آئین ہند کے آرٹیکل 217 کی شق (1) کے تحت عطا کردہ اختیارات کا استعمال کر کے عدالتی افسران ونود کمار، محترمہ شیل جین اور محترمہ مدھو جین کو دہلی ہائی کورٹ کے جج مقرر کیا ہے، جس کا اطلاق ان کے چارج سنبھالنے کی تاریخ سے ہوگا۔

## اٹھاولے دوبارہ ریپبلکن پارٹی کے صدر بنے

نئی دہلی، (یواین آئی) ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (اٹھاولے) نے پھر سے پارٹی لیڈر رام داس اٹھاولے کو متفقہ طور پر پارٹی کا قومی صدر مقرر کیا ہے۔ ریپبلکن پارٹی کے مطابق پارٹی کی نیشنل ایگزیکٹو کی میٹنگ منگل کے روز یہاں نوین مہاراشٹر سدن میں ہوئی جس میں ڈاکٹر اٹھاولے کو متفقہ طور پر صدر مقرر کیا گیا۔ مسٹر اٹھاولے کو دوبارہ پارٹی کا صدر مقرر کرتے ہوئے پارٹی لیڈروں نے اگلے پانچ سالوں میں آر پی آئی کو قومی سطح کی پارٹی بنانے کا عہد کیا اور کہا کہ آئین ساز بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے نظریات کو لوگوں تک پہنچایا جائے گا۔ مسٹر اٹھاولے نے اس موقع پر پارٹی لیڈروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، غریب، کسان، مزدور، خواتین سمیت تمام طبقات کو انصاف فراہم کرنا آر پی آئی کی ترجیح ہے۔

## آدھار کارڈ اسکالرشپ حاصل کرنے کی واحد دستاویز نہیں: میگھالیہ ہائی کورٹ

شیلانگ۔ میگھالیہ ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ سرکاری پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اور مالی امداد حاصل کرنے کے لیے آدھار کارڈ واحد دستاویز نہیں ہونی چاہیے ہائی کورٹ کی، چیف جسٹس اندرا پرسنا مکھرجی اور جسٹس ڈبلیو ڈینگدوہ پر مشتمل ڈویژن بنچ نے کل سماجی کارکن گرینتھ ایم سنگما کی طرف سے دائر کی گئی ایک پی آئی ایل پر عبوری حکم نامہ جاری کیا جس میں میگھالیہ حکومت کی طرف سے 31 اکتوبر 2023 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کو چیلنج کیا گیا تھا۔ اس نوٹیفکیشن میں طلباء کے لیے پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کے لیے آدھار کارڈ جمع کرنا لازمی قرار دیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ ”اگر کوئی شخص آدھار نمبر یا کارڈ پیش کرنے سے قاصر ہے یا آدھار رجسٹریشن حاصل کرنے کے لیے تیار نہیں ہے، تو اسے ریاستی حکومت کے اطمینان کے لیے دیگر تسلیم شدہ دستاویزات جیسے پین کارڈ، ووٹر کارڈ، پاسپورٹ وغیرہ کے ذریعے مذکورہ ایکٹ کے مطابق رہائشی کے طور پر اپنی شناخت ثابت کرنا ہوگی۔

# ووٹر لسٹ نظر ثانی پر ہنگامہ آرائی کے درمیان بہار اسمبلی میں چھ بل منظور

## اپوزیشن کے ہنگامے کے باعث بہار قانون ساز کونسل کی کارروائی ملتوی

پٹنہ، (یواین آئی) بہار میں جاری اسپیشل انٹینسیو ریویو کے دوران مبینہ بے ضابطگیوں پر اپوزیشن کے سخت احتجاج اور ہنگامے کے درمیان بہار اسمبلی نے پیر کو چھ اہم بلوں کو منظور کر لیا۔ وقفہ طعام کے بعد اپوزیشن لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے ایوان میں ووٹر لسٹ خصوصی نظر ثانی پر سوال اٹھائے اور الزام لگایا کہ اس عمل میں سنگین بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے بہار کے ووٹروں کی ایک بڑی تعداد اپنے حق رائے دہی سے محروم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس سنگین مسئلہ پر اسمبلی میں بھرپور بحث ہونی چاہئے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے کام کرنے کا انداز سوالات کے گھیرے میں ہے۔ یہ معاملہ لاکھوں رائے دہندوں سے متعلق ہے اور اس پر ترجیحی بنیادوں پر بات ہونی چاہئے۔ انہوں نے اسمبلی کے اسپیکر نند کشور یادو سے طے شدہ کام کو ملتوی کرنے اور اس مسئلہ پر بحث کے لئے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس بلانے کی درخواست کی۔ ایوان کو ”جمہوریت کا مندر“ قرار دیتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ حکمراں جماعت اور اپوزیشن دونوں جمہوری نظام کے تحت عوام کے ذریعہ منتخب ہوئے ہیں اس لئے ان کی تشویشات کو ایوان میں ترجیح دی جانی چاہئے۔ اس پر اسپیکر نے کہا کہ صبح کے اجلاس میں اپوزیشن کو اس معاملے پر بولنے کا موقع دیا گیا لیکن انہوں نے بولنے کے بجائے شور و غل کرتے ایوان کی کارروائی میں خلل ڈالا۔ ایوان میں بل پر بحث شروع ہوتے ہی اپوزیشن اراکین ایوان کے درمیان میں آ گئے اور خصوصی نظر ثانی میں ہو رہی بے ضابطگیوں کے خلاف حکومت مخالف نعرے لگانے لگے۔ ہنگامہ آرائی کے درمیان، بہار ہندو مذہبی ٹرسٹ (ترمیمی) بل 2025، بہار گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (پہلی ترمیم) بل 2025، بہار میونسپلٹی (ترمیمی) بل 2025، بہار اسپیشل سروے اینڈ سیٹلمنٹ (ترمیمی) بل 2025، بہار زرعی زمین (غیر زرعی مقاصد کیلئے) (ترمیمی) بل 2025 اور بہار انڈر گراؤنڈ پائپ لائن (ترمیمی) بل 2025 منظور کر لیے گئے۔ بعد ازاں اسمبلی کی کارروائی بدھ کی صبح 11 بجے تک کیلئے ملتوی کر دی گئی۔

بہار قانون ساز کونسل کی کارروائی اسپیشل انٹینسیو ریویو (ایس آئی آر) کے معاملے پر اپوزیشن کے ہنگامہ آرائی کی وجہ سے محض 22 منٹ بعد ہی دوپہر کے کھانے کے وقفے تک ملتوی کر دی گئی۔ جیسے ہی ایوان کی کارروائی شروع ہوئی، اپوزیشن نے بہار قانون ساز کونسل کے چیئرمین اودھیش نارائن سنگھ سے نظر ثانی پر دی گئی اپنی تحریک التواء کو قبول کرنے کا مطالبہ شروع کر دیا۔ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رکن عبدالباری صدیقی نے ایوان میں تحریک التواء پڑھنے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔ اس پر چیئرمین نے کہا کہ تحریک التواء ایوان کے قواعد و ضوابط کے رول نمبر 4، 10، 12 اور 13 کی روشنی میں مسترد کر دی گئی ہے۔ اس پر مسٹر صدیقی نے اختلاف کیا، جس پر اسپیکر نے انہیں کہا کہ اگر مسترد ہونے کی روشنی میں اختلاف ہے تو وہ قواعد کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس معاملے میں مداخلت کرتے ہوئے پارلیمانی امور کے وزیر وجے کمار چودھری نے کہا کہ اگر اپوزیشن کو ان کی تجویز پڑھنے کی اجازت دی جاتی ہے تو اپوزیشن کو بھی حکومت کے خیالات سننے ہوں گے۔ مسٹر صدیقی نے کہا کہ ان کی تجویز کنڈکٹ آف بزنس رولز کے رول 103 کے تحت بحث کے لیے دی گئی ہے۔ اس کے بعد مسٹر صدیقی نے اپنا نوٹس پڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں اور ایسے میں الیکشن کمیشن نے عجلت میں سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیے بغیر 24 جون سے نظر ثانی شروع کی جس کی آخری تاریخ 26 جولائی ہے۔ کمیشن کے اس فیصلے کو غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے مسٹر صدیقی نے کہا کہ نظر ثانی جیسا اہم کام بہت کم مدت میں کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اسمبلی انتخابات بھی قریب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برسات کے موسم میں بہار سے مزدوروں کی بڑی تعداد دوسری ریاستوں جیسے پنجاب، ہریانہ، دہلی میں روزی روٹی کے لیے ہجرت کرتی ہے اور صرف چھٹھ تہوار کے دوران ہی واپس آتی ہے، جس سے ریاستی حکومت بھی واقف ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ایک سازش کے تحت تقریباً تین کروڑ دلت، پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور مسلم مہاجر مزدوروں کو ان کے حقوق سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔

## کونسل کی اسکیموں میں ادب کے ساتھ ساتھ زبان کے فروغ کو پیش نظر رکھنا ضروری: سید محمد اشرف

### قومی اردو کونسل کے صدر دفتر میں مالی تعاون اسکیم برائے تھوک خریداری کتب اور گرانٹ ان ایڈ کمیٹی کی میٹنگ

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں گرانٹ ان ایڈ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں ملک کے ممتاز ماہرین تعلیم اور اردو زبان کے ناقدین و محققین شریک ہوئے جس کی صدارت اردو کے مشہور فکشن نگار سید محمد اشرف نے کی۔ میٹنگ کے آغاز میں کونسل کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک) ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ قومی کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس اسکیم کے تحت ہندوستان کی تمام ریاستوں کی نمائندگی کا خیال رکھا جائے گا اور سمینار، مسودے اور پروجیکٹ کی منظوری وغیرہ میں ایسے موضوعات کو اہمیت دی جائے گی جن میں جدت اور نیا پن ہوگا، انھوں نے کہا کہ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ مالی امداد کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع ہو تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ صدارتی تقریر کرتے ہوئے سید محمد اشرف نے کہا کہ ایسی کتاب یا ایسے عنوانات کا انتخاب بہت ضروری ہے جو مستقبل میں بھی کارآمد ہو، اس سے اردو کی عظمت اور مقبولیت میں اضافہ ہوگا۔ انھوں نے مزید کہا کہ لٹریچر کے مقابلے میں لینگویج کی کتابوں کی زیادہ اہمیت ہے اس لیے کہ زبان بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور لٹریچر ثانوی۔ انھوں نے مزید کہا کہ گرانٹ ان ایڈ اسکیم محض مالی تعاون کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے ہم اردو زبان کے تحفظ، ترقی اور فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پروفیسر اعجاز علی ارشد (سابق وائس چانسلر، مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی) نے قومی کونسل کی فعالیت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات خوش آئند ہے کہ کونسل ہمیشہ سے علمی و ادبی اداروں اور معیاری لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتی رہی ہے، آج بھی جس طرح کے اہم فیصلے لیے گئے ہیں ان کے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ ان کے علاوہ پروفیسر میم نون سعید (سابق پروفیسر شعبہ اردو، بنگلور یونیورسٹی)، پروفیسر عبدالماجد قاضی (شعبہ عربی جامعہ ملیہ اسلامیہ)، پروفیسر اے ایم سید فضل اللہ (شعبہ اردو حیدرآباد یونیورسٹی)، ڈاکٹر نصرت مہدی (ڈائرکٹر مدھیہ پردیش اردو اکیڈمی)، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی (ایسوسی ایٹ پروفیسر، پٹنہ یونیورسٹی) ڈاکٹر عبدالحی (صدر شعبہ اردو، گیا کالج، گیاجی)، ڈاکٹر محمد طیب علی (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، دی نیو کالج چنئی) اور ڈاکٹر عبداللہ امتیاز احمد (ممبئی یونیورسٹی) نے بھی گرانٹ ان ایڈ کے حوالے سے اہم گفتگو کی اور اس اسکیم کو اردو زبان و ثقافت کے فروغ کا ایک موثر ذریعہ بتایا۔ اس سے قبل مالی تعاون اسکیم برائے تھوک خریداری کتب، رسائل و جرائد کی میٹنگ ہوئی جس کی صدارت معروف ناقد پروفیسر مظفر علی شہہ میری (سابق وائس چانسلر ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی کرنول، آندھرا پردیش) نے کی۔ قومی کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے لیے قومی اردو کونسل کئی جہتوں پر کام کر رہی ہے اور مالی تعاون اسکیم برائے تھوک خریداری کتب، جرائد و رسائل ان میں سے ایک اہم اور فائدہ مند اقدام ہے۔ اس لیے کہ اس اسکیم کے تحت جو کتابیں خریدی جاتی ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ایسی کتابوں کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے جو حوالے کے کام آ سکیں۔ جناب عبدالرحمن (چیرمین عالمی اردو ٹرسٹ) نے کہا کہ کسی مصنف کی کتاب صرف اس لیے نہ خریدی جائے کہ وہ بڑے مصنف ہیں ان کا نام بڑا ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کتاب کی کیا ادبی قدر و قیمت ہے، ایسی کتابیں ہی اردو کے فروغ اور قاری کے علم میں اضافے کا باعث بنیں گیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر مشتاق احمد وانی (سابق اسسٹنٹ پروفیسر بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی، راجوری، کشمیر)، ڈاکٹر محمد ریاض احمد (شعبہ اردو، یونیورسٹی آف جموں)، پروفیسر سورج دیو سنگھ (صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی)، پروفیسر اسلم جمشید پوری (صدر شعبہ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)، پروفیسر حسنین اختر (صدر شعبہ عربی، دہلی یونیورسٹی)، پروفیسر رعنا خورشید (شعبہ فارسی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، ڈاکٹر ارشاد نیازی (شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی)، ڈاکٹر زین شمسی (بی آر ایم کالج، مونگیر) اور گورننگ کونسل کے ممبر ڈاکٹر مشتاق احمد لون (ایسوسی ایٹ پروفیسر، سینٹرل یونیورسٹی آف کشمیر) اور عرفان پیرزادہ نے بھی اس اسکیم کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی اور کونسل کی سرگرمیوں اور اس کے کام کرنے کے طریقے کو سراہا۔ شکریے کی رسم انتخاب احمد (ریسرچ آفیسر، جی آئی اے قومی اردو کونسل) نے ادا کیا۔ اس موقعے پر کونسل سے ساجدہ بیگم (لائبریرین)، سید مجیب احمد (ٹیکنیکل اسسٹنٹ)، ڈاکٹر بہلول (ٹیکنیکل اسسٹنٹ)، شہناز اختر (سینئر اسٹینو)، ڈاکٹر شاداب شمیم (پروجیکٹ اسسٹنٹ)، ڈاکٹر فیضان الحق (پروجیکٹ اسسٹنٹ) اور فرح دیبا وغیرہ بھی موجود رہے۔

## یہ اور بات ہے کہ تم تک پہنچ گئی دنیا ★ میں کہہ رہا تھا فسانہ بغیر نام لیے

# حسن عزیز کانپوری جدید شاعری کا ایک اہم اور نا قابل فراموش نام

کانپور:حسن عزیز کانپور کا ہی نہیں بلکہ جدید شاعری کا ایک اہم اور نا قابل فراموش نام ہے۔وہ اسی کی دہائی سے اردو کے رسائل میں باقاعدگی سے شائع ہونے لگے تھے۔لیکن جدیدیت کے مبلغ شمس الرحمن فاروقی کے کانپور آنے پر جہاں کانپور کے دوسرے شاعروں کا رنگ شاعری تیزی سے بدلا وہیں حسن عزیز نے کچھ وقت لیا لیکن ان کے یہاں زیب غوری،محمد احمد رمز اور زبیر شفائی کے بعد جدید رنگ سب سے چوکھا ہے۔شب خون کے بند ہونے کے بعد وہ بھی مدھم پڑتے گیے اور پھر بیماری کی وجہ سے بالکل ہی گوشہ نشیں ہوگیے۔ان کی موت کے بعد شعیب نظام نے ان کا کلیات نہ صرف مرتب کرایا بلکہ شائع بھی کرایا جو میرے نزدیک ان کا ایک وقیع کارنامہ ہے۔اور اب جب بھی حسن عزیز کی غزل پر بات ہوگی شعیب نظام کا ذکر ضرور ہوگا۔اور آج کی اس تقریب رونمائی کے لیے ادبی منچ کے روح رواں اور سکریٹری نواب حسین بھی یاد کیے جائیں گے۔ان کلمات کا اظہار ایڈویل پبلک اسکول میں منعقد تقریب رونمائی کلیات حسن عزیز کے موقع پر صدر شعبہ اردو پروفیسر خان احمد فاروق نے کیا۔اسی موقع پر صدر جلسہ جناب شعیب نظام نے

کلیات حسن عزیز کی تدوین اور اشاعت کے مراحل سے حاضرین کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ حسن عزیز سے میرے دیرینہ تعلقات تھے ان کے انتقال کے بعد ان کے بچوں کی خواہش پر میں نے زبیر احمد فاروقی صاحب کے ساتھ ان کے گھر جا کر ان کی ڈائریاں اور کاپیاں اکٹھا کیں جن پر وہ طبع آزمائی کیا کرتے تھے اور جو کچھ مجھ سے بن پڑا وہ میں نے اردو کے ادبی قارئین کے سامنے پیش کردیا۔اب اردو کا ادبی معاشرہ حسن عزیز کی شاعری کے تعین قدر میں اپنی ذمہ داری نبھائے۔جلسہ میں حضرت مولانا قاری محمد قاسم حبیبی،جناب منیر انصاری، جناب زبیر احمد فاروقی (مدیر اعلی انوار قوم)،جناب غلام مصطفی فراز، جناب یاور وارثی ،جناب اسلم محمود،جناب معین الاسلام (پرنسپل فیض عام انٹر کالج) مہمانان ذی حشم موجود تھے۔جلسہ کا آغاز قاری قاسم حبیبی کی قرات کلام پاک سے ہوا۔رسم اجرا کے بعد شعری نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں شعرانے حاضرین محفل کو اپنے کلام سے محظوظ کیا۔

درود پڑھ کے بڑھو خار زار کی جانب
غرور توڑ ے گا ہر خار کا رسول کریم
(محمد قاسم حبیبی برکاتی)

سواد شام کہیں اور کہیں طلوع سحر
مری حیات ہے جیسے کہ بادلوں کا سفر
(منیر انصاری)

درون جان اکٹھا ہیں کئی پرچھائیاں
عجب اک شور ہے برپا مگر تنہا ہوں میں
(یاور وارثی)

خواب میں شاید انھیں کو دیکھتا رہتا تھا میں
مجھ کو لگتی ہیں یہ آنکھیں جانی پہچانی بہت
(شعیب نظام)

اسی خیال سے آتی ہے تھر تھری مجھ
تراش دے نہ کہیں دست آزری مجھ کو
(ظہیر کانپوری)

یعنی یہاں شہ مات کے ہر کھیل کا ماہر کھلاڑی وہ ہے
ابھی ہوئی بازی میں ٹیڑھی چال والے کے لیے جو گھر نکالے
(غلام مصطفی فراز)

ہجر کی چوٹ دل وجاں پہ پڑی جب تو کھلا
ان زمینوں میں بھی ہیں دفن خزانے کتنے
(اسلم محمود)

روز ہم بھی نئی تشبیب کے ساتھ
ان کی خواہش تھی قصیدہ لکھتے
(حنیف صابری)

دیکھ کر احتجاج کی لاٹھی
بھاگ آیا نقاب میں بابا
(شفیق ایوبی)

نگاہ شوق لیے حسن انتخاب لیے
میں اک گلی سے گزرتا تھا چند خواب لیے
(اختر کانپوری)

یہ اور بات ہے کہ تم تک پہنچ گئی دنیا
میں کہہ رہا تھا فسانہ بغیر نام لیے
(ذیشان نیازی)

کیوں ہاتھ عقیدت سے مرا چوم رہے ہو
مٹی کا بنا شخص ہوں سونے کا نہیں ہوں
(سید محمود احمد)

اس بزم میں مقصود خاں الن،شار فعنایتی،لطافت حسین، حفیظ الرحمن ، پرویز بلگرامی ،ظفر احمد غازی ،مولانا طاہر ظفر نیر،فاخر ابرار بھی بطور خاص موجود تھے۔آخر میں ادبی منچ کے جنرل سکریٹری جناب نواب حسین نے حاضرین محفل کا شکریہ ادا کیا۔

# کانگریس کا بھاجپا حکومت پر کسانوں سے کیے گئے وعدوں سے پیچھے ہٹنے کا الزام

## کسانوں کے لیے کھاد، بجلی، پانی کے لیے کانگریس کا احتجاج، ڈی ایم آفس میں لگائے نعرے

بلندشہر 22جولائی (پریس ریلیز)ضلع کانگریس کمیٹی نے ضلع صدر ضیاء الرحمن کی قیادت میں منگل کو کلکٹریٹ میں خریف فصلوں کی بوائی کے موسم میں کسانوں کو درپیش مسائل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔سٹی مجسٹریٹ کو گورنر کے نام میمورنڈم دے کر کانگریس نے پوری ریاست میں بجلی، پانی اور کھاد کی دستیابی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔اس کے علاوہ یوریا اور کھاد کی بلیک مارکیٹنگ کو روکنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔سٹی مجسٹریٹ کو دیے گئے میمورنڈم میں کانگریس نے حکومت پر کسانوں سے کیے گئے وعدوں سے پیچھے ہٹنے کا الزام لگایا ہے۔کانگریس نے کہا ہے کہ بی جے پی نے اپنے انتخابی منشور میں کسانوں کو مفت بجلی اور ان کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ کیا تھا،لیکن وہ وعدہ آج پوری طرح کھوکھلا ثابت ہوا ہے۔کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن نے کہا کہ کسانوں کو مفت بجلی فراہم کرنے کی بات تو دور ریاست میں بی جے پی کی ڈبل انجن والی حکومت صحیح طریقے سے بجلی فراہم نہیں کر پا رہی ہے۔کسانوں کو کھاد کے لیے جگہ جگہ بھٹکنا پڑ رہا ہے۔آج کسان یوریا اور آبپاشی کے لیے پریشان ہیں جبکہ یوریا کی بلیک مارکیٹنگ عروج پر ہے۔شہر صدر روی لودھی،سابق ضلع صدر سبھاش گاندھی، منیش چترویدی نے کہا کہ کوآپریٹیو سوسائٹیوں اور پرائیویٹ دکانوں میں یوریا اور کھاد کی بلیک مارکیٹنگ کی وجہ سے کسان اس مرطوب گرمی میں دن بھر قطاروں میں کھڑے ہوکر انہیں بہت زیادہ قیمتوں پر خریدنے پر مجبور ہیں۔بی جے پی کو ووٹ دینے سے ریاست کے کسان آج خود کو ٹھگا ہوا محسوس کر رہے ہیں۔سینئر لیڈران ڈاکٹر ایس ڈی شرما، جگت پال سنگھ، آشو قریشی اور شیو کمار شرما نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ کسانوں کے مفادات کی جنگ لڑی ہے جبکہ بی جے پی کی دوہری پالیسی کی وجہ سے کسان اپنی حالت زار پر آنسو بہا رہے ہیں۔اس موقع پر نعیم منصوری،ساجد غازی،سید امان،منیر اکبر،جگت پال سنگھ،ہرش وردھن بالمیکی،ڈاکٹر سخاوت،طلباء لیڈر ہمن وششٹھ ،صادق سیفی ،طارق غازی ،وملیش بالمیکی ،دھرمندر مہاور ،دنیش پنڈت ،موہت گوتم ،پشپندر چودھری،شعیب خان وغیرہ موجود تھے۔

## فرضی بیع نامہ کیس میں عدالت کے حکم پر مقدمہ درج

دیوبند22 جولائی (فیروز خان) فرضی دستاویزات کی بنیاد پر زمین کا بیع نامہ کرانے کے الزام میں پولیس نے عدالت کے حکم پر سات افراد کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔اطلاع کے مطابق دیوبند کے محلہ پٹھان پورہ کے رہنے والے تسلیم خان نے اے سی جے ایم کورٹ دیوبند میں مقدمہ دائر کیا تھا جس میں انہوں نے محلہ لبھواڑہ، ابوالمالی، ساںپلہ بکال، رویداس مارگ، جڑودا جاٹ اور مظفر نگر کے رہنے والے سات لوگوں پر فرضی دستاویزات کی بنیاد پر محلہ لبھواڑا میں واقع ان کی زمین کا بینامہ کرانے کا الزام لگایا تھا۔

## 639ویں سالانہ عرس مخدوم اشرف عقیدت واحترام کے ساتھ جاری

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار ) عالمی شہرت یافتہ درگاہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ، کچھوچھہ شریف میں 639ویں سالانہ عرسِ مبارک کی روح پرور تقریبات عقیدت واحترام کے ساتھ جاری ہیں۔آج بروز منگل 26 محرم الحرام مطابق 22 جولائی کو خانقاہ مقصوبیہ میں قدیم روایات کے مطابق سجادہ نشین حضرت مولانا سید شاہ حسین اشرف اشرفی الجیلانی نے جلوس کی صورت میں اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوکر خانقاہ پہنچ کر روحانی رسومات ادا کیں۔فقراء،ملنگوں، زائرین اور عقیدت مندوں نے سجادہ نشین کا پرتپاک استقبال کیا۔بعد نمازِ عصر آستانہ مبارک پر رسمِ گاگر کی روحانی ادائیگی کی گئی۔جس کے دوران ملک وملت کی سلامتی،خوشحالی اور امن و امان کے لیے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔اس موقع پر درگاہ کا ماحول ذکر و درود، نعت ومنقبت سے گونج اٹھا، اور فضائیں روحانیت وعقیدت سے مہک اٹھیں۔اس موقع پر سید شعیب اشرف، شاداب اشرف، سید محمد اشرف، عمران گاندھی اور ملنگوں کے قائد محمد عالم شاہ سمیت ہزاروں زائرین نے شرکت کی۔ عاشقانِ مخدومؒ کی بڑی تعداد نے درگاہ کی روحانی فضا میں اپنے عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے روحانی تسکین حاصل کی۔واضح رہے کہ یہ سالانہ عرس مبارک ہر سال لاکھوں زائرین کے لیے روحانی سکون، عقیدت کے اظہار اور روحانی بیداری کا ذریعہ بنتا ہے۔جو دنیا کے کونے کونے سے کچھوچھہ شریف کا رخ کرتے ہیں۔پورے احاطۂ درگاہ میں جاری عرس تقریبات محبت، اتحاد، اخوت اور روحانیت کی علامت بنی ہوئی ہیں۔

## برساتی نالے میں ڈوبے دو معصوم بچے: پولیس اور این ڈی آر ایف کی ٹیم بچوں کو تلاش کرنے میں لگی

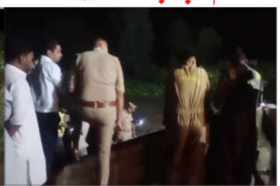

دیوبند 22 جولائی (فیروز خان)دیوبند کے نزدیکی گاؤں بجیٹی سے ہوکر گزر رہے کھالے(برساتی نالے) کے تیز بہاؤ کی زد میں آکر دیر شام 13 سالہ واجد اور 12 سالہ عظیم ڈوب گئے،ان کا کوئی سراغ حاصل نہیں ہوسکا،بچوں کے نہیں ملنے سے اہل خانہ میں غم کا ماحول بن گیا۔تفصیل کے مطابق بجیٹی گاؤں کا رہنے والا واجد ولد شاہرخ اور عظیم ولد ارشد شام قریب ساڑھے چار بجے جنگل میں گھومنے کے لئے گئے تھے جیسے ہی وہ جنگل سے ہوکر گزر رہے کھالے کے نزدیک پہنچے تو اچانک ان کا پیر پھسل گیا اور وہ کھالے میں بھرے برساتی پانی میں ڈوب گئے،دیر شام تک بھی جب وہ گھر نہیں پہنچے تو اہل خانہ نے ان کی تلاش شروع کردی اور گاؤں کے لوگوں سے پوچھ گچھ کی۔گاؤں کے کئی لوگوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے بچوں کو شام پانچ بجے کے قریب جنگل میں کھالے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا،جس پر اہل خانہ نے گاؤں کے لوگوں کے ساتھ جنگل پہنچ کر دونوں بچوں کی تلاش شروع کردی اور غوطہ خوروں کو بھی بچوں کی تلاش میں لگادیا۔لیکن دیر رات تک بھی بچوں کا کوئی سراغ حاصل نہیں ہو سکا۔اس دوران واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایس ڈی ایم دیوبند یوراج سنگھ،سی او دیوبند روی کانت پراشر اور دیوبند کوتوالی انچارج دھرمندر سونکر بھی پولیس اور این ڈی آر ایف کی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے اور بچوں کے اہل خانہ کو ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔اس موقع پر ایس ڈی ایم دیوبند یوراج سنگھ نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ این ڈی آر ایف،غوطہ خوروں اور جے سی بی مشینوں کے ذریعہ بچوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن پانی کا بہاؤ تیز ہونے کے سبب انہیں تلاش کرنے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے،گاؤں کے لوگ اور پولیس ٹیم موقع پر موجود ہیں جو بچوں کو تلاش کرنے میں اہل خانہ کی مدد کررہے ہیں،بہت جلد بچوں کو تلاش کر لیا جائیگا۔انہوں نے لوگوں کو لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ انتباہ دیتے ہوئے کہا کوئی بھی شخص کھالے (برساتی نالے) کے آس پاس نہ جائے۔وہیں بچوں کے والدین اور رشتہ داران کی ایک جھلک پانے کو بے قرار تھے جنہیں گاؤں کے لوگ تسلی دیتے ہوئے نظر آئے۔

## ہندو نوجوان نے کی مسلم لڑکی سے شادی

مظفرنگر22جولائی(پی این ایس)ضلع کے گاؤں کھتکی کے رہنے والے سریش نے میرٹھ کی رہنے والی مسلم کمیونٹی کی لڑکی سونیا سے شادی کی ہے۔دونوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے بالغ ہونے کی تصدیق کے ساتھ اپنی مرضی سے شادی کی ہے۔معاملہ اس وقت گرم ہوا جب لڑکی کے فریق نے شادی کی مخالفت شروع کردی اور سریش کے گھر والوں کو دھمکیاں ملنے لگیں۔الزام ہے کہ سونیا کے بھائی اور والد سریش اور اس کے ہندو خاندان کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔اسی دوران نوجوان خاتون سونیا کا ایک ویڈیو وائرل ہوا ہے جس میں اس نے واضح طور پر کہا کہ میں بالغ ہوں اور میں نے سریش شرما سے اپنی مرضی سے شادی کی ہے۔مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا اور میں اس سے خوش ہوں۔سریش کے اہل خانہ نے اس معاملے میں پولیس انتظامیہ سے تحفظ کی اپیل کی ہے اور دھمکی دینے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔فی الحال معاملہ بین مذہبی شادی سے متعلق ہونے کی وجہ سے گاؤں میں کشیدگی کی صورتحال ہے۔

## کھاد، بجلی، مویشیوں سے کسان بے حال

# یوتھ کانگریس نے گورنر کو میمورنڈم دے کر کیا احتجاج

مودھا، ہمیر پور، 22 جولائی:(پریس ریلیز) کھاد، بجلی اور آوارہ مویشیوں کے سنگین مسائل سے دوچار علاقائی کسانوں کی فریاد لے کر ضلع یوتھ کانگریس آج میدان میں اتر آئی۔یوتھ کانگریس کے ضلع صدر وویک چندر کی قیادت میں درجنوں کارکنان نے مقامی ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر کرن ویر سنگھ کے توسط سے گورنر کو ایک میمورنڈم بھیج کر فوری مداخلت کا مطالبہ کیا۔واضح رہے کہ شہر اور اطراف کے کسان ان دنوں خریف کی فصلوں کی تیاریوں میں مصروف ہیں،لیکن انہیں کھاد کی شدید قلت، بجلی کی غیر مستقل سپلائی اور آوارہ مویشیوں کی یلغار جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے۔آوارہ جانوروں کی وجہ سے فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچ رہا ہے، جبکہ کھاد اور بجلی کے بغیر کسانوں کی محنت بھی رایگاں جارہی ہے۔کانگریس کارکنوں نے زور دے کر کہا کہ یہ مسائل نہ صرف کسانوں کی معاشی حالت کو متاثر کر رہے ہیں بلکہ دیہی معیشت پر بھی منفی اثر ڈال رہے ہیں۔انہوں نے حکومت سے فوری اقدامات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر مسائل کا حل نہ نکالا گیا تو کسان تحریک کے لیے مجبور ہوں گے۔میمورنڈم سونپنے کے موقع پر کانگریس کے سینئر رہنما محمد ذاکر، غلام مرتضیٰ، نگر صدر احمد حسن، شاہد علی، سما، بردانی اور حاجی شمس الدین سمیت درجنوں کارکنان موجود تھے، جنہوں نے کسانوں کے مسائل کو ریاستی حکومت تک پہنچانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

## امروہہ کی عزاداری کی پوری دنیا میں ایک الگ پہچان ہے

امروہہ۔انجمن رضا کاران حسینی کے اراکین اور عہدیداران کی جانب سے محرم کے جلوس میں بہترین کارکردگی پر انجمن کے اراکین اور ذمہ داران کا شہر کے دوست علی ہاؤس میں سید صغیر انجم نقوی خادم وقف امامیہ خاتون کی جانب سے استقبال کیا گیا جس میں انجمن رضا کاران حسینی کی جانب سے محرم کے دوران کئے گئے کاموں کو سراہا گیا۔اس دوران معززین شہر نے بھی انجمن کی خدمات کی پزیرائی کی۔شیعہ نائب امام حضرت مولانا ڈاکٹر احسن اختر نقوی کی صدارت میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں تلاوت کلام پاک کے بعد ارمان حیدر ساحل نے نعت پاک وسلام پیش کیا۔آرگنائزر صغیر انجم نے استقبال کرتے ہوئے اپنے خطاب میں کہا کہ انجمن رضا کاران حسینی جس جذبہ کے ساتھ خدمات کو انجام دیتی ہے وہ قابل احترام ہے۔ہم سب دعا گو ہیں کہ انجمن آئندہ بھی اسی طرح سے خدمات انجام دیتی رہے گی۔انہوں نے کہا کہ آج پوری دنیا میں امروہہ کی طرز پر محرم کے جلوس نکالے جا رہے ہیں جسکی تصاویر سوشل میڈیا پر دیکھنے کومل جاتی ہے۔

نائب امام جمعہ مولانا ڈاکٹر سید احسن اختر سروش نے امروہہ کی عزاداری کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ امروہہ کی عزاداری کی پوری دنیا میں ایک الگ پہچان ہے، آنے والی نسل کو اپنی ذمہ داری سمجھ کر اس شناخت کو برقرار رکھنا ہوگا۔مولانا نے انجمن رضا کاران حسینی کے ذمہ داران اور رضا کاروں کی محنت کی بھی تعریف کی اور ان کی کارگردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس دوران محمد علی نقوی مما، پرویز نقوی، امداد عابدی، خورشید حیدر زیدی، اقبال خان، سید شان مجتبیٰ، علی عابدی امروہوی نے بھی اپنے خیالات پیش کیے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر چندن نقوی نے کی، خاص طور پر سید حسین حیدر حسینی، سید صفی نذر، حسن امام، سید تقی خان، سید ظہیر حیدر، ڈاکٹر جعفر رضا، ڈاکٹر نوازش مرتضیٰ، شان مہدی، صوفی بہار حیدر، نذیر حیدر، وسیم زیدی، مجاہد عباس، قمر رضا، نظر مجتبیٰ، قمر رضا، ڈاکٹر شارق ریاض، قمر رضا، شاندار امروہوی، بوستان نقوی اور دیگر افراد بڑی تعداد میں موجود تھے۔

## اناؤ: پٹاخہ بناتے وقت دھماکہ

### ایک شخص کی موت، پولیس معاملے کی کر رہی ہے جانچ

اناؤ:22 جولائی (پی این ایس) موراواں تھانہ علاقے کے گاؤں پارہ میں منگل کو پٹاخہ بناتے وقت دھماکہ ہوا۔حادثے میں ایک ادھیڑ عمر شخص کی موت ہوگئی۔اطلاع ملتے ہی پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔گاؤں کے باہر پٹاخے بنانے کا کام چل رہا تھا۔متوفی کی شناخت شیو چرن ولد وجے (55) ساکن گاؤں پارا تھانہ موراواں کے طور پر کی گئی ہے۔شیو چرن پٹاخے بنا رہے تھے کہ اچانک دھماکہ ہوا۔وہ جگہ جہاں پٹاخے بنائے جا رہے تھے وہ نفیس ولد راجن کے نام سے جاری کردہ لائسنس یافتہ پٹاخہ تیار کرنے والا یونٹ ہے۔شیو چرن اس لائسنس کے تحت پٹاخے بناتے تھے۔ فی الحال پولیس کیس کی تفصیلی جانچ کر رہی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ دھماکہ کن حالات میں ہوا اور کیا اس میں حفاظتی معیارات کو نظر انداز کیا گیا۔موراواں تھانہ انچارج کنور بہادر سنگھ نے بتایا کہ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ اکھلیش سنگھ نے بتایا کہ پولیس نے لاش کا پنچنامہ تیار کرکے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ابتدائی طور پر، حادثے کی وجہ حفاظتی معیارات کی غفلت سمجھا جاتا ہے۔ واقعے کی مکمل تحقیقات کی جا رہی ہیں اور پٹاخے کی تیاری سے متعلق لائسنس اور حادثے کے حالات کی تفصیلی چھان بین کے بعد مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔غور طلب ہے کہ دیہی علاقوں میں مناسب حفاظتی اقدامات کے بغیر کریکر کی تیاری ایک سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ایسے واقعات منظر عام پر آ رہے ہیں۔اس وقت گاؤں میں حالات معمول پر ہیں اور امن و امان کا کوئی مسئلہ نہیں پایا گیا ہے۔

## گونڈہ میں المناک حادثہ: ایچ ٹی لائن میں پھنسنے سے 3 نوجوانوں کی موت

گونڈہ:22 جولائی (پی این ایس) ضلع کے وزیر گنج علاقے کے پرسیا گاؤں کے تیواری پورو مجرا کے باہر ٹیوب ویل کے قریب کھیت کی حدود میں جھاڑیوں کی صفائی کرتے وقت ایچ ٹی لائن کے کھمبے پر کرنٹ آگیا۔کرنٹ لگنے سے 2 سگے بھائیوں سمیت 3 نوجوان موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔

دراصل، پرسیا گاؤں کے تیواری پورو مجرا کے آنجہانی تیواری کے بیٹے شیوم (17) اور ستیہ نارائن (19) اپنے دوست روی پانڈے (22) بیٹے رمیش پانڈے کے ساتھ ٹیوب ویل کے پاس ٹریکٹر کے ساتھ کھیت میں ہل چلانے آئے تھے۔اس دوران دونوں بھائیوں نے کھیت کی حدود کے ارد گرد اگی ہوئی گھاس کی صفائی شروع کردی۔شام کو جیسے ہی بجلی کی سپلائی بحال ہوئی، ایک کھمبے پر کرنٹ آگیا۔پہلے شیوم کرنٹ میں پھنس گئے۔اس کے بعد ستیہ نارائن اور روی اسے بچانے کے لیے بھاگے۔حادثے میں تینوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔پولیس نے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے اور قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔سی ایم یوگی نے گونڈہ میں اس حادثہ پر غم کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے مرنے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔وزیر اعلیٰ نے ضلع انتظامیہ کے حکام کو ہدایت کی کہ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال لے جائیں اور ان کا مناسب علاج کرایا جائے۔ساتھ ہی انہوں نے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی بھی دعا کی ہے۔وہیں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ویسٹ رادھیشیام رائے نے بتایا کہ وزیر گنج تھانہ علاقہ کے پرسیا تیواری پور گاؤں میں ایک کھیت میں ٹریکٹر چلاتے وقت کھیت کی حفاظت کے لیے چاروں طرف خاردار تاریں لگائی گئی تھیں۔ہائی ٹینشن لائن کا کرنٹ سنے تار سے نیچے آرہا تھا۔شیوم تیواری اس کی لپیٹ میں آگیا، جان بچانے کے لیے بھائی ستیانارائن تیواری اور ایک دوست روی پانڈے بھی بھاگے اور وہ بھی کرنٹ میں پھنس گئے۔

## یو جی سی نیٹ میں ادیبہ عقیل نے 95 فیصد نمبر حاصل کر کے ٹاپ کیا

بلندشہر22 جولائی (پریس ریلیز) سکندرآباد کے محلہ رسالداران کے رہنے والے سید عقیل احمد کی بیٹی ادیبہ عقیل نے نیٹ یو جی سی 2025 کے امتحان میں 96 فیصد نمبر لے کر ٹاپ کیا ہے۔ادیبہ عقیل کے اس کارنامے سے نہ صرف اس کے والدین بلکہ شہر کا وقار بھی بلند ہوا ہے۔ادیبہ نے اس کامیابی کا کریڈٹ اپنے والدین اور اساتذہ کو دیا ہے۔ادیبہ کی اس کامیابی سے خوش ہوکر انہیں مبارکباد دینے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔ادیبہ کے والد سید عقیل احمد کا کہنا ہے کہ ان کی بیٹی نے نمایاں کامیابی حاصل کر کے ان کا سر فخر سے بلند کردیا ہے۔واضح رہے کہ ادیبہ عقیل شروع سے ہی پڑھائی میں شاندار رہی ہیں۔انہوں نے اپنے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات جین انٹر کالج سے بالترتیب 84 اور 80 فیصد نمبروں کے ساتھ پاس کیے اور شہر کے محلہ کھتری واڑہ واقع کا کا ڈگری کالج سے بی اے 78 فیصد نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔

## دیوبند کے راشن ڈیلروں نے کیا تین روزہ علامتی ہڑتال کا اعلان

دیوبند 22 جولائی (فیروز خان) اتر پردیش راشن ڈیلر پریشد کے ریاستی صدر اشوک کمار ملہوترا کی ہدایت کے مطابق دیوبند میں راشن ڈیلر موہن لال کی رہائش گاہ پر شہر کے تمام راشن ڈیلروں کی ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔میٹنگ میں گزشتہ پانچ ماہ سے کمیشن نہ ملنے پر برہمی کا اظہار کیا گیا اور ریاستی حکومت سے فوری ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا۔تنظیم کے شہر سکریٹری عبدالمتین خان نے کہا کہ اتر پردیش میں راشن ڈیلروں کو صرف 90 روپے فی کوئنٹل کمیشن دیا جارہا ہے، جب کہ دیگر ریاستوں میں یہ شرح 200 روپے فی کوئنٹل تک ہے۔انہوں نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے مطالبہ کیا کہ ان کا بقایہ کمیشن فوری طور پر ادا کیا جائے اور دیگر ریاستوں کی طرح مناسب شرح پر نیا کمیشن مقرر کیا جائے۔انہوں نے بتایا کہ تنظیم کے ریاستی صدر کی ہدایت پر راشن ڈیلرس نے تین روزہ علامتی ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔اس موقع پر موہن لال نے یقین دلایا کہ راشن ڈیلروں کے مسائل کو تنظیمی سطح پر حکومت تک پہنچایا جائے گا تاکہ اس مسئلہ کا مناسب حل نکالا جا سکے۔میٹنگ میں عبدالمتین خان، موہن لال، صداقت خان، ساریکا، راکیش سنگھل، شاکر عثمانی، پردیپ کمار، اسد اللہ، ہما قریشی، مہتاب علی، رینو کمار، متھلیش، انشول سنگھل، پرتیکشا کماری، شاہد اور سہد راسمیت دیوبند کے تمام راشن ڈیلر موجود تھے۔

## امام زین العابدین کی شہادت پر غمگین فضاء میں تابوت برآمد

امروہہ:بحضرت امام زین العابدین کی یوم شہادت پر امروہہ شہر میں مجالس اور تابوت برآمد ہونے کا سلسلہ دوسرے روز بھی جاری رہا۔شہر کے مجاپوتا، دانشمندان، سدو اور دربار شاہ ابوالحسن میں مجالس کے بعد تابوت برآمد کیے گئے اور لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کرکے انکی زیارت کی۔اس دوران مولانا کامران، مولانا ڈاکٹر شہوار حسین اور دیگر شیعہ مذہبی رہنماؤں نے امام کی شہادت پر بیان پیش کیا۔شہر کے مجاپوتہ میں پسران شفقت حسین چین کے زیر اہتمام منعقدہ مجلس میں مولانا کامران نے کہا کہ امام سجاد نے قید میں رہ کر بھی عبادت الٰہی ترک نہیں کی۔اس دوران ماتمی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔اس دوران نزر کا بھی اہتمام کیا گیا۔

## یوم شہادتِ امام زین العابدینؑ پر مجلس عزا

امبیڈکر نگر (نامہ نگار ) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی یاد میں ضلع کے مختلف مقامات پر عزاداری، مجالس اور جلوس نکالے گئے۔جلال پور کے بازید پور میں الحسینی کمیٹی کے زیرِ اہتمام شب بیداری کا انعقاد ہوا۔جس میں مولانا ذیشان علی نے خطاب کیا اور بیمار کربلا کے تابوت کی برآمدگی ہوئی۔مرثیہ ونوحہ خوانی نے مجلس کو سوگوار بنا دیا۔اسی سلسلے میں جعفر آباد میں انجمن جعفریہ کے زیرِ اہتمام روایتی جلوس نکالا گیا۔جو بڑے امام باڑے پر اختتام پذیر ہوا۔نگپور میں انجمنوں کے زیر اہتمام ماتمی جلوس اور نوحہ وماتم کا سلسلہ جاری رہا۔منگل کو سکندر پور میں علم وتابوت کا جلوس نکالا گیا۔جس سے قبل مولانا ظفر معروفی نے مجلس میں امامؑ کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے صبر،عبادت اور حق پرستی کا پیغام دیا۔جلوس میں کئی انجمنوں نے نوحہ خوانی کی، جب کہ مولانا نور الحسن رضوی وندیم رضا زیدی نے خطابات کیے۔جلوس کی نظامت مشیر عباس ومیر طالب عباس نے انجام دی۔

# زراعت نقل مکانی نہیں خوشحالی کا ذریعہ بنے: یوگی

## یوپی ایگریکلچرل ریسرچ کونسل کے 36 ویں یوم تاسیس سے سی ایم یوگی کا خطاب

لکھنؤ:22 جولائی (یواین آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ زراعت کو خوشحالی کا ذریعہ بننا چاہئے نہ کہ نقل مکانی کا۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب کسان اس شعبے میں ہونے والی تحقیق سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ یوپی ایگریکلچرل ریسرچ کونسل کے 36 ویں یوم تاسیس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج بھی زراعت ہی وہ شعبہ ہے جو یوپی میں سب سے زیادہ روزگار فراہم کرتا ہے۔ تقریباً تین کروڑ کسان زراعت پر انحصار کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایم ایس ایم ای زیادہ سے زیادہ روزگار فراہم کر رہا ہے۔ اس کے ذریعے 1.65 کروڑ لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔ اگر یوپی ترقی کرتا ہے تو کوئی طاقت ہندوستان کو ترقی کرنے سے نہیں روک سکتی۔ اگر ہر شخص اپنے شعبے میں دیانتداری سے کوشش کرے تو اس مقصد کے حصول میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ اس موقع پر انہوں نے نمائش کا دورہ کیا اور کتابچے، نیوز لیٹرز کا اجراء کیا اور زرعی سائنسدانوں، نوجوان ہنرمندوں، ایف پی اوز وغیرہ کو بھی اعزاز سے نوازا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ہندوستان کی آب و ہوا اور مٹی کے مطابق تحقیق اور ترقی کو بڑھانے کے لیے خود کو تیار کرنا ہوگا۔ یہ تمام امکانات یوپی کے اندر چھپے ہوئے ہیں۔ پی ایم مودی نے ہم وطنوں کے سامنے 2047 تک ہندوستان کی ترقی کا ہدف رکھا ہے۔ ریاستوں کو بھی ترقی یافتہ ہندوستان کے ہدف کو حاصل کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ ہمیں اتر پردیش کو ترقی یافتہ بنانا ہے اور اس کے لیے ہمیں تمام شعبوں میں اپنے امکانات کو تلاش کرنا ہوگا۔ مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت بن جائے گا۔ ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ہم 2029 میں یوپی کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنائیں گے۔ یوگی نے کہا کہ زراعت اور زرعی تحقیق کے لحاظ سے یوپی قدرت اور خدا کی طرف سے عطا کردہ ریاست ہے۔ ہمارے پاس وسیع اور زرخیز زرعی زمین ہے، پانی کے مناسب وسائل ہیں۔ یوپی دنیا کی واحد ریاست ہے، جس کی 86 فیصد سے زیادہ زمین سیراب ہوتی ہے۔ یہاں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی زرعی یونیورسٹیوں کا بہترین نیٹ ورک موجود ہے۔ یوپی حکومت پہلے ہی چار زرعی یونیورسٹیاں چلا رہی ہے۔ پانچویں یونیورسٹی بھی قائم کی جا رہی ہے۔ مرکزی حکومت پہلے ہی ریاست میں زرعی یونیورسٹیاں چلا رہی ہے اور 15 سے زیادہ ادارے زرعی تحقیق کے لیے کام کر رہے ہیں۔ 89 کرشی وگیان کیندر بھی کسانوں کو اپنی مہارت کا فائدہ فراہم کرتے ہیں۔ اس کے باوجود کسانوں کی حالت چونکا دینے والے حقائق پیش کرتی ہے۔ ریاست کے بمشکل 25 سے 30 فیصد کسان ایسے ہیں جو کاشتکاری میں سائنسی تحقیق کے کام کو موثر طریقے سے نافذ کرنے کے قابل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی 16 فیصد آبادی یوپی میں رہتی ہے۔ ملک کی کل قابل کاشت زمین کا صرف 11 فیصد یوپی میں ہے۔ ملک کا 20 فیصد سے زیادہ اناج اسی زمین پر پیدا ہوتا ہے۔ تاہم یوپی کی زمین کی سطح بندی، زرخیزی اور آبی وسائل کو دیکھتے ہوئے اس سے تین گنا زیادہ پیداوار لی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے لیے زرعی تحقیق اور ترقی کو آگے بڑھانے کے عزم کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صرف وہی ممالک ترقی کر سکے ہیں جنہوں نے تحقیق اور ترقی پر زیادہ توجہ دی۔ ان کے میدان مختلف ہو سکتے ہیں۔ جس نے جس بھی شعبے میں کام کیا، اس نے اسی میدان میں ترقی کی۔ یوگی نے کہا کہ یوپی میں نہ صرف ملک بلکہ دنیا کو کھانا کھلانے کی صلاحیت ہے۔ ہم زراعت، باغبانی اور سبزیوں کے لیے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ یہاں کے موسمیاتی زون کے مطابق تحقیق اور فطرت اور ماحول کے مطابق تحقیق کو مزید رفتار دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، آپ کے ذریعہ کئے گئے تحقیقی اور ترقیاتی پروگراموں کی رفتار ملک اور ریاست کی ترقی میں فیصلہ کن کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2047 میں جب ہندوستان 30 ٹریلین ڈالر کی معیشت ہوگا تو یوپی کہاں ہوگا، اس کی فی کس آمدنی کیا ہوگی۔ زراعت، انفراسٹرکچر، تعلیم، صنعت، صحت کے میدان میں ہماری پوزیشن کیا ہونی چاہیے۔ یوپی نے اس پر ایک جامع ایکشن پلان بنایا ہے۔ ہم وژن 2047 کے ایکشن پلان کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں، لیکن ہمارے پاس ایک مختصر مدت کا منصوبہ بھی ہونا چاہیے کہ ہمیں دو سالوں میں کیا حاصل کرنا ہے۔ ہمیں 2027، 29 اور 35 کے بارے میں بھی بات کرنی چاہیے۔ عوام سے اپیل کرنے کے لیے ہمیں مختصر مدت، درمیانی اور طویل مدتی منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ زرعی یونیورسٹیوں، زرعی سائنس کے مراکز اور تحقیق کے لیے کام کرنے والے اداروں کو اس سمت میں کوششیں شروع کرنی چاہئیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے اسرائیل کے تعاون سے سنٹر آف ایکسی لینس قائم کیا تھا۔ انہوں نے ہمیں تکنیکی مدد فراہم کی تھی۔ یہاں کے سائنسدانوں نے تربیت لی اور اسے آگے بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالا۔ اس کی توسیع کیا ہے؟ ہمیں بھی اس سمت میں کوششیں کرنی چاہئیں۔ اگر اسرائیل یہ کام کر سکتا ہے تو ہماری زرعی یونیورسٹیاں کیوں نہیں کر سکتیں۔ کب تک ہم کسانوں کو زراعت سے ہجرت پر مجبور ہوتے دیکھتے رہیں گے؟ موسمیاتی تبدیلیوں کے برے اثرات سامنے آ رہے ہیں۔ اس وقت موسلادھار بارش ہونی چاہیے، لیکن ریاست کے تقریباً 15-16 اضلاع میں اوسط سے کم بارش ہوئی ہے۔ پڑوسی ریاستوں میں جہاں پہلے بارشیں کم ہوتی تھیں، وہاں موسلادھار بارشیں ہو رہی ہیں۔ ہم ان حالات کا سامنا کیسے کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اگر کسی فصل میں ایک ماہ کی تاخیر ہوتی ہے اور بیج وہی پرانا ہوتا ہے تو اس کی پیداوار بھی 30 فیصد متاثر ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے پوچھا کہ کیا کسان لیٹ ویرائٹی کے لئے تیار ہیں؟ کسانوں کو بیجوں کی دستیابی اور ڈیموسٹریشن کے لیے تربیت دی گئی۔ اگر کرشی وگیان کیندر، زرعی یونیورسٹی، تحقیقی مراکز وقت پر صحیح معلومات اور ڈیموسٹریشن کے ساتھ یہ نہیں بتاتے کہ اس بیج سے اتنی پیداوار لی جا سکتی ہے تو کسان اس پر یقین نہیں کریں گے۔ آج بھی اگر وہ پرانی حکمت عملی کے تحت پرانی ٹیکنالوجی پر مبنی کھیتی باڑی کرنے پر مجبور ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اسے مراکز تک لانے میں ناکام رہے ہیں۔ یوگی نے کہا کہ اگر ہم زراعت، باغبانی، سبزیاں، مویشی پروری، ڈیری میں تھوڑی سی بھی کوشش کریں تو ہم لوگوں کو اس سمت میں آگے بڑھا سکتے ہیں۔ پی ایم مودی کا کہنا ہے کہ اگر ہم لاگت کو کم کریں اور پیداوار میں اضافہ کریں تو کسانوں کے چہروں پر خوشی لا سکتے ہیں، لیکن یہ تحقیق اور ترقی سے ہی ممکن ہے۔ اس میں بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اپکار مخصوص تحقیق اور ترقیاتی پروگراموں کے ذریعے یوپی کے کسانوں کو فائدہ پہنچائے گا۔ پروگرام میں وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی، وزیر مملکت (آزادانہ چارج) دنیش پرتاپ سنگھ، وزیر مملکت برائے زراعت بلدیو سنگھ اولکھ، گائے کی خدمت کمیشن کے چیئرمین شیام بہاری گپتا، پرنسپل سکریٹری رویندرا، اتر پردیش ایگریکلچرل ریسرچ کونسل کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر سنجے سنگھ، چیئرمین کیپٹن وکاس گپتا وغیرہ موجود تھے۔

# خواتین کو بااختیار بنانے کیلئے بہترین کام کیا جارہا ہے: کیشو

## اتر پردیش دیہی گزر بسر مشن خواتین کو بااختیار بنانے اور خودمختاری کے لیے بہترین کام کر رہا ہے

لکھنؤ: 22 جولائی۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ حکومت خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے قابل ذکر اور بہترین کام کر رہی ہے۔ حکومت ملک اور بیرون ملک سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعہ تیار کردہ مواد کی مارکیٹنگ کے لئے مسلسل کوششیں کر رہی ہے اور اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے ذریعہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے بہترین کام کیا جا رہا ہے۔ سیلف ہیلپ گروپ خواتین کو بااختیار بنانے کی طاقت کے مراکز ثابت ہو رہے ہیں۔ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ کامیاب وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں جو کام ہو رہا ہے اس نے خواتین کو بااختیار بنانے کے میدان میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سب کا ساتھ-سب کا وکاس-سب کا وشواس اور سب کا دعا کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ حکومت اور معاشرے کی شراکت سے گروپ نہ صرف خود انحصاری کا باعث بنیں گے بلکہ ترقی کی نئی بلندیوں کو بھی چھوئیں گے۔ خواتین جو بھی کام کرتی ہیں، انہیں اس میں کامیابی ضرور ملتی ہے۔ حکومت ان کی حمایت کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔ خواتین کے سیلف ہیلپ گروپ اس وقت خواتین کو بااختیار بنانے کے میدان میں انقلاب کا مرکز بن چکے ہیں۔ آج ملک اور ریاست کے ہر گاؤں اور ضلع میں گروپوں میں خواتین ایک بڑی طاقت کے طور پر نظر آتی ہیں۔ ترقیاتی بلاکس میں گروپوں کی طرف سے صحت، تعلیم، صفائی، پینے کے صاف پانی اور پنچایتی راج نظام کے شعبوں میں بامعنی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ خواتین معاشرے کے ہر شعبے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں اور خود انحصاری کے ہر شعبے میں حصہ لے رہی ہیں۔ سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین معاشرے کے لیے تحریک کا ذریعہ ہیں۔ وہ قوم کی تعمیر میں اپنا گراں قدر حصہ ڈال رہے ہیں۔ حکومت کا مقصد خواتین کو معاشی طور پر مضبوط بنانا ہے۔ اگر معاشرے کی ضروریات کے مطابق مصنوعات بنائی جائیں تو ان کی فروخت بھی بہت اچھی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ دیہی ترقی اس کام میں ہر قسم کا تعاون فراہم کر رہا ہے۔

# بی جے پی نے اتر پردیش کو 'ہتیا پردیش' بنا دیا ہے: اکھلیش

لکھنؤ: 22 جولائی (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں ہر طرف لاقانونیت کا ماحول ہے۔ مجرمین جہاں چاہیں وہاں قتل کر رہے ہیں۔ وہیں خواتین کے ساتھ مجرمانہ واقعات تھمنے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔ منگل کو جاری ایک بیان میں یادو نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت میں اتر پردیش میں امن وامان کی صورتحال تباہ ہو گئی ہے۔ مجرم کھلے عام قتل کی واردات کو انجام دے رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت نے اتر پردیش کو 'ہتیا ریاست' میں تبدیل کر دیا ہے۔ مجرموں کو قانون کا کوئی خوف نہیں۔ دارالحکومت لکھنؤ میں بھی کھلے عام قتل ہو رہے ہیں۔ سلطان پور کے رہنے والے ہوٹل کے ملازم دیوا کر یادو کا پیر کو گومتی نگر میں غنڈوں نے قتل کر دیا۔ اسی طرح جم آپریٹر اروند یادو کا پیر کی رات چندولی میں قتل کر دیا گیا۔ دو بھائی ارون تیواری اور آدتیہ تیواری جو کہ پرتاپ گڑھ کی پٹی تحصیل میں زمین کا بیعنامہ کرانے آئے تھے، فائرنگ میں شدید زخمی ہو گئے۔ گزشتہ بدھ کو سنت کبیر نگر میں گرام پنچایت کریلی کے پردھان کے بیٹے کو حملہ آوروں نے دوڑا کر گولی ماردی۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے خلاف جرائم کے معاملے میں اتر پردیش ملک میں سب سے اوپر پہنچ گیا ہے۔ بی جے پی حکومت امن وامان برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ انتشار پھیلانے والے عناصر قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور ننگا ناچ رہے ہیں۔ ریاست میں غنڈہ گردی عروج پر ہے۔ کہیں فوجیوں کو مارا جا رہا ہے۔ کہیں عام لوگوں کی توہین ہو رہی ہے۔ پولیس خاموش تماشائی بن کر امن وامان کو تباہ ہوتے دیکھ رہی ہے۔ ناانصافی اور مظالم بڑھ رہے ہیں۔ ایس پی صدر نے کہا کہ بی جے پی حکومت پولیس انتظامیہ کا غلط استعمال کر رہی ہے۔ بی جے پی پولیس کو عوام مخالف کام کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔

# استحصال اور نجکاری کے خلاف ریاست گیر احتجاج

## توانائی وزیر کی رہائش گاہ پر بجلی ملازمین کا چار گھنٹے طویل دھرنا

لکھنؤ، 22 جولائی۔ اتر پردیش میں بجلی محکمہ کے ملازمین، کنٹریکٹ ورکرز، جونیئر انجینئروں اور افسران نے نجکاری اور استحصالی کارروائیوں کے خلاف پیر کے روز ریاست بھر میں احتجاجی مظاہرے کیے۔ دارالحکومت لکھنؤ میں یہ احتجاج برقی ملازمین کی متحدہ جدوجہد کمیٹی اور یوپی اسٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ جونیئر انجینئرز آرگنائزیشن کی قیادت میں ہوا، جس میں کارکنوں نے توانائی کے وزیر اروند کمار شرما کی کالی داس مارگ واقع رہائش گاہ کے سامنے چار گھنٹے تک پرامن دھرنا دیا۔ مظاہرین دوپہر بارہ بجے وزیر کی رہائش گاہ پر پہنچے، لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ اس پر ملازمین نے نعرے بازی شروع کی اور اپنے مطالبات پیش کیے۔ موقع پر پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی، اس کے باوجود مظاہرہ پرامن انداز میں جاری رہا۔ بجلی ملازمین کا کہنا تھا کہ توانائی وزیر نے 3 دسمبر 2022 اور 19 مارچ 2023 کو جدوجہد کمیٹی کے ذمہ داران کے ساتھ جو تحریری معاہدے کیے تھے، ان پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ مارچ 2023 کی ہڑتال کے دوران جو استحصالی کارروائیاں کی گئیں، وہ اب تک واپس نہیں لی گئیں، بلکہ نجکاری کی راہ ہموار کرنے کے لیے نئی کارروائیاں کی جا رہی ہیں، جس سے کارکنوں میں شدید ناراضی پائی جاتی ہے۔

مظاہرین نے درج ذیل مطالبات پیش کیے، دسمبر 2022 اور مارچ 2023 کے معاہدوں پر فوری عمل درآمد، استحصالی کارروائیوں کی واپسی، نکالے گئے قلیل تنخواہ والے کنٹریکٹ ملازمین کی بحالی، بڑے پیمانے پر کیے گئے تبادلوں کو منسوخ کیا جائے، اعلیٰ عہدیداروں پر درج ایف آئی آر اور اسٹیٹ ویجیلنس کارروائی ختم کی جائے، چہرے کی شناخت پر مبنی حاضری کے باعث روکے گئے تنخواہوں کی ادائیگی کی جائے، سبسڈی والی بجلی کی سہولت ختم کرنے والے اسمارٹ میٹروں کی تنصیب روکی جائے، پوروانچل اور دکشنانچل بجلی تقسیم کارپوریشنوں کی نجکاری کا فیصلہ منسوخ کیا جائے۔ لکھنؤ میں مظاہرے کی قیادت شیلندر دوبے، جتندر سنگھ گوجر، اجے کمار، مہندر رائے، پی کے دکشت، سہیل عابد، شری چندر، دیپک چکرورتی، سرجو ترویدی، آشیش ترپاٹھی، رام سہاری ورما، کے ایس راوت، آر سی پال، سمت سریواستو، چندر شیکھر اور سنتوش کمار وشوکرما نے کی۔ اس مظاہرے میں سینکڑوں ملازمین نے شرکت کی۔ اسی طرح کے احتجاجی مظاہرے وارانسی، آگرہ، میرٹھ، کانپور، گورکھپور، مرزاپور، اعظم گڑھ، بستی، علی گڑھ، متھرا، ایٹہ، جھانسی، باندا، بریلی، دیوی پاٹن، ایودھیا، سلطان پور، سہارنپور، مظفرنگر، بلندشہر، نوئیڈا، غازی آباد، مرادآباد، ہردواگنج، انپارا، پنکی، اوبرا، پیپری اور دیگر اضلاع و منصوبوں پر بھی کیے گئے۔

# لینگوتج یونیورسٹی اور انفارمیشن اینڈ لائبریری نیٹ ورک سینٹر کے مابین مفاہمت نامہ پر دستخط

## لینگوتج یونیورسٹی کی چانسلر اور گورنر اتر پردیش آنندی بین پٹیل کے وژن اور رہنمائی میں ہوا تاریخی معاہدہ

لکھنؤ، 22 جولائی۔ اعلیٰ تعلیم اور ڈیجیٹل تعلیمی ترقی کے شعبے میں ایک نئے باب کا اضافہ اس وقت ہوا جب خواجہ معین الدین چشتی لینگوتج یونیورسٹی اور انفارمیشن اینڈ لائبریری نیٹ ورک سینٹر (INFLIBNET) کے درمیان ایک اہم مفاہمت نامے (MoU) پر دستخط کیے گئے۔ یہ تقریب لکھنؤ کے کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU) کے اٹل بہاری واجپئی کنونشن سینٹر میں منعقد ہوئی، جہاں یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ یہ معاہدہ آنندی بین پٹیل کی دور اندیش قیادت، تعلیم کے تئیں ان کے غیر متزلزل عزم اور مسلسل حوصلہ افزائی کا مظہر ہے۔ ان کی رہنمائی میں ہونے والا یہ اشتراک صرف ایک رسمی معاہدہ نہیں بلکہ لینگوتج یونیورسٹی کی ڈیجیٹل خود کفالت، تعلیمی ترقی اور تحقیقی امکانات کے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ اس ایم او یو کے تحت خواجہ معین الدین چشتی لینگوتج یونیورسٹی کے طلبہ، اساتذہ اور محققین کو انفارمیشن اینڈ لائبریری نیٹ ورک سینٹر کے وسیع قومی و بین الاقوامی تعلیمی وسائل تک رسائی حاصل ہوگی، جن میں ای جرنلز، تحقیقی ڈیٹا بیس، ای کتب، اوپن ایکسس پورٹل، وڈیوز، تربیتی پروگرام اور آن لائن ریسرچ ٹولز شامل ہیں۔ اس شراکت سے نیشنل ڈیجیٹل ایجوکیشن مشن کو بھی مضبوط تقویت حاصل ہوگی جو ملک میں اعلیٰ تعلیم کو ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر فروغ دینے کے لیے سرگرم ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ یہ معاہدہ یونیورسٹی کے تعلیمی معیار، تدریسی صلاحیتوں اور تحقیقی امکانات میں زبردست اضافہ کرے گا۔ اور انفارمیشن اینڈ لائبریری نیٹ ورک سینٹر کے جیسے قومی ادارے کے ساتھ اشتراک سے ہمارے اساتذہ اور طلبہ کو جدید عالمی علمی سرمایہ تک رسائی حاصل ہوگی جو ان کے علم و تحقیق میں انقلابی پیش رفت کا باعث بنے گی۔ ہم محترمہ آنندی بین پٹیل کے شکر گزار ہیں جن کی بابصیرت قیادت اور رہنمائی نے اس خواب کو حقیقت کا روپ دیا۔ اس موقع پر انفارمیشن اینڈ لائبریری نیٹ ورک سینٹر کے کی ڈائریکٹر پروفیسر دیویکا مدالی نے بھی اس معاہدے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ شراکت تعلیم و تحقیق کے میدان میں ادارہ جاتی تعاون کا ایک مؤثر نمونہ ثابت ہوگی۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس سے یونیورسٹی کی علمی استعداد میں زبردست وسعت آئے گی اور تدریس و تحقیق کا معیار نئی بلندیوں کو چھوئے گا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار، ڈین اکیڈمک پروفیسر ثوبان سعید، مختلف شعبہ جات کے سربراہان، اساتذہ اور دیگر معزز مہمان موجود تھے۔ یہ مفاہمت نہ صرف لینگوتج یونیورسٹی کے لیے بلکہ پورے تعلیمی منظرنامے کے لیے ایک سنگ میل ہے جو ریاست میں علمی و تحقیقی انقلاب کی نوید لے کر آیا ہے۔

# لکھنؤ میں کانگریس اقلیتی شعبہ کی اہم میٹنگ

## تنظیم کو مضبوط بنانے پر زور

لکھنؤ۔ 22 جولائی۔ ریاستی دارالحکومت لکھنؤ میں واقع اتر پردیش کانگریس ہیڈکوارٹر میں منگل کو اقلیتی کانگریس شعبہ کی ایک خصوصی میٹنگ منعقد ہوئی، جس کا مقصد تنظیم کی تشکیل اور اس کی مضبوطی سے متعلق مختلف اہم پہلوؤں پر غور و خوض کرنا تھا۔ میٹنگ میں کانگریس کو زمینی سطح پر مستحکم کرنے کے لیے نئی حکمت عملی ترتیب دی گئی۔ اس موقع پر کانگریس رہنما انیس رضا خان نے کہا کہ پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے اور راہل گاندھی نے پارٹی کو دوبارہ مضبوط بنانے کا عزم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سکھ، عیسائی، بدھ اور پارسی برادری کو بھی کانگریس سے جوڑنے کی کوششیں کی جائیں گی۔ قومی صدر پارلیمنٹ میں اقلیتوں کی آواز موثر انداز میں بلند کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانگریس، اقلیتوں اور درج فہرست ذات و قبائل کے درمیان ہم آہنگی کو مزید مستحکم کرے گی، اور اس مقصد کے لیے ہر کارکن کو پوری سنجیدگی اور جذبے کے ساتھ محنت کرنی ہوگی۔ آنے والا وقت یقیناً کانگریس کا ہوگا۔ میٹنگ میں صوبائی نائب صدر جناب شہنواز خان، اختر مالک چودھری، سلمان قادر، محمد عمیر، ہمام وحید، شمس الحسن عمرا، انیس اختر مودی، مسعود احمد، انیس رضا خان، شمشیر علی، کاشف صدیقی، زبیر خان سمیت دیگر اہم عہدیداران و کارکنان کی بڑی تعداد موجود تھی۔

# لکھنؤ دوا بازار میں چھاپہ، تین لاکھ مالیت کی ادویات سیل

لکھنؤ: 22 جولائی (یواین آئی) فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی ٹیم اتر پردیش میں منشیات کی غیر قانونی تجارت پر پابندی لگانے کے لیے مسلسل چھاپے مار رہی ہے۔ منگل کو ایف ایس ڈی اے کی ٹیم نے امین آباد میڈیسن مارکیٹ پر چھاپہ مار کر تین لاکھ روپے مالیت کی ادویات سیل کر دیں۔ ان میں سے زیادہ تر نشہ آور ادویات ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ تصدیق کے بعد ہی ادویات فروخت کی جا سکیں گی۔ ٹیم نے 11 ادویات کے نمونے لے کر ٹیسٹ کے لیے لیبارٹری بھجوا دیے ہیں۔ ایف ایس ڈی اے کے اسسٹنٹ کمشنر (ڈرگس) برجیش کمار کی ہدایت پر آج امین آباد میڈیسن مارکیٹ کی چار ہول سیل دکانوں پر چھاپے مارے گئے تاکہ منشیات کی غیر قانونی تجارت کو روکا جا سکے۔ چھاپہ مار ٹیم میں ڈرگ انسپکٹر سندیش موریہ، وویک کمار سنگھ، اشوک کمار اور انیتا کریل نے مشترکہ طور پر میڈیسن مارکیٹ میں چل رہی چار دکانوں کی جانچ کی۔ جن دکانوں پر چھاپے مارے گئے ان میں میسرز اوم سائی رام میڈیکوز، میسرز شری بانکے بہاری فارما، میسرز دوا چوائس فارمیسی پرائیویٹ لمیٹڈ اور میسرز گروجی فارماسیوٹیکل شامل ہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر نے بتایا کہ تحقیقات کے دوران 11 ادویات کے نمونے حاصل کیے گئے۔ انہیں جانچ کے لیے سرکاری لیبارٹری بھیج دیا گیا ہے۔ ان میں سے تین نمونے منشیات کے تھے۔ ان کا سرکاری لیبارٹری میں ٹیسٹ بھی کیا جائے گا۔ تمام رپورٹس ملنے کے بعد ہی محکمہ مزید کارروائی کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ کروڑوں روپے مالیت کی منشیات برآمد ہوئی۔ میسرز اوم سائی رام میڈیکوز میں 2.60 لاکھ روپے مالیت کی نارکوٹکس دوائیاں اور میسرز شری بانکے بہاری فارما پر 40 ہزار روپے کی دیگر دوائیاں سیل کر دی گئی ہیں۔ فرم مالک کو ہدایت دی گئی ہے کہ نارکوٹکس اور دیگر دوائیوں کی خرید و فروخت کی تصدیق کرائے جانے کے بعد ہی دوائیوں کو فروخت کیا جا سکے گا۔ ٹیم نے میسرس دوا چوائس فارمیسی کے ذریعہ دوائیوں کے فروخت بلوں کی جانچ کی تو اس میں بہت سی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ فرم کی مین آپریٹر پوجا تیواری چھاپے کے وقت فرم سے غائب تھی۔ جس کے باعث فرم سے ادویات کی خرید و فروخت پر فوری طور پر پابندی عائد کر دی گئی اور فرم کا آپریشن بند کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا۔ ٹیم نے کہا کہ جب تک آپریٹر محکمہ کو سوالات کے تحریری جوابات نہیں دیتا دکان بند رہے گی۔

# سماجوادی اقلیتی سیل کی ماہانہ میٹنگ

## ایم ایل سی انتخابات پر توجہ، ضلع صدر محمد ہارون عزیز کا فعال کردار نمایاں

لکھنؤ، 22 جولائی۔ سماجوادی پارٹی کے ضلعی دفتر، 6 لالہ لاجپت رائے بھون، قیصر باغ میں منگل کو سماجوادی اقلیتی سیل کی ماہانہ میٹنگ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس اہم اجلاس کی صدارت ضلع صدر جناب محمد ہارون عزیز نے کی، جس میں تنظیمی فعالیت اور آئندہ انتخابات کے حوالے سے پانچ اہم نکات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ میٹنگ کا مرکزی موضوع "آئندہ ایم ایل سی انتخابات" کے لیے زیادہ سے زیادہ ووٹروں کا اندراج رہا۔ جناب ہارون عزیز نے تمام عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ نئی نسل، خصوصاً ان نوجوانوں کو جو 18 برس کی عمر مکمل کر چکے ہیں، ووٹر لسٹ میں شامل کروانے پر خصوصی توجہ دیں، تاکہ پارٹی کو براہِ راست فائدہ حاصل ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی پارٹی کے جاری "PDA" پروگرام (پسماندہ، دلت، اقلیت) میں اقلیتی سیل کی بھرپور شرکت کو یقینی بنانے کے حوالے سے بھی گفتگو کی گئی۔ ہارون عزیز نے کارکنان پر زور دیا کہ وہ اس پروگرام کو گھر گھر تک پہنچائیں اور اپنی مکمل شمولیت سے اسے کامیاب بنائیں۔ اجلاس میں 26 اگست 2025 کو منائے جانے والے "سنودھان مان ستون دیوس" (یومِ آئین پروقار ستون) کو شایانِ شان طریقے سے منانے کی حکمت عملی پر بھی گفتگو ہوئی۔ ہارون عزیز نے اسے تاریخی بنانے کے لیے تمام اراکین کو متحد ہو کر کام کرنے کی تلقین کی۔ میٹنگ میں ضلعی صدر جے سنگھ جینت، جنرل سکریٹری شبیر احمد خان، انور انصاری، محمد فاضل، شرین احمد، سفیان شفیق، منجیت سنگھ، حسرت علی، درگاہی علی، محمد عامر، مرزا عشرت بیگ، اعظم علی، محمد عارف، سلیمان قریشی، فیروز خان، جلال اکبر سمیت اقلیتی سیل کے متعدد عہدیدار اور کارکنان موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران محمد ہارون عزیز کی فعال قیادت اور تنظیمی صلاحیتیں واضح طور پر نظر آئیں، جس سے پارٹی کی آئندہ سرگرمیوں کو نئی توانائی ملنے کی امید ظاہر کی جا رہی ہے۔

# ڈیری ڈیولپمنٹ کے تحت فارمرز ٹریننگ پروگرام اسکیم کے لیے 136.46 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے

لکھنؤ: 22 جولائی۔ اتر پردیش حکومت نے ڈیری ڈیولپمنٹ کے تحت آنے والے اداروں کے ذریعے کسانوں کو تربیت دینے کے لیے فارمرز ٹریننگ پروگرام اسکیم کے تحت رواں مالی سال میں پہلی قسط کے طور پر 136.46 لاکھ روپے (صرف ایک کروڑ چھتیس لاکھ چھیالیس ہزار) کی رقم منظور کی ہے۔ یہ رقم ڈسٹرکٹ پلان ایس سی پی کے تحت 31 اضلاع کے لیے منظور کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے سرکاری حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ سرکاری حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ منظور شدہ رقم درج فہرست ذاتوں کے استفادہ کنندگان کے لیے SCP/TSP معیارات کے مطابق خرچ کی جائے گی۔ حکم نامے کے مطابق مین پوری، آگرہ، میرٹھ، جھانسی، جالون (اورائی)، ہمیر پور، باندہ، مہوبہ، لکھنؤ، لکھیم پور کھیری، بریلی، شاہجہاں پور، پیلی بھیت، رام پور، وارانسی، مرزاپور، سون بھدر، گورکھپور، مہاراج گنج، دیوریا، بستی، سدھارتھ نگر، اعظم گڑھ، مؤ، پریاگ راج، پرتاپ گڑھ، کانپور، ایودھیا، امبیڈکر نگر، گونڈہ اور بہرائچ میں اس اسکیم کو منظم طریقے سے نافذ کرنے اور منظور شدہ رقم کو قواعد کے مطابق خرچ کرنے کے بارے میں۔ ڈیری ڈیولپمنٹ آفیسر/ڈپٹی ڈیری ڈیولپمنٹ آفیسر/ڈسبر سمنٹ افسران کو ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔

# بوتھ سطح تک خواتین کی شراکت داری بڑھائے گی کانگریس

لکھنؤ:22 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کانگریس اضلاع سے لے کر بوتھ سطح تک خواتین کی شراکت داری کو بڑھائے گی۔ پارٹی کے ریاستی صدر اجے رائے نے منگل کو خاتون کانگریس کی ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواتین ملک کی نصف آباد اور آدھا روٹ ہیں۔ آج بی جے پی جو اقتدار پر قابض ہے اس کا کریڈٹ خواتین کو ہی جاتا ہے۔ بی جے پی آدھی آباد کے ووٹ کے دم پر ہی آج اقتدار پر قابض ہے لیکن آج اس حکومت میں خواتین کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے خلاف آئے روز قتل، عصمت دری، ڈکیتی جیسے گھناؤنے جرائم ہو رہے ہیں اور اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ تھانوں میں ان کی ایف آئی آر بھی درج نہیں ہو رہی۔ مہنگائی کے باعث آپ کے گھروں کا بجٹ بگڑ گیا، آٹا، دال، سبزیوں سمیت تمام اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہو گیا۔ لیکن یہ حکومت صرف مذہب کی آڑ میں اپنی تمام خامیاں چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ رائے نے کہا کہ اب ملک اور ریاست کے عوام بی جے پی کی پالیسیوں کو سمجھ چکے ہیں، وہ تبدیلی چاہتے ہیں اور امید کے ساتھ کانگریس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔